بهجة سيدنا محمد سيد الاولين والآخرين صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه اجمعين
الى يوم الدين بان اترجم الرسالة الانيقة بالعبارة العربية الرشيقة المسماة بالدليل
على اثبات نبوة نبينا محمد المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم بعد عيسى على نبينا وعليه
السلام للفاضل الكامل الحبر اللوذعي والنحرير الالمعي السيد السند محمد ابراهيم
بن الحسين الحسني الحسيني رحمة الله تعالى عليه بالعبارة الفارسية وتلوها
بالعبارة الهندية المشهورة فى ديارنا الهند ليعم افادتها ويشيع نفعها واجابتها و
اعادتها فائتمرت بامره العالى واطعت لحكمه المتعالى فحررت تحت العبارة العربية للرسالة
المذكورة الترجمة الفارسية ثم الترجمة الهندية المشهورة وارجو من الله تعالى
قبولها فى معرض الاستحسان وصولها وسميتها بالهندية المحمدية دليل النبوة
الاحمدية على صاحبها الصلوة والسلام وانا المترجم العبد الضعيف القليل بضاعة
والقليل استطاعة على اسمي اما المتداول بلسان العوام نجف على المخاطب من
حضرة النواب المنوه بالشان بتاج العلماء محمد نجف عليخان اللهم امح ذنوبي واستر
عيوبي واجعل ترجمتي تلك ذريعة لحصول املي ووسيلة لاستحسان عملي وانت
ارحم الراحمين مالك يوم الدين اللهم امين **ترجمه فارسی** ستایش نامر خداوندی
را که از فراز سپهران سپهر فرود آورد نامه خودش بر نمودن سراسر مردم زاد و برزاست پوشان
ناسپاس بهترین فرنودش برگشاد واین رسا نامه پالوده ترین گفتارست نهان رازها برگشاد و
پایان ترین رهبرهاست سوی فرگاهش راه نما و فرستاد مهین برگزیده خودش محمد مصطفی صلی الله علیه
وسلم را و برگزیدش بپایان رسان زنجیره پیغمبری و برفرازیدش بپایه سرو سروری بر مهین پیغمبران
خودش در رهبری و برگزیده به پیغمبری فرستادنش را خجسته ترین هنگام و بهترین زمان ستوده
ترین درود و پاک ترین ستایش فرستاد بر آن سرور فرهیده نشان فرازین درود و خجسته
زندش بر آن فرازین فرگاه پاک نژاد و بر آل پاکیزه زاد و یاران با دین و داد و جاویدان باد
سپس فراهم داد سروری که فرمان بردنش سرمایه سود ست و سر بفراز مانش نهادن دست مایه
بهبود و چه سان نبود از بهر آنکه او سروری ست فرازین پایه فرنود سروری و والای گستری بهره

بہ بہرہ برتری استواری دہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفرمان گستران دیدہ
مہین سروران فراہم کن بینشی و برافرازی برفرزیدگان بفرہیدہ خوہا دبر فرازیدہ از والا
پیچان داوری برکشا مہی و والائی راسرفراز آرندہ خجستہ آئین اسلام را برفراز دارندہ بہرچہ کہ
فرازش پایہ را درخور بود سزاوار فرہیدہ گفتار برسزیدہ کردار دہش بار فرازین پاگاہ یزدان پرست
خدا آگاہ ہمایون آئین مہین ترین پیغمبر دگزین ترین وخشور اور اسرمایہ استواری چون مہر درخشان
بدہش گستری ونوازش پروری در فروغ باری سرور باگوہر نواب مستطاب یمین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ سرور داوری کاشانہ محمد آباد عرف ٹونک کہ تخشش جاویدان
ورخش بار دفرہ فرازترش فرازی آشکار باد کہ تنگرند رسالہ خجستہ برسرود عبارت وگفتار خوبی وزایندہ بدلیل
اثبات نبوت نبینا محمد ن المصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لعبد عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام در بند گزارش کشیدہ
ونگارش درآوردہ دانشومندی نہان رازہا دریاب مہین فرزانہ بافرہ وفرتاب نازش دانش
گستران آئین اسلام فرازش پژوہ وخشور پیند شریعت حضرت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام السید السند
محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ را پای جمی کہ بعربی زبانش ترجمہ گویند بدوگانہ گزارش کشتہ
نخستین بفارسی زبان مشہور سپس در زیر چنین عبارت بمحاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو وشہرتی دارد
دمردم روزگار را باین داگویہ زبان کشایند بہ تحریر درآرم واین ترجمہ باسان ترین برگزارش وکوتاہ
ترین گفتار برنگارم کہ سودش ہمہ را فرارسد ازانجا کہ فرمانش را سودی ہمہ عیان دیدم خود را باہمہ کہین
پایگی برین کار برکشیدم واین ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ نام بردم اینک از یزدان والا خواہانم
کہ این رنج مرا مزد بخشد کہ درود گیتی ام سود بار آید واز بزہ مندی بدور رم کشیدہ ہرچہ درفرازین
جانم بکار آید ارزانش فرماید ونگارندہ پای جم را علی نام است ونجف علی بر زبان افتادہ عوام پن این
سرور والاگوہر مہرخوانی کہ خطاب باشد پایہ من برافراخت ومن کمترین پایہ را بتاج العلماء محمد
نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاہ نیارم برگزارد پاک یزدانش فرازین
پایہ فرازیدہ تراز پایہ کہ دارد برفرازش آراد تراج ترجمہ ہندی ساری تعریفیں ہیں واسطے
ایسے خداوند تعالےٰ جلشانہ کے کہ جس نے یعنی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطے سب آدمیوں
کے کہ اوس سے سیدہا راستہ پاویں اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ منکر آدمی

رسولوں اور وحی خداوندی کے نہ پہونچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لاوین اور یہہ برگزیدہ کتاب اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفے کو اور بنایا اونکو سید المرسلین خاتم الانبیا تاکہ غالب کرے سب دینوں پہ اپنا پاک تر اور برگزیدہ تر دین اور شادے سب غیر ہے آئینونکو یہہ سیدہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین کے زمانہ بعثت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کردیا اونکی نبوت اور رسالت کو پاک درود اور مبارک سلام اون پر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پہ سبہوں پر جبتک آسمان اور زمین قائم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اونپر دائم رہے آمین بعد اسکے عرض ہے کہ ایسے دنون مامور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت فرمان سود اور بہبود کی کفیل اور اونکی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت و اقبال باشوکت و اجلال فخر خاندان والائی افتخار دودمان دانائی راس الامرا رئیس الکبرا ملاذ الفضلا کہف الصلحا امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عدیم المثیل عالم عدیم النظیر رئیس المسلمین امیر المومنین حضرت نواب مستطاب عالیجناب عین الاعیان یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک دام اقبالہم وزاد اجلالہم نے جنکی محاسن اور مناقب اور فضائل وکمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطراف اور اقطار ممالک مین کمال شہرت کے ساتھ مشتہر ہین مجھہ خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کرون ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسنات دارین کی حاصل ہونیکا موجب اور ہر طرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اوسکی عبارت فصاحت اور بلاغت اور طرز مناظرہ کی تعلیم کیواسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک رسالہ کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام ہے اور یہہ مختصر رسالہ مفید عام لاکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والاجناب فاضل کامل عالم عامل راس العلما افتخار الفضلا السید السند محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین مجھہ کمترین ہیچ میرز نے حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پہ کہ عبارت عربیہ کے تحت مین فارسی ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو زبان مین ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فایدہ حاصل کرے عموماً اور اہل اسلام ارباب ایمان خصوصاً اور ثواب اسکا عائد ہو طرف ہمارے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمر اور معین ہین اس کام کی اور بہ تبعیت جناب ممدوح کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس رسالہ مبارک کام کی نصیب ہو اللہم آمین بحرمۃ حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور اس ترجمہ کا نام رکھا ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان ذی الجود والاحسان ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے من اصطفاہ بالرسالۃ خصوصاً نبینا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلے آلہ واصحابہ اجمعین **فارسی** یعنی ہمہ ستایش بہر خداوند تعالے پروردگار جہانیان و درود وسلام بر ہر کسی کہ بگزیدایزد تعالے او را بفرستادن از سوی خودش مراد از آن سراسر رسلان خصوصاً پیغمبر ما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین و بر آل آنحضرت واصحاب آن سرور ہمگنان **اردو** سب تعریفین لائق ہین خداوند تعالے پروردگار عالم کے اور درود اور سلام اوپر اونکے کہ جنہون کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالے الخ نے خصوصاً اوپر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیون اور رسولون کے حضرت محمد مصطفیٰ پاس اوپر اونکی آل اور اصحاب کے سبھون پر **عربی** فقد سألنی بعض احبار النصاری ان اذکر لہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علی نبوۃ نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بعد المسیح علے نبینا وعلیہ السلام **فارسی** یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء نصاری کہ ذکر کنم مر او را آنچہ کہ اعتماد داشتہ باشم بر آن از برہان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام **اردو** پس ہر آئینہ سوال کیا مجھسے ایک عالم نے نصرانیونکے عالمون مین سے کہ مین ذکر کرون اوس کیواسطے وہ دلیل کہ جسپر مین اعتماد رکھتا ہون دلیلون مین سے اوپر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے **عربی** فاحببت ان اجیب لہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع غیرہ من الطالبین وان کان عندہ لا جواب فبالتحریر سیلہ عن المنازعۃ والقیل والقال فانہا من داب الجہال **فارسی** یعنی پس دوست داشتم اینکہ بنویسم از بہر او این را شاید کہ سود دہد او را یا جز او را از طالبان

واگر بوده باشد نیز دیگری را جدالی پس بستن آن جواب وارسته می ماند از پرخاش و نزاع و از قیل
وقال یعنی گفتار بیهوده که آن خود شیوه و رهروش جاهلانست اردو پس مین نے قبول کیا که مین
انکو کار اسلئے اونکے شاید که نفع دے انکو یا نفع دیوے سوا کسی دوسرے کو چاہنے والونمین سے اور اگر
اونکے پاس کوئی جواب ہو تو اوسکے کہنے سے بچ سکتا ہے جھگڑے اور قیل و قال سے جو طریقہ
جاہلونکا ہے عربی والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم وجعلنا وایاکم من
المنصفین وعن التقلید واللجاج متجنبین فارسی وخدای تعالے راه می نماید هرکرا
میخواهد سوی راه راست وبکند اورا وما را از اهل انصاف واز جمله اعراض کنندگان از تقلید
یعنی پیروی شدن کسی را بی دلیل واز ین رهروش روبرتابندگان اردو اور الله تعالے
بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدہا راستہ اور بناوے اوسکو یعنی عالم نصرانی طالب دلیل کو اور
ہمکو منصفونمین سے اور تقلید یعنی بے دلیل پیروی کرنے اور جھگڑا کرنے سے منھ پھیرنے والون
مین سے عربی فاقول وبه نستعین ان ثبوت النبوة لا یمکن لغیر النبی الا باظهار
المعجزة وهی عبارة عن الامر الخارق للعادة المطابق للدعوی المقرون بالتحدی
فارسی پس میگویم در حالی که از وتعالے یاوری می جویم که هر آئینه ثابت شدن نبوت
بهر غیر نبی ممکن نیست مگر باشکارا کردن معجزه وآن یعنی معجزه عبارتست از کاری خارق عادت
یعنی خلاف عادت مردم زاد وآن خارق مطابق بود بدعوی و مقرون بود بتحدی یعنی مجادله
ومعارضه فقط مترجم گوید پنهان نماناد که قید مطابقت بالدعوی واقتران بالتحدی از بهر اخراج
ارهاص است یعنی خارق عادتی که از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری بظهور در آید ونیز احتراز
از کرامت اولیاء آنچنانکه در کتب مبسوطه بالتفصیل برگشاده اند اردو پس مین کہتا ہون
اور الله سے مدد چاہتے ہین ہم که بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطے غیر نبی کے ممکن نہین بدون
ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلاف عادت سے جو مطابق ہو ساتہ
دعوی کے اور مقرون ہو ساتہ تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکرون نبوت
اور رسالت کو کہ اگر تمکو اسمین شک ہو تو مثل اسکے تم بھی لاؤ عربی ولیس تصحیح التعریف وبیانه
مطلوب هنا ولکن لا یظهر المطلوب الا باظهار امور ثلثة الاول ان یعلم ان خارق

العادة الذی یبتنی علیہ المعجزة لا یختص بفن دون فن ولا بشیٔ دون شیٔ بل کل ما لا یقدر علیہ الانسان بما ھو انسان فھو خارق للعادة فارسی یعنی تصحیح تعریف معجزہ و بیان آن این جا مطلوب نیست ولیکن مطلوب ظاہر نمیشود مگر بہ ہویدا کردن سہ کات امور نخستین این کہ دانستہ شود کہ ہر آئینہ خارق عادتی کہ بر آن معجزہ مبتنی و اساس نہادہ میگردد مختص نمی باشد بہ فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہر چہ کہ انسان بحیثیت انسانیت خود بر آن قدرت و توانائی نداشتہ باشد ہمانست خارق عادت اُردو اور معجزہ کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہہ مطلوب نہیں لیکن مطلب ظاہر نہیں ہوتا مگر تین باتون کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہہ ہے کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ بنی ہوتا ہے خاص نہیں ہوتا ساتھہ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتھہ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ اوپر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نرکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہے عربی فلو اتی بصنعة او حرفة او صوت او کتابة او غیرھا مما لا یقدر علیہ غیرہ فھو خارق للعادة فارسی پس اگر بیارد کدامی صنعت یا حرفہ یا آواز یا کتابت یا جز آن از آنچہ کہ بر آن قدرت نداشتہ باشد غیر آن آرندہ پس آنست خارق عادت اُردو پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفہ یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشا ریا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نرکھتا ہو سوا اسکے دوسرا آدمی پس وہ ہے خارق عادت عربی ثم ان کان مقرونا بالتحدی فھو المعجزة والا فکرامة فارسی یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون بود آنست معجزہ ورنہ یعنی اگر با تحدی مقرون نباشد پس آن کرامت ست معجزہ نیست اُردو پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ اور معارضہ اور مقابلہ میں ظہور پکڑے پس وہ ہے معجزہ اور نہیں تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہو تو وہ ہے کرامت عربی وانما قلنا بعدم اختصاصھا بشیٔ اذ لا دلیل علی التخصیص ومعہ کان الترجیح محالا فارسی یعنی جز این نیست کہ قائل شدیم بمخصوص نبودن معجزہ بچیزی خاص از بہر آنکہ دلیلی بر تخصیص قائم نیست و با دلیل ترجیح محال بود مترجم گوید مرادش آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ بیک چیز خاص ہمچو انقلاب عصا بصورت ثعبان و حیہ دلیلی قائم کنیم و گوئیم کہ خارق عادت ہمین ہست

که دیگری جز آن مدعی نبوت بر آن قدرت ندارد و درین صورت اگر مستدل دیگر احیا میت را بر
تخصیص معجزه برهمین خارق عادت دلیلی بیارد و مستدل دیگر بر تخصیص آن در همین معجزیت بر امری
دیگر قائم کند و علی هذا القیاس است دلالات دیگر پس بفراهمی دلائل و اجتماع استدلالات ترجیح یک
دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر بلا ترجیح برگزینند مراد ثبوت دعوی تخصیص
معجزه در همین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزه بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجح لازم
آید و آن خود خلاف عقل ست پس ناچار همه دلائل را متساوی پایه برشمرد و تخصیص را از میان بردارند
و همین ست مطلوب یعنی این که در خارق بودن تخصیص را مدخلی و اختصاص را محلی نیست خرق
عادت من حیث الخرقیة عام ست وابسته بامری و منحصر بر کاری نمی باشد اردو اور اسکے سوا نہیں
کہ ہم نے کہا خاص نہونا ساتھ کسی چیز کے اسواسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اگر دلیل
کے ساتھ ہو تو ترجیح محال مترجم کہتا ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اوپر دلیل دوسری
کے تشریح اور تفصیل یہہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق عادت کے صادر ہونیکو معجزہ کہیں
نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اندھی کے سوانکھا کرنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
جانیں اور دوسرے طریق سے خارق عادت کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھیں اور یہہ شخص جو ایک ہی طریق
خاص سے صادر ہونے خارق عادت کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونیکو معجزہ نہیں
مانتا اپنے اس تخصص کے دعوی پر دلیل لاوے اور پھر دوسرا شخص دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونوں دلیلیں برابر ہوں پس درصورت برابری کے
ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونوں دلیلوں میں سے ایک کو راجح اور فائق سمجھنا اور دوسرے
کو مرجوح کہنا خلاف عقل ہے پس درصورت متساوی اور برابر ہونے دلیلوں کے تخصیص باطل ہوا اور
مدعا یعنی تعمیم ثابت ہوا اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
نہیں ہوتا عربی والتصادق اختلاف معجزات الانبیاء علیہم السلام بحیث یخرجهم بعدم
الاختصاص والاشتراك الجمیع فی افادة المطلوب الی غیر ذالك فارسی یعنی و نیز می بینیم
مختلف بودن معجزات انبیاء علیہم السلام بروشیکه یقین می کنیم بخاص نبودن و نیز بسبب مشترک
بودن سراسر معجزات در افاده مطلوب ناچار ازین مترجم گوید مثلاً که خود نصاری به نبوت موسی

و نیز برسالت مسیح علی نبینا و علیہم السلام قائل و معترف اند با وجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عصا بصورت حیہ و ثعبان و انفلاق بحر وجز آن آیات تسعہ بظہور رسید و از عیسی علیہ السلام یکے ہم ازین معجزات بہ پیدائی نکشید و ہمچنین از مسیح علیہ السلام احیاء میت و شفاء اکمہ و ابرص و ہمین سان دیگر معجزات ہویدا شدند کہ از موسی علیہ السلام ہویدائی یکی ہم ازین خوارق عادت پیدا نشد پس اگر خوارق عادات یکی را بخیال اختصاص خوارق در ہمین صور خاصہ معتبر انکار ند و خوارق عادات دیگرانی کہ غیر خوارق اول باشند از پایہ اعتبار ساقط شمارند پس باید کہ بہ نبوت یکی ازین دو معترف نشوند نظر باختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند و انچہ کہ ازین صور مخصوصہ بیرون بود خوارق عادات نداستہ چنین معجزہ ہارا نبی نمانند و اگر ہر دو گونہ خوارق عادات را معجزات اعتبار کنند عدم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید و ہمین است مطلوب ما اگر ہمین صورت ہائے مخصوصہ را کہ از حضرت موسی و عیسی علیہما السلام بہویدائی رسیدند خارق عادت حساب کنند و از خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلاف صورتہای مذکورہ ہویدا شدند انکار ورزند محض تعنت و جہل بود کہ با وصف وجود خرق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق نداستن نشان دہد از نادانی منکر و آشکارا کند تعنت و راست پوشی او و قولہ و الاشتراک الجمیع تا آخرہ دلیلے است دیگر یعنی ہرگاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص را چہ سود و اختصاص را چہ کار اُردو اور نیز ہم دیکھتے ہین مختلف اور جدا گانہ طور سے پیدا ہونا انبیاء علیہم السلام کے معجزونکا ایسا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونیکو اور سوا اسکے بسبب مشترک ہونے سب معجزون کے مطلب کے فائدہ دینے مین اور سوا اسکے یعنی جب ساری خارق عادتون سے نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کہتا ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ صرف مردے کا زندہ کرنا یا اندہی کو سوانکھا بنانا اور مبروص کو چنگا کرنا اور اسیطرح دوسرے معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہین اور دوسری قسم کے خارق عادات معجزے نہین تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع ہوئے اور حضرت مسیح سے انکا ظہور نہین ہوا وے معجزے نہون پس اس صورت مین موسی علیہ السلام مسیحیون کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہہ کہ یہہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی قائل ہیں اور توریت کو اسکی مقدس کتاب مانتے ہیں اور اس کتاب کے بعض حصے
کو سوای اون کی کاموں کے جنکی تکمیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی ناجب العمل جانتے
ہیں بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تقریر سے معجزہ کی تخصیص ساتھ ایک فن خاص اہل فریق ثانی
کے باطل ہوئی اور تعمیم ثابت ہوئی عربی والثانی ان حصول العلم بکونه معجزة انما
یتیسر بوجهین احدهما کون الشخص من اهل تلك الصنعة والحرفة ککونه ساحرا
من السحرة بالنسبة الی ما صدر عن موسی علیه السلام من المعجزات او کونه طبیبا من
الاطباء بالنسبة الی غالب ما صدر عن عیسی علیه السلام او کونه عالما بفن الموسیقی
بالنسبة الی ما صدر عن داؤد علیه السلام فارسی یعنی دوم از آن دو امر است
که هر آئینه حاصل شدن علم بمعجزه بودن آن خارق عادت بدو وجه متصور میشود یکی ازین بودن
کسی از اهل آن صنعت و حرفت چنانچه بودنش جادوگری از جادوگران بنسبت آنچه که از موسی
علیه السلام از معجزات ظاهر شده یا بودنش طبیبی از جمله طبیبان نسبت غالب معجزات عیسی علیه السلام
یا بودنش دانا و ماهر بعلم موسیقی و نغمه سرای بنسبت آنچه که صادر شد از داؤد علیه السلام و این
سان مترجم گوید مرادش اینست که چنین ماهران هرگاه مدعی رسالت را بنگرند که کاری از قبیل صنعت
و حرفت آنان بکار آورد و کسی دیگر از اهل آن صنعت و خود شان هم از آوردن مثل آن زبونان
و ناتوانان هستند این کار او را معجزه دانند اما ناآگاهان آن صنعت و جاهلان آن حرفه باین کا
ری بودن نتوانند اردو یعنی دوسرا امر اون تینون امرون میں سے جنسے مطلب ظاہر ہوتا ہے
یہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہیں کہ دو وجہون سے متصور ہوتا ہے ایک تو اوس جاننے
والیکا ماہر اور عالم ہونا اوس صنعت اور حرفت سے جسکی جنس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جیسے
ساحر ہونا بنسبت اون معجزون کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بنسبت
غالب معجزون حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بنسبت اوس معجزہ کے جو صادر
ہوا حضرت داؤد علیہ السلام سے مترجم کہتا ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جبتک عالم نہوگا تو وہ قادر
نہونا اس صنعت اور حرفت کے عالمون کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہوا کیونکر سمجھیگا اور جب
ایسا نہ سمجھیگا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکر تصور کریگا عربی وثانیهما ان یعلم ذلك باتفاق

اهل الفن بانه اذا لم يكن الشخص ساحرا فقد حصل له العلم باتفاق السحرة بكون ذلك
مما لا يمكن ان يحصل بفن السحر فان حصل المصاحبة انما يعلم كونه معجزة لا سحرا اما السحرة
فلعلمهم بالسحر واما الغير فلاقرار السحرة بحيث يمتنع وعادة تواطوءهم على الكذب
انه ليس من فن السحر والا فمع قطع النظر عنهما كيف يمكن الفرق بينهما اذ الجاهل بالسحر
يحتمل كون كل معجزة سحرا اذا كان من جنس التغير في الصور وكذا الجاهل بالطب
يحتمل كون كل معجزة طبا اذا كانت من فن التصرف في الابدان وهكذا فلو اتى بالسماء الى
الارض او رفع الارض الى السماء فلا يرفع عنهما هذا الاحتمال عند الجاهل بالفن
فارسي يعني دويمي آن دانسته شدن آن خارق عادت است باتفاق اہل فن مثلاً اگر شخصے
خود ساحر نبود پس او را حاصل میشود علم بالمعجزیت بسبب متفق شدن ساحران بر اینکه این کار از آن
قبیل است که ممکن نبود حصول آن بفن سحر پس عصا را افعی ساختن ہر آئینه معجزه بودن و سحر نبودن
دانسته میگردد ساحران را بسبب علم آنان بسحر و غیر ساحر از ابسبب اقرار کردن ساحران باین که
اینکار از فن سحر نیست بروشیکه عادۃً ممتنع بود سازوار و متفق بودن آن ہمگنان بر کذب ورنه
با قطع نظر ازین دو طریق یعنی یکے بسبب علم خود دانستن و دویمی باقرار ماہران این فن شناسا آمدن
و عالم شدن بود چگونه ممکن بود فرق کردن درین دو یعنی معجزه را از جادو جدا جدا دانستن زیراکه ناآگاه
از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزه را بر سحر ہرگاه آن معجزه از قبیل دگرگون کردن صورتها خواہد بود
و ہمچنین نادان فن طب ہر معجزه را محمول خواہد کرد بر طب ہرگاه خواہد بود آن معجزه از قبیل تصرف
کردن در بدنها و ہمین سان پس اگر بیارد یعنی صاحب معجزه آسمان را سوی زمین و یا بر فرازد
بر و زمین را تا آسمان دور نخواہد شد ازین دو یعنی از سحر و طب این احتمال نزدیک جاہل فن اردو
اور دوسرا امر معجزہ پہچاننے کا یہہ ہے کہ ایسی خلاف عادت عجیب کام کو معجزہ جان لیں اوس فن
کی جس فن کی جنس سے وہ معجزہ صادر ہوا ہو عالموں اور ماہروں کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
سے کہ یہہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صنعت اور حرفہ سے نہیں مثلاً جب کوئی شخص خود ساحر نہو تو
اوسکو یہہ جاننا حاصل ہوگا ساحروں کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہیں
پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنجانا معجزہ سمجھا جاویگا اور سحر نجانا جائیگا ساحروں کو تو اپنے عالم اور ماہر

ہونے کے فن سحر سے اور غیر ساحرونکو اقرار کرنے سے ساحرون کے اس امر پر کہ یہ عجیب کام سحر
نہین اسواسطے کہ عادۃً ممتنع ہے ایک جھوٹی بات پر متفق ہوجانا ایک گروہ کثیر کا یعنی سلیم عقل
اسبات کو تسلیم نہین کرتی اور جب ان دونون کامون سے قطع نظر کرین یعنی ان دونون امرون
مین سے ایک کو بھی نہ پاوین تو سحر اور معجزہ مین فرق کرنا ممکن نہوگا اسواسطے کہ جو شخص سحر کے
فن سے ناواقف ہوگا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھیگا جب وہ معجزہ متغیر اور متبدل ہوجانے صورتون
کے جنس اور قبیل سے ہوگا اور ایسے ہی علم طب کا نجاننے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا گمان
کریگا جب وہ معجزہ ہوگا جنس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدنون مین جیسے چنگا کرنا مجزوم کا
یا شفا دینا تپ زدہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور معجزہ پس اگر صاحب معجزہ آسمان کو
زمین پر لے آوے یا زمین کو آسمان تک اوٹھا لیجاوے تو اوس فن کے جاہل اور ناواقف سے
یہہ گمان ہرگز دور نہوگا عربی ثم اذا کان الشخص ساحرا او طبیبا مثلا فقد حصل
له العلم بکون ما اتی به معجزة لا سحرا و لا طبا بلا کلفة و مشقة و کذا اذا اجتمع علیه
جمع من السحرة و الاطباء بحیث لا یحتمل تواطؤهم علی الخطاء و اقروا له بذلک فقد
حصل له العلم ایضاً فارسی یعنی ہرگاہ آن شخص خود مثلاً ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل
خواہد شد او را بلا کلفت و بی مشقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب نبودن امریکہ بیارد آن مدعی معجزہ
و ہمین سان ہرگاہ مجتمع و متفق شود گروہی از ساحران و طبیبان بر وشیکہ محتمل نبود اتفاق کردن
آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب نبودن و معجزہ بودن آن کار پس حاصل خواہد شد
او را یعنی جاہل و ناآگاہ را نیز علم آرد و یعنی ہان اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلاً تو بے مشقت
اور بے کلفت جان لیگا کہ یہہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہین اور اسیطرح
جب اسقدر ساحر کہ جنکا متفق ہوجانا خطا پر احتمال نرکھتا ہو متفق ہوجاوین یعنی متفق الکلام
سب ایک ہی بات کہین اور اقرار کرین کہ یہہ کام سحر اور طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے تو اوس
صورت مین بھی ناواقفون کو علم حاصل ہوگا اوس معجزہ کے معجزہ ہونے پر عربی ولیس
الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادة العلم بل لک منہما جہة قوة لیست للآخر
اذ الاول من حیث کونه ناشیا من اتفاق جمیع کثیر و جم غفیر لا یحتمل اتفاقهم

على الخطأ لكون اقوى من الاول وعلم غير السحرة والاطباء بنبوتهما من قبيل الثاني
فارسی طریق اول یعنی معجزه را از سحر و طب جدا دانستن ماہران فن قوی تر نیست در افاده
علم از طریق دویمین یعنی پی بردن غیر ماہران باعجاز آن کار بسبب دریافتن اتفاق ماہران
برین که اینکار از سحر و طب نیست بها نا معجزه است بلکه بر یکے را ازین دو طریق جہتے از قوت است
که آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیرا که طریق اول بسبب دانسته شدن بیواسطه دیگری
قوی تر است از طریق دویمین که بواسطه اتفاق ماہران علم آن حاصل شود و دویمین از جہت
حاصل شدن این علم بسبب متفق و مجتمع شدن جمع کثیر و جم غفیر که متفق شدن آنان بر خطا احتمال
ندارد پس این دویمین اقوی بود از اول و علم غیر ساحر و غیر طبیبان به نبوت آن دو یعنی حضرت
موسی و عیسی علیهم السلام از قبیل ثانی است مترجم گوید زیرا که ہرگاه کاملان فن سحر بالاتفاق و الاجتماع
اقرار نمودند که بر ساختن عصا و ہمین سان آیات دیگر که از موسی علیه السلام بظهور در آمدند از قبیل
سحر نیستند و ہمچنین جمع کثیر از ماہران فن طب زبان کشادند که احیا رمیت از باب علم طب نیست پس
اینک نا آگاہان فن سحر و نا واقفان فن طب را علم بالمعجزه از اقرار ساحران و طبیبان حاصل میشود
اردو وہ پہلا طریق یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے ماہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی تر نہین
دوسرے طریق سے یعنی ماہران فن کے متفق الکلمہ کہدینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونون طریقون
مین سے ایک طرحکی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہین اسواسطے
کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے سے بسبب حاصل ہونے اوسکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا
قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ
کہنے اور اقرار کرنے سے جنکا خطا پر متفق ہوجانا احتمال نہین رکہتا پس یہہ دوسرا اس جہت سے
زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبون کا واقف اور عالم ہونا ان دونون
یعنی حضرت موسی اور عیسی کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہہ گروہ کثیر
بالاتفاق اقرار کرتے ہین کہ یہہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہین اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
محتمل نہین عربی فانا انما علمنا اجمالا اتفاق السحرة والاطباء على ان ما صدر عنهما
ليس بسحر ولا بطب فجزمنا بنبوتهما ولولا هذا العلم اجمالا لاحتملنا كونهما ساحرا و

لبينا لكنا احتملنا نبوتهما فارسی یعنی هر آئینه هرگاه دانستیم اجمالا مستحق شدن ساحران وطبیبان
بر چیزیکه صادر شد از ان دو یعنی موسی وعیسی علیهما السلام جادو وطب نیست پس یقین کردیم
بنبوت آن هر دو واگر این علم اجمالی ما را نمی بود هر آئینه احتمال میکردیم بساحر وطبیب بودن آن
هر دو چنانکه احتمال میداشتیم به نبوت آن هر دو مترجم گوید که درین صورت یعنی درصورت تساوی هر دو
احتمال نبوت آنان وساحری وطبابت آنان دربایه احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوة وجزم
بان صورت نمی بست چه مارا میرسید زبان کشادن باین که عالم بالسحر وماهر بالطب نیستیم وسخن ماهران
واتفاق علماء آن فن را باور نمی داریم درین صورت سبیل تصدیق چه سان پدید آمدی اردو
پس معنے جب جان لیا مستحق ہو جانا ساحرون اور طبیبونکا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے انکا
دونون سے وہ سحر اور طب سے نہین یعنی عصا کا سانپ بنجانا حضرت موسی سے سحر کے فن سے
نہین بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسی کا طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے پس معنے
یقین کی اون دونون کی پیغمبری اور جو ایسا علم اجمالی ہمکو نہوتا تو ہمکو احتمال ہوتا اونکے ساحر اور
طبیب ہونیکا جیسے کہ احتمال ہوتا اونکے پیغمبر ہونیکا مترجم کہتا ہے کہ جب دونون احتمال برابر ہوتے
تو اونکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالجزم معلوم نہوتی ہم ان دونون احتمالون مین ڈانوان
ڈول اور مذبذب رہتے کبھی تو کہتے کہ یہہ سانپ بنجانا عصا کا حضرت موسی سے بسبب سحر کے ہے اور
چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سوانکھا کرنا اندھی کا طب سے ہے اور کبھی کہتے کہ
شاید معجزہ ہے درینصورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزمی نہوتی عربی فلولا ان
آمن السحرة بموسى عليه السلام اولا بعد ملاحظة البينات عنه فلا تتم حجة الله تعالى
على فرعون ولا يستحق العذاب لا فى الدنيا ولا فى الآخرة بانكار ماجاء به موسى عليه
السلام لاحتمال السحر فى نظره لكن لما آمن السحرة به اولا فبعد ذلك قد تم حجة
الله تعالى عليه اذ لا يحتمل العقل كون اتفاقهم على الاقرار بالمعجزة من باب الاتفاق
على الخطاء فاستحق العقاب فى الدارين لذلك فارسی یعنی اگر نمی بود ایمان آوردن
ساحران بر موسی علیه السلام پس از دیدن معجزات ظاهره از آن علیه السلام همانا تمام نمی شد حجت
الهی جل شانه بر فرعون واو مستحق عذاب دنیا وآخرت نمی گشت بانکار کردن آنچه که موسی علیه السلام

آید یعنی معجزات باہرہ شود بسبب احتمال سحر داشتن این معجزات در نظر فرعون ولیکن ہرگاہ کہ
ساحران اول ایمان آوردند بموسی علیہ السلام پس ایوقت ہرآئینہ تمام شد حجت آلہی جلشانہ بر فرعون
از بہر آنکہ احتمال نمیکند عقل متفق بودن آن ہمگی ساحران بر اقرار کردن معجزہ از قبیل اتفاق کردن
آنان بر خطا پس مستحق شد فرعون عذاب دارین را از بہر این ارد و پس اگر ساحر لوگ اول
لعد دیکہنے ایسے ظاہر نشانون اور معجزون حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لاتے تو خداوند
تعالے کی حجت فرعون پر پوری نہوتی اور وہ دنیا اور آخرت مین عذاب کا مستحق نہوتا بدلے انکار
کرنے اپنے کے اون کامون سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب محتمل ہونے سحر کے اوسکی نظر مین
لیکن جب ساحر ایمان لائے موسی علیہ السلام پر اول تو اسوقت پوری ہوئی اللہ تعالے کی
حجت فرعون پر اسواسطے کہ احتمال نہین رکہتا تہا اون سبکا متفق ہوجانا خطا پر معجزہ کے اقرار
کرنے مین اسواسطے فرعون دونون جہانمین عذاب کا مستحق ہوا ۔ عربی والثالث ان یعلم
ان عادۃ اللہ تعالے لم یجر فی اظہار المعجزۃ علے ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
الاول والا فقد وجب علے الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ لکل احد من جنس فنہ وحرفتہ
فلا تثبت نبوۃ موسی تبلک المعجزات الا للسحرۃ ولا نبوۃ عیسی بہا الا للاطباء اذا
کان مبعوثین علے غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ لکل ذی
فن من جنس فنہ ولیس کذلک فقد علم ان اللہ تعالے اکتفی فی استنابتہ معجزۃ الانبیاء
بما یحصل العلم بہ سواء کان بدون الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بہ لعدم الفرق
بینہما فیما ہو المقصود من البعثۃ و ہو العلم بکون فاعلہ نبیا لا متنبیا وما جاء بہ
معجزۃ لا صنعۃ ولا حرفۃ ولا شک ان علم الاغلب بالمعجزۃ انما ہو من القسم الثانی
فارسی سومین امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر نمیشود مطلب مگر باظہار آن این ست کہ دانستہ شود
کہ ہرآئینہ عادت اللہ جاری نشدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہای انبیا بکفایت کردن بر قسم
اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت مار ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
معجزہ عیسی علیہ السلام را بزندہ کردن مردہ ور نہ یعنی اگر برہمین اکتفا رفتی پس ہرآئینہ واجب
میشد بر انبیا علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن و حرفت آن مترجم گوید

مثلاً بنا بر منکران معجزه آهنگری بر مغنیان و سرود سرایان معجزه فن موسیقی و بر اہل انشاء و شعر
غوامض این دو صفت و دیگر فنون متعلقه آن و بدین سان بر طوائف اہل فنون که لاتعد ولا تحصی اند
پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیه السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نمیشد نبوت عیسی علیه السلام مگر بر
طبیبان و بعد از آنکه این ہر دو علیهما السلام مبعوث بود نه بر غیر آن و یعنی ساحران وطبیبان نیز
از اصناف خلق اند پس ناگزیری بود از این ہر دو در آوردن معجزات بر بر صاحب فن از جنس
فن او و چنین نیست یعنی این ہر دو علیهما السلام معجزات از سراسر صنائع و حرف نیاورده اند
پس دانسته شد که ہر آئینه ایزد تعالے اکتفا فرمود در ہویدا کردن معجزه انبیا علیهم السلام بر آن
وجه که حاصل شود به آن علم بالمعجزیت برابر است که آن علم بدون واسطه بود یعنی بخود دانستن خود
ساحران وطبیبان چنین اعجاز را بذوات خود یا بی وساطت دیگری یا بوساطت دانندگان آن
یعنی بسبب متفق الکلمه بیان کردن مثلاً ساحران وطبیبان که این کار از قبیل سحر و طب نبوده
ست بلکه معجزه ست بسبب فرق نبودن در میان این ہر دو یعنی علم بلا واسطه و علم بالواسطه
در آنچه که مقصود و مطلوب بود از بعثت انبیا علیهم السلام و آن علم بود به نبی بودن آن معجزه
آرنده و متنبی نابودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کننده نبودن آن معجزه تا معجزه بودن
آن نمائیده شده و صنعت و حرفت نبودن آن کار و شک نیست که علم اغلب بالمعجزه از قسم ثانی
پیدا شد یعنی با قرار و اعتراف کردن کاملان فنی که معجزه از قبیل آن فن گمان برده شود بانیکه معجزه
است حرفت و صنعت نیست مترجم گوید که راز در اغلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالاعجاز بشنیدن
از زبان جم غفیر که بسبب مهارت خود شان در صنعتی و حرفتی که چنین معجزه از جنس آن گمان
کرده شود در راست بودن معجزه پی برده و بصدق آن تصدیق کرده باشند اینست که حضور ہمه
کسان از مبعوث علیهم در مجلس ظهور معجزه دشوار بل محال پس غیر حاضرین را علمی که حاصل میشود بشنیدن
از زبان حاضرین ماہرین این فن بہره میگردد و همچنین بعد انقراض قرون و انقضای دہور
نو آمدگان عرصه ہستی را علم بالمشاہده محال صرف علم بالسمع که از جم غفیر حاصل شده باشد
موروث تصدیق میگردد اردو یعنی تیسرا مرحب سے مطلب ظاہر ہو جاوے یہ ہے کہ جانا جاوے
که ہر آئینه عادت الہی جلشانہ جاری نہین ہوئی معجزون کے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتھ

سے ظاہر ہوتے ہین اوپر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے جاننے پر علم اور تصدیق معجزہ کا منحصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی ماہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور نہین تو ہر آئینہ واجب ہوتا اور پیغمبرون کے معجزون کا دکھانا ہر ایک گروہ کو اون فن والون مین سے کہ جس جنس سے وے معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہارونکو معجزہ لوہاری کا اور سنارون کو معجزہ سناریکا اور موسیقی جاننے والونکو معجزہ موسیقی کا اور اسیطرح ہر قسم کے فن اور ہنر والون کو جدا جدا معجزہ دکہایا جاتا اور صنعتین اور حرفے اور ہنر بیشمار ہین پس اس سبب سے دکھانا اونکا دشوار بلکہ محال اور بیصورت حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحرون پر اور عیسی علیہ السلام کی نبوت مگر طبیبون پر اور جبکہ وے دونون مبعوث ہوئے تہے طرف غیران دونون کے بہی یعنی موسی علیہ السلام مبعوث تہے طرف ساحرون اور غیر ساحرون کے اور عیسی علیہ السلام طرف طبیبون اور غیر طبیبون کے مختلف مخلوق مین سے تو اس صورت مین یا تو ایسی دشوار بلکہ محال کام کرنے اونکو واجب ہوتے یا نبوت اونکی ناتمام رہتی اور ایسا نہین ہوا یعنی ہر ہنر اور صنعت اور حرفے کی جنس سے جو دنیا مین ہین معجزے نہین دکھلائے ہین بیشک جانا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالی نے ظاہر ہو جانے معجزون انبیاء علیہم السلام مین اسی امر پہ کفایت کی جس سے علم اور تصدیق حاصل ہو جائے دربارہ معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ بدون واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے ماہر کو خود معلوم ہو جانا کہ یہہ کام اس فن کا نہین بلکہ معجزہ ہے یا بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے اور متفق الکلمہ کہدینے سے کہ یہہ کام صنعت اور حرفے سے نہین بیشک معجزہ ہے کسواسطے کہ ان دونون طریقون یعنی بے واسطہ معلوم ہو جانے یا بالواسطہ دریافت ہونے مین کچھ فرق نہین درباب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے بعثت انبیاء علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہو جانا نہ متنبی یعنی جھوٹا دعوی کرنیوالا نبوت کا کچھ شعبدے منتر دکھا کر اور یہہ جاننا کہ جو کام یہہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ ہے حرفہ اور صنعت نہین اور شک نہین کہ اغلب علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا ہے یعنی ماہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہہ کام معجزہ ہے مترجم کہتا ہے کہ غالب ہونا اس دوسرے طریق کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گذر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے آدمیون

ہیں سے جنھون نے بسبب مہارت اور اپنے علم کے اوس سحر کا معجزہ ہونا جان لیا ہو جو کچھ باقی رہ جاتے ہیں تو ان بیچارون کو ان ہی اگلون سے بیعہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے زمانہ میں ہر وقت ظہور معجزے کے سارے آدمی جنکی طرف وہ نبی مبعوث ہوتا ہے مجلس معجزہ میں موجود نہیں ہوتے ہیں بالضرور غیر حاضرین کو ان ہی حاضرون کے بیان اور اقرار سے معجزہ کی تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اوس نبی پر ایمان لاتے ہیں ومنہ یظہر انہ ینبغی ان یکون معجزۃ کل نبی من جنس ما ہو الشائع المتعارف فی امثال تلک الازمان کما ہو الواقع علیٰ ما قیل فجعل معجزۃ موسیٰ علیہ السلام من جنس ما یحتمل کونہ سحراً لغلبۃ السحر وشیاع فنہ فی زمانہ اذ الفرق بین تلک المعجزات وبین السحر انما یحصل للسحرۃ لعلمہم بالسحر وللغیر بتصدیق ہؤلاء العلماء فقد تم حجۃ اللہ علی الناس جمیعاً العالم منہم والجاہل بخلاف ما لو لم یکن فن السحر شائعاً فی زمانہ فلا یحصل من تلک العلم بکونہا معجزۃ لا سحراً لاحد حتی تثبت نبوتہ ومثلہ یقال بالنسبۃ الی معجزات عیسیٰ علیہ السلام ولو عکس الامر فجعل معجزات موسیٰ علیہ السلام لعیسیٰ ومعجزات عیسیٰ لموسیٰ فلا ینفعہما فی زمانہما ولا یمکن لہما اثبات نبوتہما بہا علی احد من الناس بحیث یجزمہم بہا فی الواقع ونفس الامر فلا یتم حجۃ اللہ علی احد فارسی یعنی وازان ہویدا میشود کہ سزاوارست بودن معجزہ ہر نبی از جنس انچہ کہ شائع ومتعارف بود در چنان اوقات انچنانکہ واقع شد پس گردانیدہ شد معجزہ موسیٰ علیہ السلام از جنس انچہ کہ احتمال داشت سحر وجادو بودن آن بسبب غالب وشائع بودن فن سحر در زمان موسیٰ از بہر آنکہ فرق درمیانہ معجزات ودرمیانہ سحر جز این نیست کہ ہویدا میشود مر ساحران را بسبب عالم بودن آنان بسحر ام غیر آنان را بسبب تصدیق کردن عالمان آن فن پس ہر آئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر سر اسر مردمان ہم بر عالمان آنان ہم بر جاہلان آنان بخلاف آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی بود کسی را بسحر بودن یا معجزہ بودن انیکار یعنی عصا را بصورت حیہ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسیٰ علیہ السلام ثابت شود وہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت معجزات عیسیٰ علیہ السلام واگر کار بر عکس شدی کہ معجزات موسیٰ بہر عیسیٰ ومعجزات عیسیٰ بہر موسیٰ بر ساختہ شدی آن ہر دو را در زمان خودشان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مرادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت حیۃ کہ در ظاہر از قبیل سحر گمان کردہ میشود بہ عیسی علیہ السلام دادہ شدی
چونکہ در زمان این حضرت سحر را شیوع و غلبہ نبود مر این معجزہ او را معجزیت دریافتہ نمیگشت زیرا کہ تمیز
بین السحر والمعجزہ وابستہ میباشد بکمال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر نبود پس تمیز مفقود بودی
و معجزہ سود ندادی و ہمین سان اگر معجزہ احیاء موتی بموسی علیہ السلام دادہ شدی پس بسبب عدم
شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی در میان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ
ثبوت صدق رسالت بود بہ پیدائی نمی کشید لہذا مؤلف فرمود کلا منہما و ممکن نبود آن ہر دو را
ثابت کردن نبوت خود را پس تمام نمی شد حجت ایزد تعالے بر کسی از مردمان بر وجہی کہ جزم و یقین
کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر آرد و اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اون
کاموں کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت مشہور اور متعارف ہوتے ہین اون زمانون مین
جیسے کہ واقع ہوتے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس قرار دئے گئے موسی علیہ السلام کے معجزے
اوس جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا محتمل تھا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن
کے اون کے زمانہ مین اسواسطے کہ معجزون اور جادوون مین فرق حاصل ہوتا ہے ساحرونکو بسبب
علم سحر کے جسکے وے ماہر اور عالم ہوتے ہین آور غیرونکو یعنی اون آدمیونکو جو اوس صنعت اور حرفت
سے واقف اور ماہر نہین ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالمون اور ماہرون کے
اس بیان سے کہ یہہ کام معجزہ ہے اونکے فن مین سے نہین پس پوری ہو جاتی حق تعالے سبحانہ
کی حجت سبھونپر اونہین سے عالمونپر اور جاہلون پر بخلاف اوسکے کہ سحر کا فن اونکے زمانے مین شائع
اور مشہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر نہونے کا علم کسیکو بہی حاصل نہوتا یعنی کوئی بہی بالیقین نجانتا
کہ یہہ سانپ بنجانا عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوجاوے
اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزون عیسی علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسی کے
معجزے عیسی کو دئے جاتے اور عیسی کے معجزے موسی کو تو یہہ امر اون دونون کو نفع نہ دیتا خود
اون ہی کے زمانون مین اور ممکن نہوتا اون دونون کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا
کہ بالیقین اور بالجزم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت الٰہی جل شانہ پوری
نہوتی کسی پر عربی وانا اعلم تلک المقدمات فنقول قد جاء رجل من العرب وادعی النبوة

بجعل معجزة الاتيان بكلام عجز الخلق عن الاتيان بمثله اما بفصاحته وبلاغته بمرتبتها او
بهما ولغيرهما فحيث قلنا لابد من اختصاص المعجزة بفن دون فن مما يليق بشان الانبياء
ويقاس بحياله معجزة تثبت به نبوته وحيث قلنا ان العلم بالمعجزة انما يحصل اما
من العلم بذلك الفن او باقرار اهل الفن على العجز عن الاتيان بمثله وقلنا لابد من الاكتفاء
في العام بالاعجاز بالقسم الاول فقد ثبت نبوته على العرب والعجم والترك والديلم اما
على العرب فلعلمهم بلسان العرب ومعرفتهم فنون الفصاحة والبلاغة فلوكان ما جاء
به من تلك الفنون لامكن لهم الاتيان بمثله ولاتوا مع كثرة فصحائهم وبلغائهم وخطبائهم
وشهرة تنبئها في زمانه بينهم وغاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها واما على
غير العرب فلاقرار اهل الفن واعتراف فصحاء العرب وبلغائهم مع كثرتهم وسعة
ممالكهم وكثرة امصارهم وبلادهم بالعجز عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن
احد منهم الاتيان بمثله منذ الف ومائتي عام مع نداء فقهاء الاسلام طرا باعلى
اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدي القرآن على كل احد لئلا يكون احد على غير العلم
في امر النبوة وانه لابد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على اكمل الوجوه لعدم قدرة
الناس بالاتيان بمثله كما ادعاه صلى الله عليه وسلم فيه ثبت نبوته على العرب فارسي

یعنی وهرگاه دانسته شد این سه مقدمه پس میگوییم که هر آئینه آن پیغمبر مردی از عرب ودعوی نبوت
کرد ومعجزه خود قرار داد آوردن خود کلامی که عاجز باشد همه خلق از آوردن همچون آن کلام یا از
بهر فصاحت وبلاغت آن صرف یعنی صرف فصاحت یا صرف بلاغت یا هردو یعنی فصاحت وبلاغت
یا غیر آن هردو مترجم گوید که علاوه از کمال فصاحت ونهایت بلاغت اشاره است بسوی تشریع
شرائع خردپسند رفاه بار مصئون از خلل وزلل ونوامیس سرمایه انتظام امور جهان ورهبر فوز
توحید خالص وتمجید محوص ومسالک حسنات ورهروش طاعات ومناهج احتراز از سیئات
ومصالح دافعه مفاسد حال ومآل وهمین سان قوانین الهیه که در قرآن مجید مذکور ومسطور اند
ومعهذا اخبارات بالغیب که سراسر وسربسر بی تفاوت بظهور رسیده اند وفرقی عیان نشد ومعهذا غرائب
مضامین قرآنی ودرر وبدائع تلمیحات فرقانی که فائتة الحصر وخارجة الاحصاء هر لحظه هر زبانی که دیده

شوند مثل خفاش از نور دلربا میباشند اما بهر چنین دعویات نظری باید تجلی توفیق یزدانی و لوامع خورشید
باری روحانی بتابش رسیده و بروشنی در آورده شده ورنه کور چشمان تیره درونش بنگرند دیده بسته
بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن توانند که چشم بینا و دل دانا ندارند هر که توفیق باری بیاری
بود آشکارا بیند و هویدا بر گشاید فقط پس هرگاه قائل ایم مختص نبودن معجزه یعنی بی فن دیگر از انچه
که در عهد بود بشان انبیاء پس باکی و حرجی و مضایقه نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و هرگاه گفتیم که هر آئینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و هرگاه قائل
ایم بعدم اکتفا و عدم انحصار علم بالاعجاز در قسم اول پس هر آئینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دیلم لیکن بر عرب پس بسبب عالم بودن آنان بزبان عرب و معرفت
آنان بفنون فصاحت و بلاغت پس اگر انچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید ازین فنون می بود هر
آئینه توانش می بود آنانرا بر مثل آن آوردن و هر آئینه می آوردند آن را بسبب کثرت فصیحان
و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این هر دو فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
مدعی نبوت در میانه آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی انچنانکه عادت است درباره مدعی آن
یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم مستمره است که گروها گروه از مردمان زمان با هر نبی عداوتها ساز
میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
بعاجز بودن خودها از آوردن مثل آن کلام بر وشنیه گفتار در روایت نکرد کسی از آنان از کسی
باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا از زمان دوازده صد
سال با وجود بانگ زدن و ندا کردن سراسر علمای اسلام باواز بلند خودها در هر زمان بر وجوب تحدی
قرآن بر هر یکی تا که نباشند آنان بر غیر علم نزد امر نبوت و هر آئینه ناگزیر است علم قرآن پس هر آئینه
حاصل شد آنانرا علم بالکل وجوه بسبب قادر نبودن و توانش نداشتن سراسر مردم زاد باوردن مثل
آنچنانکه دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه الصلوة
والسلام بر غیر عرب نیز اردو اورجب یہ تینون مقدمے معلوم ہوچکے تو ہم کہتے ہین کہ ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعوی کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جسکے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز
ہوئی یا تو اوسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونون یعنی فصاحت اور بلاغت کے
آپس مین ملنے سے یا سوای ان دونون یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے اخبار
بالغیب یعنی پیش گویان وغیرہ پس اسبب ہم قائل ہین کہ معجزہ مختص اور خاص نہین ہوتا ایکفن
کیساتھہ اوس قبیل سے جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خوف نہین
اپنے کلام کے معجزہ قرار دینے مین جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہوجاوے آور جب ہم
کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اوس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اوس
فن کے ماہرون کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نرکھنے سے ویسے کام کے لانے
پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور منحصر نہین معجزہ کو معجزہ جان لینا اوپر قسم اول کے یعنی صرف اوس
فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور ناآگاہ کو اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے
اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وے اپنے اوس فن سے ایسا کام ہرگز نہین کرسکتے معجزہ ہونے
کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت اونکی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوۃ والسلام
کے اوپر عرب اور عجم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو اونکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون
فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان
فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو اونکو بھی قدرت ہوتی اوپر ویسی ہی کلام لانے کے
اور بیشک وے لاتے اوسکو یعنی اوس کلام کے مثل کو بسبب کثیر ہونے اونکے فصیحون اور بلیغون
اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اوس زمانے مین درمیان
اونکے اور بسبب نہایت عداوت اونکی کے ساتھہ اون مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے
درباب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے مین ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہوجاتے ہین کسواسطے کہ نبی
اونکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تمجید خداوندی کی اور وے عادت کردہ ہوتے ہین شرک کے جو کہ شیطان
کے دہوکہ دینے سے اونکے دلونمین بہت مستحکم اور مضبوط ہوجاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے
ترک کرنے رسمون کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بد رسمین اونکی مانوس اور مالوف ہوجاتی
ہین اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادون کی لکیر پیٹتے ہین اور اونکی نامعقول

پیروی کو اپنی سعادتمندی گمان کرکے اوسکا چھوڑنا ہرچند وہ بدرسم صریح بیعقلی اور گمراہی سے جاری ہوئی ہو شاق اور سخت جانتے ہین اس سبب سے کم آدمی جنکو اللہ تعالےٰ نے نیک سمجھہ اور ازلی سعادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست رکھتے ہین لیکن بہت سے آدمی اونکے دلی دشمن بنکر ہر وقت اونکے زیان بلکہ جان کے خواہان ہوجاتے ہین اسواسطے مؤلف صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا بقولہ کما ہو العادۃ فی مدعیہا لیکن غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اوسکی نبوت اوپر عجم کے بسبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے فصیحون اور بلیغون کے باوصف اونکی کثرت اور اونکے ملک کی وسعت اور اونکے شہرون اور بلدون کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وے عاجز ہین ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے کہ کسی نے روایت اور حدیث نہین کی کہ کوئی اونمین سے کبھی مثل اس خداوندی کلام کے لایا ہو بارہ سو برس سے یعنی ابتک کہ یہہ رسالہ تالیف کیا جاتا ہے باوصف پکارنے اسلامی عالمون کے سر بسر اور سراسر بڑی آواز سے ہر زمانے مین کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن مجید کے معجزہ ہونے اور اوسکی منزل من اللہ ہونے مین شک ہو وہ اپنی تشفی کرلے اور سیر تو جب ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پہ قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لادے تاکہ امر نبوت کا جاہل بن ہیہ کناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا اسمین پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل ترو جہہ ساتھہ قدرت نرکھنے سارے آدمیون کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعوی کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الٰہی جلشانہ اس معانی اور عبارت سے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی اگر ہو تم شک مین اوس سے کہ ہم نے اوتارا اپنے بندہ پر یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم بھی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم یاتوا ولن تاتوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی پس اگر نلاسکو اور ہرگز نہ لاوگے پس ڈرو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہین پس اس سے ثابت ہوگئی نبوت اون صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عربی ولیس لھم ان یقولوا انہ ادعی انہ اتی بما فی فنون لنا عالمین بہا فانہ ادعی فی فنون الفصاحۃ والبلاغۃ فی لسان العرب ونحن من الاعاجم فلا نعلم انہ معجزۃ بالنسبۃ الینا لانا نجیب عنہ اولا بالنقض بانکم

كما لا تعلمون لسان العرب ودقائقه كذالك لا يعلم غير الطبيب صنعة الطبابة وفنونها فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام فى مقام التحدى من علاج الابرص والاكمه واحياء الاموات يكون من الطب لا من المعجزة وعدم اتيان غيره من الاطباء لا ينافى هذا الاحتمال لجواز كونه اعلمهم فلا يقدر عليه غيره لذالك وكذا نقول مثله فى شان موسى عليه السلام ومعجزاته فلا نثبت نبوتهما عليهم بتلك الاعمال وقد جعل الله تلك الاعمال برهانا لاثبات نبوتهما على العموم **فارسی** ونيست آنانرا يعنى منكرانرا گفت كه هر آئينه آن مدعى رسالت صلى الله عليه وسلم دعوى اعجاز كرد در فنيكه ما عالم آن نيستيم تير هر آئينه آنحضرت دعوى كرد در فنون فصاحت وبلاغت زبان عرب وما از ملك عجم هستيم پس نسبت بما معجزه چنين مدعى رسالت ثابت نمى شود از بهر آنكه يعنى ازين سبب گفتن نمى توانند منكران اعجاز قرآنى كه ما جواب گوئيم اولا بر طريق نقض والزام باينكه هر آئينه آنچنانكه شما نميدانيد زبان عرب ودقائق آن همين سان غير طبيب صنعة طبابت وفنون آن نميداند پس آدمى تواند گفت كه شايد هر چه كه عيسى عليه السلام در مقام تحدى ودعوى اعجاز آورد از به كردن ابرص وشفا دادن مجذوم وبينا كردن كور مادرزاد وزنده كردن مردگان از فن طبابت بوده نه از قبيل معجزه ونيا وردن كسى ديگر از طبيبان چنين كار اين احتمال را منافى نيست زيرا كه آن عليه السلام داناترين طبيبان زمان خود باشد ازين غير او برين كارها توانا نشد وهمين سان در شان موسى عليه السلام ومعجزات او گفتار آغاز پس ثابت نشود نبوت آن هر دو عليهما السلام بر آنان يعنى بر غير ساحران وغير طبيبان باين كارها و حالانكه ايزد تعالى همين كارها يعنى معجزات آنان را برهان قرار داد بهر ثابت كردن نبوت آنان على العموم يعنى بر ساحران وغير ساحران وطبيبان وغير طبيبان **اردو** اور نہين پہونچتا اونکو یہہ کہنا کہ تحقیق اون مدعی نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعجاز کا دعوی کیا اون فنو نمین جنکے ہم عالم نہین پس تحقیق اونہون نے دعوی کیا زبان عرب کی فصاحت اور بلاغت کا اور ہم تو عجمی ہین یعنی خود عرب کی زبان بہی نہین جانتے دقائق اوسکے کیونکر جانین پس ہماری نسبت اونکا معجزہ ثابت نہین ہوتا اسواسطے کہ ہم جواب دینگے بر سبیل نقض اور الزام کے اس تقریر سے کہ جیسے تم نہین جانتے عرب کی زبان ویسے ہی جو شخص کہ نہین جانتا طبابت اور اوسکے فن وہ کہہ سکتا ہی کہ جو جو کام حضرت عیسی

کئے جیسے برص والے اور کوڑہی کا اچھا کرنا اور مادرزاد اندہے کو سوانکہا بنانا مردے کو زندہ کرنا
شاید وے سب طب سے ہون معجزہ سے نہون اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نکرنا یعنی عاجز
ہونا ایسے عجیب کامون سے اس احتمال کا منافی نہین اسواسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
اون سب طبیبونمین سے زیادہ تر عالم اور ماہر ہون پس اس سبب سے دوسرا قادر نہوا ایسے کام کرنیکر
پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسی علیہ السلام اور اونکے معجزون کے باب مین پس اون دونون
کی نبوت نہین ثابت ہوتی ان کامون سے ایسے آدمیون یعنی ناواقفون فن طبابت اور فن سحر
پر اور حال یہہ کہ خداوند تعالے نے ان ہی کامونکو برہان اور حجت ٹھہرادیا انکی نبوت کیواسطے علی العموم
وثانیاً بالحل بان المقصود من الاتیان بامثال تلک الاعمال اثبات النبوة والعلم بکون تلک
الاعمال من قبل اللہ تعالے الا من باب الاکتساب کما یحصل بفنون الفصاحة والبلاغة بعد العلم
باھل اللغة کذالک یحصل باقرار الفصحاء والبلغاء طراً وھم علماء الفن بکونہ معجزة لا
فصاحة ولا بلاغة علماً ایرانیہ نشک لعلمنا معجزات سائر الانبیاء بلا تفاوت بل ھذا اقوی
لکون اعجازہ بالنسبة الینا کما اذا کنا حاضرین مجلس المعجزة لعدم زوال تلک المعجزة بل ھی باقیة
الی الابد کما کانت فی الصدر الاسلام بخلاف معجزات سائر الانبیاء اذ لیس لنا منھا الا الحکایة
عنھا بان موسی مثلا فعل کذا وعیسی کذا فی سنة کذا ولیست الحکایة کالعیان **فارسی** دوم
جواب بطریق حل یعنی واشگافت اصل حال بدون تعرض الزام این ست کہ مقصود از چنین کارہا یعنی معجزات آوردن
ثابت کردن نبوت میباشد ودانستن این معنی کہ این کار از جانب ایزد تعالے است واز باب اکتساب نیست انچنانکہ حاصل
میشود علم فصاحت وبلاغت بعد حصول علم باھل لغت ہمچنین ساختہ حاصل میشود باقرار کردن فصیحان وبلیغان سراسر وحالانکہ
ایشان علمای آن فن میباشند باین کہ ہر آئینہ چنین کلام معجزہ است فصاحت وبلاغت نیست واین علم کہ باقرار علمای
آن فن حاصل میشود علمی میباشد جازم کہ شک نزدیک آن نمی آید ہمچو علم بالمعجزات سراسر پیغمبران
بی تفاوت بلکہ این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت بما بر وشکیکہ
گویا ہستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی ماندہ بود
تا ابد وجاویدان جاوید بدانسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام از آنکہ
نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکہ موسی چنین کرد وعیسی چنین در فلان سال وحال آنکہ

حکایت مانند چشم دید نباشد مترجم گوید که حکایات و روایات بسبب تبادل از منه و از دیگری حلول اغلاط و عروض نسیان و زیادت و نقصان را متضمن و محل میباشد لهذا در اعتبار همسنگی معاینه کردن آن باو شبہات برستہ و سبیل تصرفات روات مسدود میباشد چگونه در ترازوی قیاس برسنجد و برخلاف عیان که خود نفس الامری حال خود را حاکی و راوی میباشد اردو دوسرا جواب بطریق حل کے یعنی وانمکشاف اصل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کے کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے کاموں کے لانے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کردینا ہوتا ہے اور یہہ جاننا کہ یہہ عمال خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے کچہہ کسی فن سے بنایا ہوا نہیں ہے جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلیغون کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہیں ہے اور بہی فصیح بلیغ عالم ہوتے ہیں اوس فن کے اور ہمکو یہہ علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اوسکے پاس بہی نہیں جاتا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزوں دوسرے پیغمبرون کے بے تفاوت بلکہ یہہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق تو ہی ترمذی ہے اسواسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور باہر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرون مین سے ہین اسواسطے کہ یہہ معجزہ زائل نہین ہو دیگا بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی ہے یعنی تا قیامت انشاء اللہ تعالے ویسا ہی جیسا کہ تہا آغاز اور اول اسلام مین برخلاف معجزون دوسرے پیغمبرون کے اسواسطے کہ اون معجزون سے ہمارے پاس کچہہ بہی باقی نہین سوای ان حکایت اور روایت کے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا فلانے سنہ و سال مین اور حکایت مثل معاینہ اور مشاہدہ کے نہین مترجم کہتا ہے کہ حکایتون اور روایتون مین جنکا مدار صرف سننے پر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہین اور اسواسطے کمی بیشی اور غلطی سے محفوظ نہین رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویون کے اصل حال کے منکشف ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معاینہ اور مشاہدہ کے کہ ہر دیکہنے والا دیکہکر اپنی تسلی اور تشفی کر سکتا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اوسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ امور سے متعلق اور یہہ سب امور بالفعل موجود دیس اسکے معجزہ ہونے مین کیا شک عربی بل نقول ان معجزات سائر الانبیاء مع ضعفها بالنسبة الى تلك المعجزة کما ذکر تکون کلما طال الزمان وبعد عهدها ازداد

ضعفها اذ بطول الزمان تضعف الحکایة وان معجزة القرآن علی عکس ذالک اذ بطول الزمان یصیر الفصحاء والبلغاء اکثر مع اعتراف ھم بالعجز عنه ووجود اصل المعجزة کما کان صار السلف فیصیر الجزم به اقوی فارسی بلکه میگوئیم کہ ہر آئینہ معجزات ہمہ انبیا علیہم السلام باوجود ضعیف بودن خود ہا بہ نسبت این معجزہ قرآنی چنانکہ ذکر کردہ اند ہر قدر کہ زمانہ دراز خواہد کشید وعہد بعید خواہد شد ضعف اینہا افزون خواہد شد یعنی اول خود دراصل ضعیف اند بمقابلہ این دائمی معجزہ موجودہ قرآنی دوم بدراز کشیدن روزگار ضعف آنرا افزایش بکار خواہد رسید از بہر آنکہ بدراز کشیدہ شدن زمانہ حکایت ضعیف میشود اما معجزہ قرآن برعکس اینست از برای آنکہ بہ درازی زمانہ فصیحان وبلیغان بسیار میشوند بر تقدیر کثرت بلیغان واقرار کردن شان بعجز وناتوانی خود باز آوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام ومعہذا موجود بودن اصل معجزہ بدانسان کہ در نخستین ہنگام بود جزم وتصدیق استوار تر خواہد شد مترجم گوید کہ تفاوت درمیانہ معجزات انبیا رگذشتہ روزگار واین معجزہ اعجاز آشکار کہ گفتار خداوندگار باشد دیدنی وبترازوی انصاف ومقیاس خرد سنجیدنی ست کہ یکی بگذشت روزگاری ناتوان تر شود ودویمین بدراز کشیدہ شدن روزگاران روزگار استوار تر پدید آید دریں حال باعتماد معجزات زائلہ ضعیفہ ایمان آوردن واز معجزہ قویہ موجودہ رو برتافتن خواستہ کدام انصاف وفرمان کدامین خرد ست اردو بلکہ ہم کہتے ہین کہ البتہ معجزے سارے پیغمبرون علیہم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزہ کے جیسے کہ ذکر کیا گیا جسقدر کہ زمانہ کھینچا جاویگا انکا ضعف بڑھتا جاویگا اسواسطے کہ زمانے کے کھینچنے سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی ہے لیکن قرآن مجید کا معجزہ اسکے برعکس ہے اسواسطے کہ زمانے کے کھینچنے اور دراز ہونے سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہین یعنی اگلے بلیغون کی تصنیفات پڑھکر اور جبکہ بہت سے بلیغ اقرار کرتے ہون کہ فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہین سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہین اور سوا اسکے معجزہ جو موجود ہو ویسا ہی جیسا کہ اول تھا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی تر ہوتی جاویگی مترجم کہتا ہے کہ درمیان معجزون پہلے پیغمبرون کے اور درمیان اس معجزہ دائمی قرآنی کے جو تفاوت کہ ہے قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانہ مین تولنے کے قابل ہے

کہ ایک یعنی انبیاء گذشتہ کے معجزے زمانہ کے دراز کھنچنے سے ضعیف ہوتے جاوین اور مخفی اور اس معجزہ
کے جسقدر زمانہ گذرے اور وقت کھنچے استواری زیادہ ہو دریں صورت قوی ہوا یہ معجزہ
موجودہ اور ضعیف ہوگئے گذشتہ معجزے دوسرے پیغمبرون کے پس گذشتہ ضعیف اور معجزات
کو سچا مان کر اون معجزات والون پر ایمان لانا اور دائمی معجزہ موجودہ حال کو جسکا اعتماد اور جرأت
جسقدر کہ زمانہ گذرے بڑہتا جاوے انبیاء پیر اور راہنما قرار نہ دیکر گمراہی مین رہنا کونسی عقل کا
مقتضا ہے اور کونسے انصاف کا حکم عربی ومن ھنا یعلم سر کون ھذا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیرہ من الانبیاء اذ تبعد عہدھم سبب لضعف معجزتہم
الی ان ینتھی الی زمان لا یحصل العلم عن معجزھم فوجب علی اللہ تعالی ارسال
نبی اخر ومعجزۃ اخری کیلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل بخلاف
ھذا النبی صلعم وھذہ المعجزۃ فانھا باقیۃ الی یوم القیامۃ کما کان اولا بل
اقوی فلا حاجۃ الی نبی اخر ومعجزۃ اخری الا ابد الاباد فلیس ھذہ المعجزۃ
کمعجزۃ سائر الانبیاء ومن انکر اعجازہ فھو کمن انکر اعجاز سائر المعجزات بعد ان رآہ
بعین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی واز ہمین جا ہویدا میشود و بر میگشاید نہال
راز کہ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم چرا خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چرا باین پایہ نرسید پس
دانستہ باد کہ دوری زمان آنان سبب میشود مر ضعیف شدن معجزات آنانرا تا اینکہ
منتہی میشود بروزگاریکہ دران حاصل نماند علم بمعجزات آنان یعنی از معجزات آنان نشانی جز
حکایت باقی نماندہ است وحکایت بہ تمادی زمان وطول آوان روز بروز ضعف وناتوانی
می پذیرد وآخر این ضعف را کار بجای میکشد کہ مردم آن روزگار را آگاہی نماند بمعجزات آنان
پس واجب شود بر ایزد تعالی فرستادن پیغمبری دیگر ونازل کردن معجزہ آخر تا مردمان را
حجت تمام نشود بر ایزد تعالی بعد از رسولان یعنی اگر او تعالی رسول نفرستد بر تصدیق
چنین رسول معجزہ ہرگز ہیچ مر انرا عذری وحجتی پدید آید کہ خداوندا اگر رسولی از تو برما رسیدے
شرک وکفر بکار نمی گزیدیم آن فرستادہ تو مارا بتوای خداوندگار راہ نمود وچون تو پیغمبری کہ مارا
بتو راہ نماید نفرستادی بشرک وکفر در شدیم غرض باین سبب سلسلۂ نبوت متسلسل بود بخلاف

این نبی واین معجزه پس هر آئینه باقی ست تا روز قیامت آنچنانکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر وانزال معجزه آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه
یعنی معجزه قرآنی چو معجزه دیگر پیغمبران نبوده است و کسیکه اعجاز این معجزه را انکار شود پس بودن
آن کس مانند کسی که انکار بکار آرد از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
بلکه قوی تر آنچنانکه بشناختی مترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل اقوی کما عرفت خواهان تحقیق
بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پیدا نی نمانا دکه مراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
همین ست که اگر راست پوشی از راه دریابش بدور افتاده چنین معجزه قرآنی را که بوضوح براهین
موجوده وظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیده ادراک و مرئی چشم دریابش ست واز چشم
بدا تنها بین بسوی حکایت کسی افتقاری واحتیاجی و بروایت متنفسی بالشی و نیازی ندارد
دیده و دانسته انکار کند بجانا بیگمان در شماره آن کسان برشمرده گردد که معجزات پیشین پیمبران
را خود بچشم صورت بین می دیدند وانکار می ورزیدند از بهر این که این معجزه موجوده قرآنی
وآن معجزه پاستانی در نفس معجزیت اشتراک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
نبوت از آوردن مانند آن فرومانندگان وزبونان بودند ومعهذا در اصل معاینه ومشاهده
هم مشترک از بهر آنکه آنچنان که آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند همچنین این معجزه را بدیده عقلی
نگریستن میتوان فرق همین ست که آن دیدن طرفة العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدید نماند
همچو اژدها شدن عصای موسی وزنده شدن مرده باعجاز عیسوی واین دیدن هر زمان موجود از زمان نزول
قرآن الی الآن بجان اعجاز نمائی وراست برکشائی دل ودیده بحیرت اندازاولی الالباب ست
پس بالضرورة وبالبدیهة موجود اقوی میباشد از معدوم ومسموع وفرق دیگر آنکه ادراک معجزات
ماضیه پیشین پیغمبران تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصا بصورت ثعبان و
همچنین دیدن شفایابی مبروصان واعمیان ودریابش معجزه قرآنی متعلق بکمال عقلی وخود ظاهر
که معقول اشرف واقوی میباشد از محسوس که بشائبه اوهام حکم کردنش در نخستین پایه تصدیق
واذعان برشمرده نمیگردد بر خلاف حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اقوی احتیاج آن محول کرد بمذکور فیما سبق که بمراد دور گردد

شفقت تاں زکلفت احتیاج بپیشین مبر گز ورش خواعدش بر کنا دیم بیاری دانا وتوانا خداوند ارد
اور اسی سے کہاتا ہے سبب خاتم النبیین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
نہ آنا دوسرے پیغمبر کا پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام مین اسکا بیان یہ ہے کہ دور دراز بعید ہوتے جانا
پیغمبرون کے زمانون کا اونکے معجزون کے ضعیف ہونیکا سبب ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ایسا زمانہ
آتا ہے کہ جسمین بالکل اونکے معجزے نامعلوم ہوجاوین یعنی طول مدت کے سبب سے یاد بھی نرہین کہ
کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوا تھا یا نہین اور جب دست معجزے یاد سے جاتے رہتے ہین مین نبوت
کی دلیل کہان اس حالت مین واجب ہوتا ہے اوپر سبحانہ تعالی کے یعنی بوجوب تفضیلی بھیجنا دوسرے
نبی کا اور اوتارنا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیونکو حجت پیدا نہو اوپر اللہ تعالی کے ان رسولون
کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبرون کے معجزے جو تھوڑی سی دیر یعنے بعد نزول کے صرف حکایتین
اور روایتین اونکی رہجاتی ہین اور وے سب بے نشان ہوجاتے ہین یاد سے جاتے رہین اور نبوت
کی دلیل بے نشان ہوجاوے اور شیطان کے بہکانے سے پچھلے زمانیکے آدمی شرک کا فرید کار بنجاوین
تو درینصورت اللہ سبحانہ وتعالی نے بمقتضاے رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اوپر واجب کیا دوسرے
رسولونکا بھیجنا اور اونکی نبوت کی تصدیق کیواسطے اور معجزون کا اوتارنا کسواسطے کہ اگر ایسا نہو یعنی
نہ کوئی اور رسول بھیجا جاوے اور نہ کوئی معجزہ اوتارا جاوے تو بیشک آدمیونکو حجت پیدا ہوسکتی
ہے اوپر خداوند تعالی جلشانہ کے کہ بسبب نہونے کسی پیغمبر راہنما کے ہم توحید اور نیک کرداری سے
محروم رہے اور شرک اور بدکاری مین پھنسے پس بمراد اتمام حجت اور باقی نرکھنے عذر کے ایک رسول
کے بعد دوسرے رسول کا بھیجنا قرار پایا ہے اور اونکی نبوت اور رسالت کی تصدیق کیواسطے ہر ایک
نبی کے زمانے مین معجزیکا ظاہر ہونا برخلاف ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور نیز بخلاف اس معجزہ قرآنی کتاب فرقانی کے بیشک یہہ باقی ہے قیامت کے دن تک
انشاء اللہ تعالی جیساکہ تھا اول یعنی آسمان سے اوترنے کے وقت بلکہ زیادہ قوی پس حاجت نہین
طرف دوسرے نبی کے بھیجنے اور دوسرے معجزے اوتارنے کیطرف یعنی جب حجت خداوندی یعنی
قرآنی معجزہ ابتک ویسا ہی موجود ہے جیساکہ اپنی اعجاز نمائی مین اول تھا اسواسطے نبوت موجود یعنی
نبوت عامہ اور رسالت کا نفوذ درینصورت اگر اللہ سبحانہ وتعالی جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہونے

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بھیجے اور اوس رسول کی رسالت کی تصدیق کیواسطے دوسرا معجزہ اتارے تو ظاہر ہے فائدہ کام متصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام کا ظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جبتک یہہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہین اور یہہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس ابدتک حاجت نہین طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہین ختم نبوت اور سیادت رسالت کے جسکے ساتھہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالے کی برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص سرفراز ہوئے کسی دوسرے نبی ورسول کو یہہ منصب جلیل نہوا یہہ مرتبہ نصیب نہوا پس اس تقریر سے کہل گیا بہید ختم نبوت کا پس یہہ معجزہ نہین مانند معجزوں دوسرے پیغمبرون کے یعنی وے معجزے موجود نہین یہہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر ہوسکتا ہے ساتہہ موجود کے قولہ ومن انکر یعنی جو کوئی ناسمجہہ یا سمجہہ دار ناانصاف اس موجود معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہو مانند ایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہو سارے معجزون سے بعد اپنی آنکھونسے دیکھنے کے جیسا کہ تونے پہچان لیا مترجم کہتا ہے کہ مولف رحمہ اللہ کا یہہ قول بل اقوی کما عرفت چاہتا ہے تہوڑا سا بسط کلام مناسب مقام جیسا کہ مین کہتا ہون اللہ سبحانہ وتعالے کی توفیق اور عنایت وہدایت سے پوشیدہ نرہے کہ مراد حضرت مولف رحمہ اللہ تعالے کی یہہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجہہ یا سمجہہ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اوسکے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر ہین اور جونکہ خود بذاتہا ظاہر اور آشکارا ہین کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہین کہ جس سے اسکی معجزیت بیان کیجاوے نادیدہ نادانستہ شمار کرے وہ تو ایسا ہے جیسا کہ اوس نے اگلے پیغمبرون کے معجزون کو دیکہکر انکار کیا ہو کسواسطے کہ دیکہے جانے مین یہہ معجزہ قرآنی اور دوسری معجزے اگلے زمانے کے برابر ہین فرق اتنا ہی ہے کہ اون اگلے معجزونکا دیکہا جانا ایک ساعت کا تہا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیون نے جو وہان حاضر ہونگے دیکہہ لیا اور پہر دم بہر کے بعد وہ بے نشان ہوگیا دیکہنا کہان جیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسی کے عصا کا کہ اوسی مجمع کے حاضرون نے اپنی آنکہون سے دیکہا وہ بہی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا دریا ہی ہوگیا جیسا کہ تہا سانپ کیصورت نرہا تو اس معجزے سوائے حکایت اور روایت
کے باقی نہین اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسعہ آیات جیسے ٹڈیونکا آنا اور قبطیون
کے کہیتون کو کہا جانا اور ایسے ہی مینڈکونکا عاجز کرنا قبطیونکو اور باقی دوسرے معجزے جو
آتی اور ساعتی تہے اور علیٰ ہذا القیاس حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا اندہے کو سوانکہا کرنا جذامی
کو چنگا کردینا مردے کو زندہ کردینا کئی آدمیون نے دیکہا بلکہ بعضے معجزونکو تو اون حضرت کے
ایک دو حواریون کے سوا نہایت دس گیارہ تک اور کسی نے نہ دیکہا الغرض باوجود شرکت ان
دونون کے دیکھے جانے مین بل توی تر ہوئے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکہون کروڑون
اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکہہ رہے ہین اسکا انکار کرنا اور اون معجزون بے نشان
کا اقرار کچہ معنی نہین رکہتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اون معجزون کو بہی اگر اپنی
آنکہہ سے دیکہتا تو اون سے بہی انکار کرتا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکہتا ہے اور اوسکی
معجزیت کا منکر ہے چونکہ اون معجزون کی حکایتین سنی ہین یاد رہی ہین اسواسطے اون کا
اقرار کرتا ہے اور آنکہہ سے دیکھے ہوئے کا انکار یہ امر عجیب ہے ومنہ یظهر ایضا لزوم
کون معجزۃ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقاءھا وما بقی نوعہ منحصر فی ہذا
الفرد اذ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فہذا ہو السر فی کون معجزۃ
من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذہ المعجزۃ لا تصلح لغیرہ والا کانوا خاتم
الانبیاء ولا معجزۃ الغیر یصلح لہذا النبی والا لم یکن خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی
الابصار فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ **فارسی** و از ہمین ہویدا میشود از
لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیا از جنس کلام بود نہ از غیر کلام از بہر لازم بودن بقای جنسی وانچہ
کہ باقی ماند نوع آن منحصر است درین فرد از بہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال میباشد پس آن غیر
کہ در معرض زوال بود صلاحیت ولیاقت ندارد از بہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء و ہمین راز
پنہان ست در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہ وعلیہم السلام
و ہر آئینہ آن ہم ہویدا میشود کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت وشایستگی
ندارد باینکہ معجزہ قرار یابد بہر نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء ور نہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیا

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر بجز خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء شوند و این هم بویدا گردید که معجزهٔ دیگر پیغمبران یعنی آنچه از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد معجزه شدن را بهر این نبی یعنی خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر هیچ معجزهٔ دیگر پیغمبران معجزهٔ خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء نباشد پس هوش پذیر بیدای بابینشان پس هر آئینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصهٔ کلام همین ست که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم ست یعنی هرگاه حکمت ایزدی جل شانه اقتضا کند سلسلهٔ نبوت یک نبی خاص تا دامان قیامت دراز کشد و بعثت نبی دیگر منتهی گردد درینصورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار یابد معجزه دهند که سپری نشود و زائل نگردد هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدیدن آن معجزهٔ موجوده سپری ناشده بتصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیاء سعادت یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجود ندهند جز خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کاملان فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت برآوردن هیچ آن کلام قدرت نداشت و ندارد معجزه قرار یافت بهر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعنی قرآن مجید که فصحاء عدنان و بلغاء قحطان با وصف یگانه روزگار شمرده شدن آنان در جواب کلامی در غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سراسر درماندند و الی الآن بهمان اعجاز کشای ست که بوز والی بیراموش نگشته تغیری براه پسویش ناکشاده همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم ست چه درصورت موجود بودن معجزهٔ مصدقهٔ رسالت وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لاسیما مرسلی برسالت عامه بعثت رسول دیگر ظاهر امنافی حکمت و دانا خداوندگاری نکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس معلوم شد تلازم در میانهٔ استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدیدار آمد که معجزهٔ حضرت خاتم النبیین راس المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم اجمعین قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود ست و چون این معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوة والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر باین تقریر اهل ایمان را بسوی معجزات دیگر سوای قرآن مجید که بشماره الوف مردم زاد صدور و ورود ظهور آن ازین خلاصهٔ عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی اللہ تعالی علیه

وسلم دائمی نماند وباقی نیست چه آن معجزات بمچو معجزات انبیاء سابقین سپری شدند وابن نیز موجود است این نقد بگیر واز آن کہین گشته ونابود شده دست بدار آ ردو اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری اور ناگزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلامی ہی کی جنس سے ہو نہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جسکے نوع باقی رہے کلامی ہی ہے اس فرد مین منحصر ہے اسواسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض مین رہتا ہے اسواسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہین ہو سکتا ہے بسبب زوال پذیر ہونے معجزہ کے باوصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت اور قابلیت نہین رکہتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس یہی بہید ہے معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے مین غیر جنس سے اون معجزون کے جو تہے واسطے سارے پیغمبرون کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہین دیا گیا کسی پیغمبر کو سواے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہین رکہتا معجزہ ہونے کیواسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہین تو وے خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکہتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہین تو یہہ خاتم الانبیاء ہوون پس ہوش پکڑ واے ہوشمند وپس تحقیق حجت الہی تمہارے اوپر پوری ہوئی قیامت تک مترجم کہتا ہے کہ خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی مین تلازم کی نسبت ہے یعنی ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہین دیا جاتا مگر اوس نبی کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکہین خداوند تعالے کو منظور ہوا اور جس نبی کی نبوت دائمی نہو اوسکو یہہ دائمی معجزہ نہین دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہیے کہ جس نبی کو خاتم الانبیاء قرار دینا منظور ہوتا ہے اوسکو ایسا معجزہ نہین دیتے جو زوال کے معرض مین ہو یعنی معجزہ غیر دائمی کسواسطے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس درصورت زوال کے نشانی اور مصدق اوسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہو اسیواسطے خداوند تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ تعالے باقی رہیگا اور یہہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہین دیا کسواسطے کہ سواے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکہنی منظور اور مقتضای حکمت الٰہی
نہ تہی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بہی ہزارون معجزے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اوس جنس سے ظہور مین آئے جس سے جو معجزے تہے اور پیغمبرون کے مگر مصدق
نبوت دائمی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہی دائمی ہمیشہ تا قیامت
موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت مین یہی
معجزہ کافی ووافی اور دوسرے معجزات صادرہ کیطرف حاجت نہین جسکے دلکی آنکہین کہلی
ہون وہ دیکہے جسکے کان سننے کے ہون وہ سنے جسکا دل غفلت کی نیند اور نا انصافی
نشہ سے ہوشیار ہو اور بیدار ہو وہ سمجہے بوجہے اور اصل تو یہہ ہے کہ جسکو اللہ تعالے سیدہا
راستہ بتاوے وہی شخص راہ پاوے عزوجل واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

وغایة جوابکم انا لا نعلم اتفاق العرب وفصحائهم علی عدم امکان الاتیان
بالمثل ففیه اولا النقض بان الجاهل بالسحر والطب ایضا لا یعلم اتفاق السحرة
والاطباء علی العجز عن الاتیان بمثل ما اتیا به وثانیا انه یکفی للعلم اتفاق من یجزم
العقل بعدم تواطئهم علی الکذب کما یکفی ذلك فی حق الاولین ایضا وذلك
یحصل بفحص قلیل فعلیکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا
القول عنا مستفید فان لجاج طباع العرب اظهر من الشمس ونداء فقهائنا علی الملا
بوجوب تحدی القرآن علی کل احد ابین من الامس ومع ذلك اتفقوا علی الایمان
به بهذه المعجزة فکیف یبقی الشك فیکم ایها الناس فاتقوا الله لعلکم تفلحون فارسی

وپایان جواب شما این بود کہ ما نمیدانیم یعنی آگاہ نیستیم بمتفق شدن عرب وفصیحان آنان بقدرت
نداشتن خود ہا برآوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس در آن یعنی در جواب شما
اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ ناآگاہ از فن سحر ونادان از فن طب نیز نمیدانند
اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسی ونیز اجماع واتفاق ہمہ طبیبان یعنی
در معجزات منسوبہ بموسی وعیسی علیہما السلام بہ عاجز شدن خود ہا از آوردن مثل آنچہ کہ آن دو
یعنی موسی وعیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این است کہ شما بہ نبوت حضرت موسی و

نیز بنبوت حضرت عیسی ایمان دارید و استدلال شما در اثبات نبوت این هردو علیهما السلام همین است که از
ایشان کارها بظهور رسید که دیگران جز این هردو از آوردن مثل آن زبون شدند پس بمقتضای این استدلال
گفتن می توان که مارا معلوم نیست که ساحران آن زمان سراسر عاجز و زبون شده باشند از تقلیب عصا به
پیکر حیه یا طبیبان آن عصر زبون شده باشند از زنده کردن مرده پس جواب شما چه باشد و در همین جواب
بر سبیل حل و کشف حال چنین که اتفاق کردن گروهی که بر دروغ متفق نشدن آنان عقل بالجزم میداند
بسنده است و کفایت میکند بر حصول علم بصدق نبوت آنچنان که کفایت میکند همین در حق آن دو اول
یعنی موسی و عیسی علیهما السلام و این حاصل می تواند شد بامری که از پژوهش و جستجویش بر شماست جستجو
که بکارش گیرید تا شمارا هم علم حاصل شود با آنکه راستی این گفتار از شما فائده بخش است که هر آئینه منش عرب
با اصرار و درشتی ست هویدا تر از خورشید و به بانگ بلند آواز کردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معارضه
بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پیدا تر است از دیروز گذشته بر هر کسی و با این همه متفق شدند بر ایمان
آوردن بآن نبی صلی الله علیه و آله وسلم بهمین معجزه پس چگونه باقی ماند شک در شما ای مردمان از خدای تعالی
بترسید تا که فلاح یابید مترجم گوید که گفتار مولف رحمه الله تعالی متضمن است سه گانه جواب را نخستین بر سبیل
الزام و دو دیگر بر سبیل حل یکی باین تقریر که خود از قول شماست که عرب درشت منش و با اصرار اند پس خود
ظاهر است که مردم درشت طبع تا وقتیکه خود به بن بوداز و ماهیت کاری سخنی نمی رسند تصدیق نمیکنند
و آنان بدیدن چنین معجزه برسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ایمان آوردند پس حقیقت این معجزه ظاهر شد و بر تقدیر
حقیقت معجزه صدق رسالت و نظر بوجود شهود و استدامت معجزه ختم نبوت و عموم رسالت پیدا و هویداست
جواب دیگر آنکه خود همه میدانند و سراسر آشکار است که علمای اسلامیه در هر زمان و هر اقلیم به بانگ بلند ندا بر کشند
که هر کرا در اعجاز قرآن مجید انکار یا شکی بوده باشد او معارضه و تحدی پیش آرد و اقصر سوره مثل قرآن مجید
در غایت درجه بلاغت و احتوا بر مقاصد جمه و احاطه مصالح و مآرب عالیه که کفیل خوبی هر دو جهان تواند
شد بیارد و کس نمی آرد پس از این هم صدق رسالت و حقیقت معجزه همه هویدا شد زیرا که هر که دلیل خود را
استوار نمی داند چنین بی باکانه در معرض تحدی مخالفان دین را که اطفاء نور قرآنی در سر داشته باشند نمیخواند
بل نظر به ضعفش مستدل بر خود مخالفانه گفتار میکند پس و همین دلیل اینست از کلام که بر سبیل حل پس از الزام
گفته شد اردو غایت مرتبہ جواب تمہارا یہ ہوگا کہ ہم نہیں جانتے کہ عرب اور اونکے فصیح بلیغ متفق

ہون اس امر پر کہ دے عاجز ہین ایسے کلام لانے سے پس اسمین جواب اول تو ادپر طریقہ الزام اور نقض کے یہہ ہے کہ ناواقف سحر کے فن سے اور ناآگاہ طب کے علم سے بہی نہین جانتا کہ سارے ساحر اور ہمارے طبیب عاجز ہوئے تہے لانے سے ایسے کامون کے جیسے کہ دے دونون یعنی حضرت موسی وعیسی لائے یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر ہمکو بالیقین معلوم ہوجاوے کہ زمانے مین موسی علیہ السلام کے سارے ساحر عاجز ہوگئے تہے سانپ کو اژدہا بنانے سے یا زمانے مین حضرت عیسی کے سارے طبیب عاجز ہوگئے تہے مادرزاد اندہے کو سوانکہا کرنے سے اور اونہون نے بالاتفاق بیان کیا تہا اپنا عاجز ہونا ایسے کامون کے لانے سے اور اقرار کیا تہا کہ یہہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہین رکہتے تو مین ان دونون پر ایمان لاتا ہون لیکن مجہے معلوم نہین کہ سب ساحرون اور طبیبون نے اپنا عجز ظاہر کیا تہا اور مینصورت مین کیونکر ان دونون پیغمبرون پر جنکی نبوت کے تم قائل ہو ایمان لاسکتا ہون پس جو تمہارا جواب ہوگا اس شخص کو وہی جواب ہوگا ہمارا تمکو فقط اور مین جواب بر سبیل حل کے اول بقولہ انہ یکفی یعنی ایسے اور اسقدر آدمیونکا کہ جنکی نسبت عقل حکم جزمی کرتی ہے جہوٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت کرتا ہے اون دونون کے حق مین ایسا ہی کفایت کرتا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین اور یہہ امر حاصل ہوسکتا ہے تہوڑی سی جستجو سے پس تم کرو جستجو یعنی جب ہمکو معلوم ہوجاوے کہ لاکہون آدمی اہل عقل خداپرست سچے متفق ہین اس امر پر کہ سارے عرب اور اونکے کامل البلاغۃ تمام ہوگئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہہ اتفاق اونکا ہمکو علم جزمی دیتا ہے اوپر صدق اس امر کے کہ بیشک سارے عرب اور اونکے فصیح وبلیغ عاجز ہوگئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ مسیحیون نے بہی ایسے ہی تواتر سے دریافت کیا سچا ہونا موسوی اور عیسوی معجزون کا مع اسکے کہ یہہ امر تم ہی سے ہمکو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہین یعنی جبتک آپ خوب سمجہہ بوجہہ نہین لیتے نرم طبعی سے کسی بات کو قبول نہین کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجہہ بوجہہ نہین لیا ایمان نہ لائے ہان جب یہہ دائمی معجزہ دیکہا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہہ بہی دلیل ہے اوپر صدق اس معجزے اور سچے ہونے دعوی نبوت کے اور پہر یہہ جواب دوسرا ہے بقولہ و نذار فقہا ء الاسلام یعنی ایک یہہ بہی دلیل ہے کہ علماے اسلامی ہر زمانے مین اور ہر ملک مین بلند آواز سے پکار کر کہتے ہین کہ جسکو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزہ ہونے مین ہو اوسپر واجب ہے مثال صفہ اور تحدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے پس باوجود ایسی مبادرت کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفوں
میں سے باوصف تحصیل الفنون بلاغت کے درستی بھی ادنی جاہئے ایسی آئین کے جو تقلید قبول
کی جو تحدی کے مقام میں اور معارضہ کے میدان میں اگر نہیں کھڑا ہوتا یہ بھی بڑی دلیل حقیت اُس
دائمی معجزہ کی ہے اور یہ دونوں امر یعنی عرب کا ایمان لانا باوجود کمال حب طبع کے اور بند کرنا علماء
اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گذرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور متحقق ہے پس کیونکر
باقی رہ سکتا ہے تم میں شک اے آدمیو اللہ تعالے سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ **عربی** وایضا معجزۃ
هذا النبي لا يكون الا من العقليات وادراكات العقل عند اهلها بخلاف معجزتهما فان
معجزتهما متعلقة بالامور الحسية والتصرف فيها عند اهلها وبالجملة ليس لمعجزاتهما
جهة قوة الا من جهة ان الف العوام بالمحسوسات اكثر من الفهم بالمعقولات لكن لا شك
ان الف الخواص ونظرهم في المعجزات المعقولة اقوى من المحسوسة فمعجزات الاولين
اقوى في نظر العوام ومعجزات الاخير اقوى في نظر الخواص واذا قد ثبت قوة معجزة
القرآن بالنسبة الى معجزات سائر الانبياء من وجوه شتى فلو لم يكتف بها بعض الظالمين
طلباء للاتيان بامثال معجزات سائر الانبياء فاولئك الذين يستبدلون الخير بالذي
هو ادنى وهم بالاعراض عنهم احرى فاذا اعرض عنهم النبي او علق مطلوبهم على مشية
الله تعالى فلا حرج عليه اذ مثلهم كمثل الذي استقنع بنور السراج في رابعة النهار و
ما كان غرضهم الا التحكم وتعنت على الله تعالى بل انه تعالى لو اعطاهم مطلوبهم فهم
لا يومنون ولا يعترفون بل كانوا يطلبون ثالثا ورابعا وهكذا مع انه لا فائدة فلا يفعله العاقل
فضلا عن الحكيم على الاطلاق **فارسی** ونیز معجزۂ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
و دریافتن خرد بہار تعقل معقولات نزدیک اہل خرد است یعنی معقولات را وقعی و اعتباری ہست بر
ارباب عقول عالیہ برخلاف معجزہائے آن دو یعنی حضرت موسی و عیسی علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
آن ہر دو متعلق اند بامور حسی یعنی کارہائیکہ بحواس ظاہری چون دیدن و شنیدن و شمیدن و چشیدن
و لمس دیدن وابستگی دارند و تصرف در آن نزدیک اہل آنست و بالجملہ مر معجزات آن دو را جہتی در
قوت نیست مگر ازین حیث کہ انس و الفت عوام الناس بامور محسوسہ بیشتر میباشد از اندیشیدن و

دریافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که بتصور عقلیات ممارست و مهارت بهم نرسانیده باشد
هنگام تفکر و تعقل عقلیات کلفتی بهم میرسد و شقتی در میگیرد بخلاف حسیات که عقل دریابش و قوهٔ متفکره
را دقتی و صعوبتی پیش نمی آید و لیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوارتر میباشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقول
در عقلیات بترتیب نقائض و عکوس و نتایج آن مایه دقتها بکار می برند و موشکافیها به بیدآگهی آرند
که خطای در آن واقع نمی شود و حقائق نفس الامریه برگشاده میگردد پس اصل حال استوارتر پیدا و هویدا میشود
پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسوی قوی تراند در نظر عوام از بهر آنکه دریابش آنان خود
منتهی میباشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند چه دیدن مردم عصای موسوی را که یکایک به پیکر
مار پیکر بسته نمودار شد سپس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
مسیح علیه السلام کور مادرزاد را پس بعین چشم دید خود را یا شنیده و را از جم غفیر همه استوارتر در راستی
گمان برده بدل می پذیرند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه وسلم قوی تراند در
تفکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقول زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عقم و انتاج اشکال قوتش
باستواری می آرند و هرگاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزهٔ قرآنی نسبت معجزات همه انبیا
علیهم السلام بوجوه متعدده متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغیر آن از زمان نزول الی الآن
و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده درینصورت اگر لختی از ظالمان
یعنی کفار ستم روادارندگان بر نفسهای خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمان آنان باشند که بدل میکنند خوبی و
بهتری را بکمترین یعنی کمترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین را از دست می دهند پس چنین کسان از آن
اند بروبرتافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه وسلم از ایشان روبرتافته یا مطلوب آنان را به
مشیت ایزدی و ارادت او تعالی محول کرده باشد درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
همچو مثل کسی ست که هنگام نیمروز روشنی پژوهد گردد از چراغ و غرض آن ظالمان از چنین پژوهش نبود
مگر تحکم بر خداوند تعالی و تعنت یعنی زیان دیگری خواستن بکاری که در آن این زیان خواه را نیز
زیان منطوی و مندمج بود بلکه ایزد تعالی اگر این خواستهٔ ایشان می بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

بار خواست نخست وقائع نمیشد هم دوم بار و سوم و چهارم و همین سان خواست خود باز بازی
میگشت پس در این صورت فائده مترتب نمیشد پس مرد با خرد چنین نمیکند چه جای دانا حکیم علی الاطلاق
مترجم گوید که با ایضاح قول مصنف رحمه الله تعالی بآنکه معجزه هذا النبی لا یکون الا من العقلیات
شایان افزودن باظهار مآرب عقلیه و مطالب غامضه اگر بایست تا که نگرندگان این رساله عجاله را
سودی بخشد ان شاء الله تعالی بناء علی هذا گوییم که بر خردمندان یزدان پژوه که دل با انوار خرد رخشان
و طبع بلمعات قدس تابان دارند روشن تر از خورشید در نیمروز است که خواسته از بعثت انبیاء و مقصود
از رسالت رسولان راستی برکشا همین میباشد که از ناسزا و لا ینبغی برکنار بوده نیک اندیشه و
پاک کردار و ستوده گفتار آفریدگار خود را نماز و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را آرایش و انتظام جهان
پدید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند و هرگاه برسیدن اجل مقدر و معهود این
خاکی نشیمن بگذارند بغیر از این جهان در پاک مینو جاویدان جاوید شادمان زیند و این مقصود
حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام نخستین مبعوث فیهم و مرسل الیهم
یعنی است خود را از خشم خداوند شدید العقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر سیآت و قبائح برکنار
مانده از رذائل که ناستوده خوها باشند و نیز ناپسندیده اعمال بدور کرده مانند و آئینه دل از زنگ خواهشات
شهویه و غضبیه که محرک بسوی ارتکاب ناستوده کردار و گفتار و ناراست اندیشه میشوند پاک زدایند و
بر جای این رذائل زائله فضائل و شمائل رضیه برنشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
شود و بعد ازاله رذائل اخلاق و قبائح اعمال و قوت عاقله که نظریه و دیگری عملیه را پیرو شوند پس بوساطت
قوت نظریه عقاید حقیه که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش شوند و بوساطت عاقله عملیه دانسته را بکار کرد
آرند از حسنات و طاعات و چنین آموزش و اقتدای تحقیق میسر نشود جز به تبعیت فرستادگان هستی خداوند
و تصدیق آنان و راست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از آن
بنده بخدا و عابد بمعبود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالاجمال والاشاره گفته شد و رنه تفصیلش
را صحف بیشتر بیشماره و کتب طویله الاذیال هم آنچنانکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
چنین مطالب عالیه و مقاصد غامضه در آیات چند علی سبیل الاستیعاب والاحتواء بروشنی در آورده
شده اند که تا بجا که بزرگان شد استخراج لطائف و استنباط رموز و غوامض ممکن چنانکه انموذجا یعنی بروش

نمونه دیباچه دو سه آیه ذکر کنم سفر اید جل جلاله عربی الٓمٓ ذٰلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين
الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقناهم ينفقون فارسی یعنی این کتاب
شک نیست در آن راهنمائیست از بهر پرهیزگاران و از خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بغیب
و راست می کنند نماز و از آنچه که ما روزی دادیم آنان را صرف میکنند گویم که متقین جمع ست متقی را
و آن عبارت ست از کسیکه از خدای تعالی جلشانه ترسیده نفس خود را از زیان دنیا و آخرت پاس داشته
ماندن در خواهد بترک سیآت و دور بودن از منهیات که سرآمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال زشت و کارها
بد باشند و ترک چنین قبائح مستلزم ست مر تحصیل اضداد آنرا چنانکه بترک شرک توحید و بترک کفر ایمان و
بترک فسق و فجور عفت و بترک ابلهی و بی خردی حکمت و همین سان فضائل و حسنات دیگر پس در یک
کلمه متقین اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفاصیل آن که اسفار حکمیه و صحف نوامیسی و کتب سماویه مطالب
این انوار و مکامن این اسرار اند پس آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الذين يؤمنون یعنی در اکتساب قوة عاقله نظریه میکوشند قوله يقيمون الصلوٰة یعنی آنان که پس
از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بکار می آرند که راس الحسنات که نماز باشد بجا می آرند بستایش که بنده را
اگزیر یست بجناب مولای خودش رسانی آرند و این است نفع لازمی و باز برین نفع لازمی هم بسند نکرده
نفع متعدی که اتفاق بود در روی آرند که از آن سپاس خداوند و مشورت بجا آرند و هم گوهران خود را که
مسکینان و ناتوانان و درماندگان باشند از مریضان و جسمانی آفت رسیدگان چون کوران و
لنگان و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و پیران به بینوائی زبون شدگان و امثال آنان
از جسمانی تکلیف بر کران دارند و از این دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند و از زائش دوست
از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر
و در قوله تعالی مما رزقناهم تعمیم ست اشاره و ارشاد بمردمان بانواع دستگیریها گوناگون و انجاح اعانت
درماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که ایزد تعالی او را بخشیده و ارزانش فرموده باشد مثلاً مال
بخشیده را بزکوة و صدقات و دیگر خیرات لبسته کار ارکاره برآوردن و درماندگان را چاره پرداز شدن و اگر علم
داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزگاری بکار بردن و اگر و سلطنتی یا ریاستی و وجاهت و
رفع بهره اوست بشفاعت حسنه ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل در کلمات قلیله موجزه مطالب را

دریافت پس اگر این عقلی معجز نیست دیگر چیست رقول تعالی ولقد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانہم لا یکذبونک ولکن الظالمین بایات
اللہ یجحدون یعنی ما میدانیم کہ اندوہگین میکنند ترا گفتار ایشان پس ایشان دروغگو نمی شمارند ترا ولیکن ستمکاران آیات خدا را انکار میکنند
اضاح کہ مشرکان قریش بمعجزہ و ستی حسد کہ بواسطہ نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بود
و بردن وحسد پنهانی بر ایشان می سوختند و بار صفت تصدیق خود با آسمانی کلام بودن قرآن مجید
بمقتضای نفس و سرتابی بر زبان نمی آوردند چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل مذکور ست ولقد صرفنا
فی ہذا القرآن من کل مثل یعنی ہر آئینہ بگردانیدیم و مکرر وارد کردیم بہر افزایش توضیح باز و فی
ہو یدائی دین ہر گونہ مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس سر برتافتند بیشتر مردمان مگر کفران و
ناسپاسی را وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا یعنی و گفتند کہ زنہار ایمان
نخواہیم آورد تا زمانی کہ بشگافی از بہر ما از زیر زمین چشمہ ساری و منبعی او یکون لک جنۃ من نخیل
وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی یا بود مر ترا باغی از خرما بن و انگور پس بشگافی در درون آن
نہرہا روان کردن و شگافتن فرد با ہمت دانشمند بسوی درون ہمی چنین حاسدان پی بردن نتوانند
کہ معجزہ و ستی حسد و عناد و زرد بی چشم از دیدن چنین تابان فروغ بکوری کشیدہ و چنین کم بہا سبک
زوال چیزہا را کہ باغی و نہری بود در می خواستند پس خواست ایشان شایش و قابلیت آن نداشت
کہ شنیدنش گوش فرا می توان داشت بپذیرفتن و بکار بر بستن خود امر دیگرست اُردو اور یہی معجزہ
ان نبی صلعم کا نہین مگر عقلیات سے یعنی معجزۂ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
حسی اور محسوسی نہین کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہو اور عقلی ادراکات ہوتے ہین اون کے
اہل اور لائقون کے پاس یعنی اہل عقل اور ارباب دانش کے نزدیک اوسکا اوقع اور اعتبار ہوتا ہے
اور بخلاف معجزون اون دونون یعنی حضرت موسی و عیسی علیہما السلام کے ہین بالتحقیق اونکے معجزے
تعلق رکھتے ہین ساتھ کامون حسیہ کے اور تصرفات اونہین یعنی امور حسیہ مین نزدیک اہل اوسکی کے
ہوتا ہے یعنی حسی کامونکو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجھ سکتے ہین معقول سے اونکو کام نہین ہوتا
ہے پسند کرتے ہین اور معتبر سمجھتے ہین اور بالجملہ اون دونون علیہما السلام کے معجزونکو کوئی جہت قوت کی
نہین مگر یہی جہت کہ عوام الناس کا نامالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتھ حسی کامون کے زیادہ ہوتا ہے
عقلی مطلبون کے سمجھنے سے لیکن شک نہین اسمین کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل و اصحاب فہم کی نظر
عقلی معجزون مین قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی معجزون سے یعنی عقلی معجزونمین اہل عقل قدرت

رکھتے ہین کہ نقیضین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بناکر خطا اور صواب مین تمیز کرلین اور نفس الامر
اور ما فی الواقع کو سمجھ بوجھ کر اپنے دلمین ایسا باندہین کہ مٹ نسکے اور دوسری سمجھ والونکو اسی طرح
سمجھا دین کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلمین ایسا بند ہوجاوے کہ پہر نہ کھل سکے اسواسطے
عقلیات مین انکا ثابت مستحکم اور ٹھیک ہوتا ہے پس اون دونون علیہما السلام کے معجزے تو عوام الناس
کی نظر مین زیادہ قوی ہین اور ان اخیر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص الناس کے نزدیک بلکہ
خواص الخواص کی عقل مین قوی تر ہین اور جب بالتحقیق ثابت ہوچکی قوت قرآن کے معجزے کی
بہ نسبت معجزون سارے پیغمبرون کے وجہون متفرقہ یعنی بہت سی وجہون سے جیسے زائل
ہونا اون معجزونکا اور باقی نرہنا اونمین سے سواے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کامون
سے ہونا اور حال یہہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہین عقلی کامون سے اور سوا اسکے اور وجہین جو
مذکور ہوچکین اور نیز بیان کیجا سکتی ہین اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
خود ظاہر ہے پس اگر بعضے ظالمون یعنی منکرون قریش نے جنہون نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو دوزخ مین ڈالا بہشت سے محروم رکھا اسی موجود معجزے پر کفایت نکی
اور دوسرے معجزون مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پس
وے آدمی تہے ویسی جو اچھی چیزون کے بدلے مین بری چیز لینا چاہین پس ایسے آدمی لایق ہوتے
ہین اس امر کے کہ ان سے موہنہ پہیرا جاوے درینصورت اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے اعراض
کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اوپر ارادہ الٰہی جل شانہ کے تو اسمین کیا ہرج ہے اور کون
نقصان اسواسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی ہر جو دن دوپہر چراغ سے روشنی ڈہونڈے اور اونکی
غرض نتہی سواے تحکم اور تعنت کے یعنی اللہ تعالےٰ کے اوپر حکم چلانا کہ جو جو معجزے وے چاہین وہی
نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمانمین ہنر اور زبان چابنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجو
جاننے اپنے ضرر کے یعنی یہہ بھی جانتے تہے کہ انکی نبوت سچی ہے درصورت انکار جہنم واصل ہوسکتے
ہین مگر پہر بھی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشون سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور نہین پکڑ سکتی بلکہ اگر اللہ تعالےٰ اونکی یہہ خواہش قبول فرماکر یہہ مطلب اونکا
دے بھی دیتا تب بھی ایمان نلاتے اور اپنے ایسے کامون سے باز نرہتے بلکہ تیسرا ہوتا اور اسی طرح

اینہی باتون جتنا اور جہانتک کرسکتے طلب کرتے باوجودیکہ اسمین یعنی انکی مطلب کے دیدینے مین امید دتھا بس ایسا کام یعنی اس حال مین اونکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقلمند آدمی بہی نہین کرتا جیسا حکیم مطلق جل شانہ مترجم کہتا ہے کہ مراد واضح کرنے اس قول مؤلف رحمہ اللہ تعالے کے و معجزہ ھذالنبی لا یکون الا من العقلیات ایک مثال لانا اس مراد سے کہ دانشمند بالانصاف کو بخوبی دلنشین ہوجاوے کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی معجزہ ہے جسمین مقاصد عالیہ اور مطالب نافعہ ایسے ہین کہ جنکے دریافت ہونے سے سعادتمند باہوش آدمی دونون جہانکی خوبیون سے آگاہ ہوسکتا ہے اور یہہ مطالب عالیہ نہایت درجہ کی رشاقت اور خوبی عبارت سے بیان ہوئے ہین اسطرح سے کہ اس قدر ہدایتین اور تعلیمین کہ طویل الذیل کتابین اونکے بیان کیواسطے کافی ووافی نہین صرف ایک دو آیتون مین ذکر کی گئین بلکہ بعض جگہہ صرف ایک دو کلمون ہی مین چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے مین مترجم ایک تتمیمہ اور تحفہ اسی خاص امر مین یعنی تفسیر بعض آیتون کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہوجاوے کہ بیشک ایک ایک قطرے مین لاکہون دریا سمائے ہین تالیف کرکے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دونگا انشاء اللہ تعالے اسوقت بہت مختصر بیان سے اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکہتا ہون واللہ المستعان فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ یعنی الٓمٓ حروف فواتح قرآن مین سے ہین جیسے نٓ والقلم وقٓ والقرآن والٓمٓ والٓرٰ وغیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی کتابون مین مفصل مذکور یہہ مقام تفصیل کا نہین ہے لیکن ہم اتنین صرف تہوڑی سی عبارت شیخ عارف کامل محی الدین بن العربی قدس اللہ تعالے سرہ کا ترجمہ اسکے باب مین مذکور ہوتا ہے اشارہ کیا ان تین حرفون سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہی طرف ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجد تحقیقی جل شانہ کے اور لٓ اشارہ طرف عقل فعال مسمی بجبرئیل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیتا ہے حضرت مبدا اعلے جل شانہ سے اور فیض دیتا ہے منتہی کو اور مٓ اشارہ ہے طرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہین اور اونہین کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے کہ پیدا کیے اللہ تعالے نے آسمان اور زمین ترجمہ یہہ کتاب شک نہین اسمین ھدی للمتقین

ہدایت ہے واسطے پرہیزگارون کے الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہین ساتھہ غیب کے یعنی اون کامون پر جو آنکھون سے پردہ مین ہین جیسے خداوند تعالے اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سیدہے اور ٹہیک پڑہتے ہین نماز اور اوسمین سے کہ جو ہم نے اونکو دی ہین خرچ کرتے ہین ترجمہ تمام ہوا اب تہوڑے لطیفے سننے چاہئین مخفی نرہے کہ پیغمبرون کے مبعوث ہونے اور رسولون کے بہیجے جانے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو بسبب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کہینچتی ہے وے چیزین جنکو اس تن کے باقی رہنے اور آفتون سے بچا رہنے کیواسطے مناسب اور ضروری سمجہی ہے اور نیز بسبب غلبہ قوت غضبی یعنی اوس قوت کے جو چاہتی ہے دفع کرنا اون چیزون کا جسکو اس جسمانی بقا کا مخالف اور منافی تصور کرتی ہے اس چندروزہ دنیا کے کامون اور زیادہ ہوسون مین ایسا مبتلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش پکڑتا ہے اور جبتک مرتا ہے سوائے لذتون جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علی الخصوص مہمات اخروی جس سے ہمیشہ کی زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہین آتی اسواسطے اپنے مبدا اعلے یعنی خداوندگار جل شانہ کا خیال بہی اوسکے دلمین اور یقین آتا آخرت کے مواخذہ اور بازپرس سے اوسکو کچہہ خوف نہو کر ہمیشہ حاصل کرنے مین جسمانی لذتون اور خام ہوسونکے اور باطل امیدون کے رہتا ہے یہانتک کہ اجل مقدر سر پر آکہڑی ہوتی ہے زبردستی سے گسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور جنت کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کبہی جو اوسکو اس جسمانی کامون کے اندیشون سے کچہہ منٹی فرصت حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بہکانے اور گمراہون کی تعلیم سے شرک اور کفر اور فسق و فجور مین پڑکر اوس غفلت سے بدتر مصیبت مین مبتلا ہو کر جاودانی عذاب سے معذب رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بمقتضاے اپنی رحمت کاملہ اور عنایت شاملہ کے راستہ ہدایت کا کہولا اور آدمیون ہی مین سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصب رسالت اور نبوت پر کہ وے طرف ایک خاص گروہ کے بر تقدیر نبوت خاصہ کے یا طرف ساری اولاد آدم کے بر تقدیر نبوت عامہ اور رسالت کافہ کے جا کر خدائی پیغام پہونچاوین اور اونکو ایسی ٹہیک اور درست تعلیم کرین کہ جس سے اپنے مبدا اعلے جلشانہ کو اوسکی کامل صفتون کے ساتھہ پہچان کر اوسی

پاک اسکیلیے خدا کو عبادت کرین اور اوسکی حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبیان اور حیات ابدی کے کفیل
اور دنیا او را خرتی کے عذابون اور جہنم کی عقوبتون سے نجات پانیکی دلیل ہون بجالا وین
اور جن جن عقیدون اور کامون سے اوس نے منع فرمایا ہو اوس سے بچین اور جیسی کہ اوس توانا
خدا کو رحیم و رحمٰن و کریم سمجھین ویسے ہی شدید العقاب ذی البطش بھی جانکر اوسکے مواخذہ سے
ترسان و لرزان رہین اور اوسکے حکم کے خلاف نکرین کہ جس سے دنیا مین نیک نام اور عقبی مین شادکام
رہین بہشت مین ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھہ بسر کرین اور چونکہ خداوند
جل شانہ نے بہشت مین پہونچنے نفس انسانی کا رستہ عبادت اور نیکیونکا قرار دیا ہے کہ جس سے
نفس انسانی کدورت اور ناپاکی سے پاک ہوکر اوس پاک ہمیشہ کے گہر یعنی بہشت مین رہے کسواسطے
کہ ناپاک کو پاک گہر مین آنے نہین دیتے اور عبادت اور نیکیونکا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھہ
درستی عقیدونکے جس سے شیطانی اغواسے بچکر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد مین نپڑجاوین
اور اسیطرح ٹھیک طرح سے جاننے اون باتونکا جنکا ضرور ہی پس یہہ جاننا اگر صرف جاننا اور یقین
کرنا ہو تو اوسکو نظر کہتے ہین جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالے ایک ہی خدا ہے اوسکے سوا کوئی
اور خدا نہین اور وہ حی قیوم علیم حکیم ہے اور علی ہذالقیاس دوسرے عقائد اور جو یہہ جاننا اسطرح
پر ہو کہ اوسکو جانکر جاننے کے موافق کام مین لاوین جیسے جاننا فرضیت صلوۃ اور زکوۃ کا کہ
انکو مفروض جانکر نماز پڑہین اور زکوٰت دین پس اسکا نام ہے عمل پس یہہ قوت ادراکی کہ جس سے
نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جسکے ساتھہ عمل تعلق رکھتا ہے اوسکو قوت عاقلہ
عملیہ کہتے ہین اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہین اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور
حکمت نظری عبارت ہے درمیانی مرتبہ اور اوسط درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ
ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کمی کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کیطرف کا
نام ہے افراط اور اوساط کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور ہر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہین اور
ایک وسط دونون طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہین ایکتو فراط
کیطرف جسکو تہور کہتے ہین یعنی بیجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جسکا نام جبن
اور نامردی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو وہان نادلیر ہونا اور اون انسکے

درمیانین درجہ ہے وسط کا یعنی موقع اور مناسب جگہہ جہان شریعت اور عقل حکم دین دلیری کرنا جیسے جہاد مین پس یہہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی ہذا القیاس دوسری فضیلتون کا حال جسکی تفصیل بہت طویل ہے بالجملہ دین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدون اور پاکیزہ خلقون اور اچھے کامون کے اور ان مقصدونکا حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر زائل اور دفع کرنے انکی ضدون کے یعنی دور کرنا وہمی اور نادرست عقیدون اور بری خصلتون اور ناپسندیدہ خلقون اور فسق و فجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تعالے رسول بھیجتا ہے نبی مبعوث کرتا ہے اور اسکو آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیاء علیہم السلام مین سے بعضونکو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت وانجیل وزبور وفرقان اور دوسرے صحف جو دوسرے پیغمبرون پر نازل ہوے جیسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پس جبکہ یہہ مقدمہ بیان ہو چکا تو اس آیہ کریمہ کی لطافت سنو کہ قولہ تعالے للمتقین متقین جمع ہے کلمہ متقی کی اور متقی کہتے ہین اوسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈرکر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدون شرک اور کفر اور برے کامون فسق اور فجور اور برے خلقون جیسے بخل اور نادلیری اور ابلہی اور وہمی خیالون سے اور جب ان رذائل سے محفوظ رہنا چاہیئے گا تو ضرور ہوگا اوسکو اچھے عقیدے سیکھنا نیک کام کرنا اچھی خصلتون اور پسندیدہ خلقون سے متخلق ہونا پس اس ایک کلمہ مین اشارہ ہوا طرف مطالب عالیہ کے جنکی تفصیل اور ایضاح سے طویل الذیل کتابین بھری ہوئی ہین علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ کے پس ایک کلمہ کو دیکھو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکھو پس یہہ معجزہ عقلی نہین تو کیا ہے اور اسکے سوا یؤمنون بالغیب اشارہ ہے طرف حکمت نظری کے اور یقیمون الصلوۃ اشارہ ہے طرف حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہہ ہوا کہ خداوند غنی مطلق نیایش پسند اور زاری دوست ہی اسلیے انکو نیایش اور بندگی کیطرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے ان بندونکو جو اوسکے آگے سر خاک پر رکھتے ہین اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہہ بندگی ادا کرتے ہین اسیواسطے فرمایا یقیمون الصلوۃ اور میسر سلوچیں رباوجودیکہ حرفون مین کم تھا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرما چکا تو ندار بلکہ ہمہ دسراسر آفان ... بار حاجت کی دستگیری کرو پس یہہ کلمہ مما رزقنا ہم کیسا عام ہے اس توضیح

ہے کہ جسکو جو نعمت اللہ تعالے نے بخشی ہے اوس مین سے دوسرونکو بھی بقدر مناسب دے جسکو مال
دیا ہے دے زکوۃ دیوے صدقہ دیوے قرض دیوے غرض محتاج مندونکی دستگیری کرے اور یہہ بھی
اشارہ کیا کہ اپنا سب مال نہ دے ڈالے کہ جس سے خود محتاج ہوکر مانگتے پھرے اسیواسطے فرمایا
ومما یعنی اوسمین سے کچھہ اور جنکو علم دیا ہے دے پڑھاوے جنکو معرفت کا علم بخشا ہے دے
معارف الہی سکھاوے جنکو حکومت دی ہے دے حکومت کا نتیجہ یعنی عدل اور انصاف اور
زیردستونکا آفتون اور ظلمون سے بچانا پس اسی مختصر آیۃ مین کیسے ارشاد مین کہ اگر اونکو اجمالاً
بھی بیان کرون تو یہہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہوجاوے درینصورت اس مختصر ترجمہ کے
دیکھنے والون کے ملال کا اندیشہ اور یہہ انمونہ کیواسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کیجاتی
ہے مؤلف رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین فلو لم یکتف بہا بعض الظالمین یعنی اگرچہ کفایت کی ساتھ
اس دائمی معجزہ قرآنی کے بعضے ظالمون نے - یہہ اشارہ ہے طرف بعضے مشرکون قریش کے جیسے ابوجہل
اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے اورون وغیرہ کے معجزے چاہتے تھے چنانچہ
سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے قولہ تعالے ولقد صرفنا فی ہذا القرآن من کل مثل یعنی اور تحقیق
ہم نے گردش دی اور پھرایا یعنی مکرر کیا اس قرآن مین ہر مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس انکار
کیا اکثر آدمیون نے مگر کفران نعمت یعنی ناشکری وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا یعنی کہا اونہون نے کہ ہم تجھہ پر ہرگز ایمان نہ لاوینگے یہانتک کہ تو چیر نکالدے ہمارے
واسطے ایک منبع اور چشمہ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی
یا ہو تیرا باغ چھوارون اور انگورکا پس تو چیر کر بہاوے اوسکے بیچ مین نہرین چیر کر بہادینا پس ایسے
حاسدون کم ہمتون بے عقلون کے قول کا جوایسے معجزہ عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور حیات
جاودانی حاصل ہوسکے ہمارے پیغمبرون کے معجزون سے اعلے تر نہ سمجھے اور محض حسد کی زبردستی
سے الٹی الٹی ناپسندیدہ خواہشین کین کیا اعتبار ہے وثانیا نقول علے سبیل التنزل
انا نقطع النظر عن المقدمۃ الثانیۃ والثالثۃ ونکتفی بالمقدمۃ الاولی فنقول لا شک ان
المعجزۃ لا تختص بنوع دون نوع ولا بشیٔ دون شیٔ بل کلما لا یقدر علیہ النوع وبلایت معہ
کان مقرونا بالتحدی ولا شک ان ہذا الشخص ادعی النبوۃ واتی بکلام

برخرید ودرشہری از شہرہا

بمثله وغير العرب لما لم يكن من اهل الفن فلا يطلع على اعجازه فلا يكون حجة عليهم فلا
يكون مبعوثا عليهم لكن حينئذ للمستدل ان يقول انه اتى بما لا يقدر عليه جميع العرب و
اعترفوا عن آخرهم بالعجز عن الاتيان بمثله نعلم منه صدق دعواه وبه ثبت نبوته
على العرب بخصوصه لتلك المعجزة واذا ثبت نبوته على العرب ثبت نبوته على الابيض و
الاسود لقوله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس وغيره من الآيات الدالة على وجوب
اتباعه على العموم اذ لا يحتمل الكذب في كلامه بعد ثبوت نبوته في الجملة لكن لا يخفى انه
لو قطع النظر عن المقدمتين الاخيرتين لا يمكن اثبات النبوة لاحد من الانبياء على العموم
الا بهذا النحو الا اذا تحقق نص متواتر بينهم وكان ثبوت النص المتواتر عن غيره يدل على عموم نبوته مشكل
فيشكل فارسی سوی گویم بسبیل تنزل یعنی بسند کردن بمقدمه اولی اینکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و
ثالثه یعنی دویمی مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزه بدو [illegible] حاصل میشود یکے آنکه خود ماهران فن باشد
که معجزه از جنس آن فن گمان برده میشود همچو ساحر بودن نسبت بمعجزه موسوی دویم آنکه تصدیق
بشنیدن از ماهران آن فن که آن معجزه را از آن نمودن وا نمایند اما مقدمه سویمی این که عادت الله
وسنت او تعالی جاری نشده است باینکه صرف ماهران را علم بالمعجزه می شود نه غیر ماهر آنرا بلکه عام
است ماهران را العلم خود وغیر ماهران را باعتراف ماهران از عاجز و زبون شدن خود - پس ازین دو
مقدمه قطع نظر کرده صرف بمقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزه یعنی در فنی کفایت کنیم پس گوئیم که شک نیست
که هر آئینه معجزه مختص نمی باشد یعنی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت نداشته
باشد غیر مدعی نبوت آنست معجزه هرگاه مقرون بالتحدی بود یعنی در معرض معارضه وتحدی در آمده
باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم دعوی نبوت کرد و آورد
کلامی و دعوی کرد که از دیگران آوردن همچو این کلام ممتنع ست و غیر عرب هرگاه از اهل آن فن نبودند
یعنی بلغاء و فصحاء نبودند ازین رو بر معجزیت این معجزه آگاه شدن نمی توانند پس بر آنان حجت
نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت مبعوث نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لیکن استدلال کننده را
میرسد چنین گفتن که هر آئینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آوردن مثل آن کسی از عرب قادر نشد
بلکه همه و سراسر آنان اقرار واعتراف کردند بعجز و زبونی خود از آوردن مثل آن پس دانسته شد

راست چون دعوی این معنی چنین باین دلیل ثابت شد نبوت او بر عرب بسبب خصوصیت
و هرگاه نبوت او بر عرب ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید رنگ
مراد و زباشندگان ملکی که شینام باشند چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسود کسانیکه سیاه رو
باشند چون حبشیان و زنگیان و هندیان مراد از آن سراسر مردم زاد باشندگان گوی زمین است
بقوله تعالی و ما ارسلناک الا کافة للناس یعنی نفرستادیم ما ترا ای رسول الله مگر برسالت
یا زواننده همه کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از برای همه مردم و جز این دیگر آیات قرآنی
که دلالت کنند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه و آله و سلم علی العموم از بهر آنکه کذب را احتمال
نبود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
پنهان نخواهد باند که اگر قطع نظر کرده شود از این دو مقدمه اخیره ممکن نخواهد بود ثابت کردن عموم نبوت
برای کسی از انبیاء الا بهمین روش که هرگاه متحقق شود نص متواتر از آن انبیاء و خواهد بود ثابت
شدن نص متواتر از غیر آن صلی الله علیه و آله و سلم آنچنان نص متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
مشکل است پس مشکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال همین است که هرگاه
نبوت عرب بسبب اعتراف آنان بعجز خودشان از آوردن کلامی مثل این کلام معجز نبوت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم ثابت و از نبی صدور کذب هرگز روا نبود و این نص متواتر یعنی ما ارسلناک
مشعر بعموم نبوت و احاطه رسالت آن علیه الصلوة و السلام بر همه مردم زاد باشندگان گوی زمین را
بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و انبیاء این دیگر چنین نص متواتر معقول نیست پس نبوت
هر یکی از آنان صرف بر گروهی بود که آنان به تجربیت معجزه آگاه شده باشند بر گروه دیگر ساری نبود
از بهر آنکه نصی متواتر از نبی از انبیاء جز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم منقول نیست و
چون منقول نیست دیگران چه سان به کدام دلیل زیر فرمان نبوت آنان آمدن توانند علی الخصوص
اهل اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بتائید این دعوی که حضرت مسیح جز قبائل بنی اسرائیل سوی
قومی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت ترجمه انجیل متی مترجم علماء مسیحیه وارد کنم در باب دهم آیت
پنجم انجیل متی آمده است که یسوع یعنی عیسی علیه السلام هرگاه آنان یعنی حواریان خود را بهر دعوت و هدایت مبعوث
فرمود روان می فرمود آنها را فرمان داده میگفت که بشناسوی قومهاے دیگر مروید و در شهری از شهرهای

ساحران و فلسطینیان داخل نشوید بلکہ بالخصوص نزد یک گوسپندان راہ گم کردگان اسرائیل بروید
و گوئید کہ بادشاہی آسمان یعنی یوم الجزا نزدیک است۔ پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر ہدایت
ہمہ مردم زاد باشندگان روی زمین از جناب ایزدی محکوم بود درینصورت یعنی بر تقدیر تخصیص
ہدایت بنی اسرائیل ربازماندن از ہدایت اقوام دیگر معاذ اللہ نا فرمانی خدا از عیسی علیہ السلام متصور
پس بالضرور میتوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام مخصوص بود نہ بعموم و ہمچنین نبوت و رسالت موسی
علیہ السلام کہ جز ہدایت بنی اسرائیل کاری نداشت تا آنکہ وفات یافت بخلاف حضرت خاتم الانبیاء کہ
بملوک ممالک چون نجاشی پادشاہ حبشہ و ہرقل فرمانروای روم و شام و پرویز وغیرہ کہ برآنہا
نگاشت و ہدایت نامہ ہا روان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس عموم رسالتش ثابت آمد و
یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے بسبیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
مقدمے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوے کہ معجزے کا معجزہ جاننا دو صورت سے ہوتا ہے ایک
تو خود عالم اور ماہر ہونا اوس فن سے جس فن کی جنس سے یہہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسی ساحر ہونا
نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ شخص خود اوس فن سے کچھ بھی واقف نہین مگر اوس فن کے ماہرون اور عالمون
سے سن لیا ہو کہ اونکے فن سے نہین بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی
کی عادت نہین جاری ہوئی کہ معجزونکے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتھ جاری ہوتے ہین
اول ہی قسم پر کفایت کیجاوے یعنی اوس فن کے عالمون ہی پر ثابت دوسرون یعنی غیر ماہرون پر
ثابت نہو۔ پس ان دونون سے قطع نظر کرکے صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہین ہوتا
اور کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہین ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہون وے طبابت
کے فن سے گمان کیے جاوین یا جادو کی جنس سے سمجھے جاوین اور دوسرے فن کی جنس سے
نہون۔ کفایت کرین پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتھ مخصوص نہین ہوتا کہ
ایک فن سے ہو نہ دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہو نہ دوسری چیز سے بلکہ جسپر غیر ایسے مدعی کا
قدرت نرکھتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تحدی اور معارضہ کے ساتھ مقرون ہو اور کچھ شک نہین اسمین
کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوۃ والسلام نے نبوت کا دعوی کیا اور ایسا کلام لائے کہ جسکے بابت

دعوی کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہیں لاسکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس فن
بلاغت سے آگاہ اور ماہر نہیں اسواسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہیں ہوسکتے پس انکے
اوپر حجت بھی نہیں ہوئی دریں صورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر مبعوث ہوا یعنی ایسا سمجھا
جاوے کہ اللہ تعالے نے یہہ نبی ان پر نہیں بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہہ
کہنا پہونچتا ہے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
سارے عربوں میں سے اور اون سبنے اقرار کرلیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
سے پس اس سے اون علیہ السلام کے دعوی کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گوروں کالوں
پر یعنی ساری زمین کے باشندوں پر ثابت ہوگئی اس قول الہی جلشانہ سے وما ارسلناك
الا کافة للناس یعنی ہم نے تمکو اے رسول خدا نہیں بھیجا مگر ساتھہ رسالت عامہ کے جو بازرکھے
ہر کسیکو تابعداری کرنے سے دوسرے دین کے سواے دین اسلام کی۔ اور سوا اسکے اور
آیتیں دلالت کرنے والیں اوپر واجب ہونے تابعداری اور اطاعت اون علیہ الصلوۃ والسلام
کے علی سبیل العموم اسواسطے کہ اس کلام میں جھوٹہ کا احتمال تو باقی ہی نہیں بعد ثابت ہونے
اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر بسبب اونکی واقفیت کے فنون
بلاغت سے مطلب یہہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہوا اور نبی جھوٹہ
نہیں بولتا کسواسطے کہ خود اونکے نبیونکے صحیفوں میں علی الخصوص توراۃ میں موجود ہے کہ خداوند
تعالے فرماتا ہے کہ جو نبی ہمپر جھوٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالے نے اوس سے نہیں کہی وہ
اپنی طرف سے بنا کے کہے تو ہم اوسکو مار ڈالیں گے اور جب یہہ مدعی رسالت مارے نہیں گئے
تو بیشک ایسے نبی نے جھوٹ بنایا نہیں تو سچ ہے کہ یہہ آسمانی کلام وحی تھا اور جب یہہ سچی وحی
ٹھہری تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندوں پر ثابت اور متحقق ہوگیا۔ اور
جو ہم قطع نظر کریں ان دونوں مقدموں سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علم بالمعجزہ اور
جاری ہونے عادت الہی جلشانہ وعم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کریں تو ممکن نہیں
نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت بھی مگر اسطرح سے کہ اوس پیغمبر سے کوئی نفر

صریح متواتر جو دلالت کرے اس امر پر۔ اونکی نبوت عام ہے نسبت سارے باشندون
روے زمین کے لیکن ایسی نص متواتر کا کسی نبی سے سواے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کے ثابت کرنا مشکل ہے عموم نبوت اونکی مشکل۔ مترجم کہتا ہے کہ اس
تقریر کی توضیح و تبیین اسطرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی نبوت ثابت ہوجاتی ہے
تو وہ نبی سچا نبی سمجہا جاتا ہے اور اوس سے جہوٹے کلام کا نکلنا محال سمجہا جاتا ہے اور دشوار
پہر اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالے نے مجہکو تمام مخلوق کیطرف مبعوث اور رسول کیا ہے
اور یہہ اظہار اوس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہوجاوے تو بیشک ایسا نبی سب گروہونکی طرف
مبعوث اور رسول خدا سمجہا جاویگا اور جس نبی کے باب مین ایسی نص متواتر پائی نجاوے
تو وہ نبی ہوگا مبعوث اون خاص اوسی گروہ کے جنہین وہ مبعوث ہوا جیسے عیسی اور موسی علیہما السلام
کہ انکی نبوت کے باب مین علی العموم ہونیکی مظہر اور مثبت کوئی نص موجود نہین بلکہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نص متواتر ہے یعنی نصرانیونکی کتابین
چنانچہ انجیل متی اسوقت موجود ہے دسوان باب پانچوین آیت اس عبارت سے ہے ان بارہون
کو اپنے حواریونکو یسوع نے بہیجا اور انہین حکم دیکے کہا کہ غیر قومونکی طرف مت جاؤ اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل مت ہو بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گہر کے کہوے ہوے بہڑون کے
پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ اور اسیطرح
حضرت موسی علیہ السلام نے سواے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہین کی اس سے صاف
سمجہا جاتا ہے کہ اگر یہہ دونون علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتہہ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قومونکو
بہی خدا کیطرف بلاتے اور جب نہین بلایا تو بیشک وے نبوت عامہ اور رسالت کافہ پر مبعوث
اور رسول تہے اور نہین۔ تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونون علیہما السلام نے اپنی نبوت
اور رسالت کا کام پورا نہین کیا بلکہ ادہورا کیا خداوند تعالے کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
کامل نہین ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہین کہ یہہ دونون علیہما السلام خاص گروہ یعنی
بنی اسرائیل کے رسول تہے اور اون ہی کیطرف مبعوث ہوئے اور اونکو دعوت اور ہدایت کرکے
حجت الہی جلشانہ کی اونپر پوری کردی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے ورنہ مقصود نبوت

موسیٰ اور نیز شریعت عیسیٰ ہارے نسبت نہین کرواسطے کہ ہم بنی اسرائیل نہین برخلاف شریعت
محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص متواتر وما ارسلناک
الی آخر الآیۃ اور نیز بموجب آیہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی
الدین کلہ یعنی بھیجا خداوند تعالےٰ نے اپنا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہدایت کے
اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوسی سچے دین کو اوپر سارے دینوں کے مبعوث ہوئے طرف
سارے اہل زمین کے اسواسطے عرب اور یہود اور نصاریٰ اور صابیوں اور ہندوؤں اور
حبشیوں اور ترکوں اور دیلمیوں وغیرہ قوموں پر تبلیغ اون علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب ہے
تھا تھوڑا سا بیان کہ بمراد ہدایت اور خیرخواہی اپنے ہم جنسوں یعنی سارے آدمیوں کی زبان پر آگیا
بمراد اتمام افادہ کے تحریر ہوا واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وھو اللہ الرحمٰن
الرحیم **عربی** لا یقال اتفاق عموم العرب علی العجز عن الاتیان بالمثل غیر معلوم واتفا
خصوص المسلم غیر نافع انہ لا یعلم کونہم صادقین فی ھذہ الدعوی لانا نقول اولا
بالنقض السابق فان اتفاق عموم السحرۃ والاطباء علی العجز غیر معلوم واتفاق من امن
منہما غیر نافع **فارسی** یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب بر عاجز شدن آنان از
آوردن مثل قرآن معلوم نیست واتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمید ہد از بہر آنکہ ما نمیدانیم
آنانرا درین دعوی و گفتار راست گویندگان از بہر آنکہ جواباً خواہیم گفت اولا بنقض و الزام سابق
باین تقریر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران و سراسر طبیبان با معلوم نیست و اتفاق کردن کسانیکہ ایمان
آوردند بآن دو سودی نمی دہد و ایضاح کلام چنین کہ این معنی کہ زمان اظہار معجزہ موسوی ایم
در سر ساحران از آوردن کاری کہ موسیٰ علیہ السلام آورد یعنی عصا را مار کرد و دریاے نیل را برشگافت
زبون شدند و عاجز آمدند معلوم نیست و اینکہ بود کہ بہ موسیٰ علیہ السلام ایمان آوردند چنین دعوی
بر زبان دارند کاری بر نیکشاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود چنین واہی را بند
و ہمین سان دعوی نصاری خالی از شبہ نبودہ است کہ شاید بمراعات این کہ باین ہود علیہ السلام
ایمان دارند این دعوی بر زبان می آرند ورنہ محتمل کہ اصل کار بدیگر گون بودہ باشد **اردو**
اور کہا نہ جاویگا کہ سارے عرب کے باشندوں کا بالاتفاق کہنا کہ بیشک اوس زمانے کے سارے فصیح

بلیغ قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہو گئے معلوم نہین اور عربون مین سے صرف مسلمانونکا کہنا کچھ فائدہ نہین دیتا یعنی محتمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہون اور یہو اسی تعصب سے یہہ دعوی کیا ہو کہ سارے فصیح بلیغ اسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے تھے اسواسطے کہ ہم ایسے دعوی کرنے والون کو اس دعوی مین سچا نہین جانتے اسواسطے یعنی اس سبب سے دین اسلام کے مخالف یہہ بات کہہ نہین سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہین اونکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق نقض اور الزام سابق کے اس تقریر سے کہ متفق ہو جانا سارے ساحرون کا اور ساری طبیبونکا اس امر پہ کہ وے عاجز ہوئے تھے لانے سے مثل اون کامونکے جو اون دونون علیہما السلام سے ظاہر ہوئے تھے ہمکو معلوم نہین اور یہود کا دعوی مفید نہین بسبب ایمان لانے انکے موسی علیہ السلام پہ اور ایسے ہی دعوی نصرانیون کا جو ایمان لائے اوپر حضرت عیسی علیہ السلام کے وثانیا یکفی اتفاق من یجزم العقل بعدم تواطئهم علی الکذب وان کان قلیل من المسلمین منه اذ المقصود حصول العلم بالعجز عن الاتیان بالمثل فاذا جزمنا بعدم التواطی علی الکذب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منهم ایضا یعنی جواب دوم این ست کہ کفایت میکند مسلمانرا اتفاق گروہی کہ عقل بالجزم حکم میکند بانکہ وار دو متفق نبودن آنان بر کذب واگرچہ این گروہ کمتر شمارہ باشند از میانہ آنان یعنی از جملہ عربیان زیرا کہ مقصود حاصل شدن علم ست بعاجز بودن آنان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہرگاہ عقل بالجزم حکم میکند بر عدم توافق و مواطات بر کذب نسبت این گروہ پس حاصل میشود باز الیقین از خبر مدعی از آنان نیز اردو ترجمہ دوسرے یہہ کہ اتفاق کر لینا ایک ایسے گروہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے کہ سارے کے سارے جھوٹی بات پر متفق نہین ہو سکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گروہ ہو عرب کے مسلمانون مین سے پس جس حالت مین کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر اوپر ایک جھوٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اوس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اونمین سے هذا مع اشتمال القرآن علی کثیر من الاخبار عن المغیبات کما لا یخفی علی المتتبع فیه دائما یدیم بصدق کون القرآن من الله تعالی التفکر فیه والنظر فی رموزه ودقائقه من العلم المرموزة والحکم المشتمل علیها امر النظر فی بیان الشریعة المتینة وماصل الشریعة

تعظیم الله تعالی والثناء علیه والانقیاد بطاعته وصرف النفس من حب الدنیا والترغیب فی سعادة الآخرة ولا طریق الی الله تعالی الا من هذا الوجه **فارسی** واین که مذکور شد پیوند یده و یکجا شده است بر شامل بودن قرآن مجید بر بسیاری از غیبیات یعنی خبر دادن از عاظم امور که هنگام اخبار نشانی از آن پدید نبود و بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن جلوه فروش پیدائی شدند همچو قوله تعالی اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها والله یحکم لامعقب لحکمه وهو سریع الحساب در پاره سیزدهم در رکوع اخیر سوره رعد یعنی چه نمی بینند آنان که ما زمین را کم میکنیم از سو هاے آن و ایزد تعالی حکم میکند و کسی پس انداز نده نیست فرمان او را و تعالی زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن ست از مفتوح شدن ممالک عجم از شام در روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام کشوده شد و زمانی که این آیت نازل شد جز معدودی از کسانی که باسلام مشرف شده از مشرکان همه به بیم جان بودند پس آنگاه کدام قرینه بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیعه و در دست آوردن بلاد فسیحه پیدا بود و همین سان دیگر اخبار بالمغیبات موجود اند ایراد آن درین مختصر بر نسزد آن چنانکه پژوهشگری که جاویدان در آن روزگار درین پژوهش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و واشگافتن رموز و دقائق آن و حکمتهای که این آسمانی نامه بر آن مشتمل ست با نظر کردن در نیک شریعت که درین مقدس کتاب جا یافته تائید میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت تعظیم خداوند تعالی و ستایش آن یگانه خدا و طاعت کردن بفرمان آن دادر دادار و باز گردانیدن نفس ست از دنیا و راغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی ست که جز آن راهی بخدا رسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالی همین ست که افزون از بلوغ قرآن مجید باقصی مدارج بلاغت که بلغاء عدنان و فصحای قحطان و سائر خطباء عرب را از آوردن مثل عاجز و در مانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغیب یعنی پیشین گوئیهای اند که جز عالم الغیب والشهادة دانای نهان و آشکار دیگرے را بیرون از توانستن و خارج از حیطه مقدرت ست درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انموذجی از آن مذکور شد معهذا هرچه مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و اشکراه از زخارف دنیا و اقبال

و روآوردن سوی خداوند تعالی لا تکمیل حکمت نظری یعنی درستی عقائد حقه و تهذیب اخلاق
و تحسین اعمال و خجستگی افعال بجناب دارای هستی خداوند تعالی نیایشگر پیاساز کرده و لبستن و
بجا آوردن فرمانها و باز ماندن از نافرسوده دیده کشادن و هنگام دوری گزیدن روان از
کالبد خاکی بمینوی پاک جاگزیدن و جاویدان جاوید در آن ستوده ایوان فرخندگی سامان آرامش
گزین آمدن بر وی کرگاهی و زینهار بیرون بر آمدن از چنین شادمانی کاشانه جاودانی خانه
مقصور نبود و بدیدار خدای هستی و همنشینی با سرفرازان پاک و دیگر ستودگان و فرازین رتبتان
کوی خاک که حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام باشند و معاشر صدیقان و
شهیدان بشادمانی که گفتن آن بزبان راست نیاید و جز رسیدگان آن فرازین گاه دیگری
بآن راه بردن و پی بردن آن دریافتن نتوانند شادمانه جاودانه زیستن و بمراد تکمیل این مقصود
درین خاکی جهان آرامش و آسایش پدید آمدن بضبط قوانین عدالت بار و وضع ضوابط اجزء
آثار مصالح را پدید آمدن و مفاسد را پنهان گردیدن و اساس برکنده شدن همه و سراسر
درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت بروشیکه مقصودی از مقاصد و مسعودی
از مصالح از آن متروک نمانده و بسوی کتابی دیگر که از آسمان فرود آید و نیز بسوی پیغمبری از
پیغمبران که بعضی از احیان و عصری از اعصار تا روز جزا بدرجه رسالت و نبوت پا کشاید حاجت
نماند پس وجدان این مقاصد درین آسمانی نامه مؤید تصدیق ست باین بیان که همانا این
همایون نامه خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شده از فرگاه حضرت خالق کائنات
رب الارض والسموات **اُردو** اور ساتھ اسکے یعنی ساتھ کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا
قرآن مجید کا اوپر بہت سے اخبار عن المغیبات یعنی اون پیشین گوئیون کے کہ اول جنکا کوئی پتہ
اور نشان و قرینہ موجود نتھا بلکہ کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال مین بالکل محال
عقلی اور ممتنع عادی سمجھے جاتے ہین قرآن مجید مین مذکور ہین اور پھر ویسے ہی ظہور مین آئے
جیسے کہ جسوقت صرف چند آدمی ایمان لائے تھے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیادہ
نہ تھی اور وہ بھی ضعیف و بمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار مین بھی نہ تھے چہ جای دوسرے
قبائل عرب کہ بت پرست اور بد دین تھے اور اکثر یہود اور نصاری اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا ہے

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سرمایہ غلبے کا موجود نہ تہا آیت قرآنی نازل ہوئی اولم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا واللہ یحکم لا معقب لحکمہ وہو سریع الحساب یعنی کیا نہین دیکہا اونہون نے کہ ہم آتے ہین زمین پر جس حال مین کہ ہم کم کرتے جاتے ہین اوسکو طرفون سے اور اللہ تعالے حکم کرتا ہے اور کوئی اوسکے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہین یعنی ہم کیونکر گھٹے کرتے ہین زمین مراد یہہ کہ زمین کی طنابین کہینچکر ہاتہہ مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے جانشینون رضی اللہ تعالے عنہم کے ہاتہہ مین دے دیتے ہین پس موافق اس اخبار عن الغیب یعنی پیشین گوئی کی صرف کئی برسون مین سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام کے جوانمردون نے ایسے ایسے بادشاہون کے جنکے لشکرون اور خزانون اور سامانونکا کچھہ شمار و حساب ہی نہتہا اور صرف دعوی جہان کشائی اور جہوٹے دعوی کشورگیری اور فرمانروائی کے جنکی پندار اور وہم مین پڑکر خدا سے غافل تہے اور اپنے آپکو مالک زمین کا وہم کرتے تہے لاٹھیان مارکر مار ڈالا اور اونکے سارے سامان سلطنت اور اونکے خزانے اور دفینے سیکڑون اور ہزارون برسون کے لشکر اسلام کے مجاہدون حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام کے پیروون کے نصیب ہوئے اونکے پردگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیون کی لونڈیان بنین تاریخی کتابین نصرانیون اور اسرائیلیون کی جو سراسر دلی دشمن ہین اسلام کے اور جراحت رسیدہ اور زبان کشیدہ ہین اسلامیون سے موجود ہین اور غزوات اسلامی جو علمای اسلامیہ نے بہت صحت اور سند کے ساتہہ ہوبہو بے تفاوت اور بدون کمی بیشی کے لکہے ہین بینہ ناطق اور شاہد صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفون کی تاریخین اور اہل اسلام کے غزوات اور جہادات کی کتابین دیکہہ لے کہ ان کتابون کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخین گواہ ہین جہٹلانے والے کو جہٹلا کر علی رؤس الاشہاد یعنی سبکے روبرو برسر محکمہ عدالت جہوٹون کو جہوٹا اور سچونکو سچا صاف ظاہر کرتے ہین دوسری آیت ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیدا یعنی وہ خداوند ایسا ہے جسنے بہیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتہہ اور دین حق کے ساتہہ تاکہ غالب کرے اوس دین کو سب دینون پر دیکہو جہاد سنانی یعنی تلوارون اور نیزون کے زور سے اور جہاد لسانی یعنی سچی دلیلون اور قطعی برہانون سے جو قرآن مجید مین موجود ہین

یہہ پاک دین کیسا جلد ساری جہوٹی آیتون اور گمراہی ملے ہوئے دینون پر غالب ہو گیا اور اس پیشین
گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکہائی سارے جہوٹے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے
بجہہ گئے جسکو اللہ تعالے نے نیکی سمجہہ دی تہی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تہا لاکہون شخص
اس دین مین داخل ہو گئے اور ولی اور قطب بنے اور جو نادان عقل سے بے نصیب تہے اور اون کا
جہنمی رہنا تقدیر الٰہی مین تہا وے گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیان قرآن مجید کی ایسی
ہی ہین چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کا اپنے دوسرے رسالہ مین جو ابہی جلد انشاء اللہ تعالے ابراد
تفصیل ایسے ایسے اجمالون کی تالیف کرکے اسی ترجمہ کا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا اس سے زیادہ خبار
بالمغیبات صاف ظاہر کر دونگا کہ جس سے سوائے مرد نا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور
کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے راس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے مین
شک نہ ہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکہہ سے دیکہہ لین بتوفیق اللہ تعالے وحسن ارادت لپر
ایسے اخبار عن المغیبات موید ہین جیسے کہ پوشیدہ نرہیگا اوپر ڈہونڈنے والے سچے کے اور نیز
تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اسمین فکر کرنا اور اسکے
رمزون اور دقیقون کو نظر کرنا اور اون علمون اور حکمتون کا جو اسمین رکہے گئے ہین اور جنکو
یہہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اوسکے سوائے بیان شرائع اور احکام
جو اسکے کلمات مقدسہ مین ثابت اور راسخ ہین اسواسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم الٰہی جل شانہ
اور اوسکی ثنا اور حمد اور اوسکے حکمون کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکہنا دنیا کی محبت
سے اور رغبت دلانا طرف سعادت اخروی کے اور کوئی سبیل نہین اللہ تک پہونچنے کی سوائے
اسوجہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے حکیم مطلق ہے
اور حکیم کوئی ایسا کام نہین کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر
عمیق ظاہر ہوا کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے نوع انسان مین
سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کرکے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندون کے واسطہ اور
وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہہ خاص برگزیدگی دوسرے بندونکو جنکی راہنمائی اور ہدایت کے
واسطے بہیجے گئے ہون اونکی مصلحتون سے جو دنیا اور دین مین مفید ہون واقف اور آگاہ کرکے

اونکو نجات کا راستہ بتاوین اور دوزخ کی آگ سے بچاوین اور جنت کے پہنچنے والے اونکو بتاوین اور یہ امر حاصل نہین ہوتا بدون اسکے کہ پیغمبرون کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضائل جیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کامون اور اپنے حفظ ناموس اور مال کیواسطے دلیری کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام مین لانا اور ان فضائل کی ضدون سے جنکو رذائل کہتے ہین برکنار رہنا یعنی دنی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدون سے بچنا اور فسق وفجور اور دنیا کے بیہودہ کامون اور اوسکی محبت سے جو ساری خطاؤن اور سر بسر گناہونکی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور شرائع اور عبادتون کے طریقے اور معارف کی رمزین سمجھنا اور ہر کام مین اور ہر حال مین یاد کر ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوؤن سے محترز اور مجتنب رہنا کہ جس سے بروقت پہونچنے مقدار اجل کے جو ہر جاندار کیواسطے ناگزیری اور ضروری ہوتی ہے اس خاکی گھر سے پاک صاف جانا اور پاک بہشت مین جو پاکون کے واسطے ہمیشہ کا ٹھکانا ٹھہرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا۔ پس یہہ سب باتین قرآن مجید مین ایسے کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہین کہ اہل عقل انکو سمجھکر صاف دلسے ایمان لاتے ہین چنانکہ مین ہیچ میرز خاکسار مترجم اس رسالہ کا انشاء اللہ تعالے اپنے ضمیما اور ملحقہ مذکورہ مین چند آیتین قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کرونگا جس سے ثابت ہوجاوے کہ قرآن مجید مین سے اگر اسیقدر آیتین نازل ہوتین تو اہل ایمان کیواسطے دنیا اور دین مین کافی اور وافی ہوتین مگر عادت الہی جلشانہ بمقتضاے حکمت بالغہ جسکے کنہ اور بھید سے وہی غیب دان حکیم مطلق آگاہ ہے ساتھہ کمال تفصیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بندے تفصیل واجمال وابہام وتصریح مکرر سہ کرر سمجھلین اور اللہ سبحانہ تعالے کی حجت بخوبی تمام ہوجاوے اور جو اپنی بدبختی اور شیطان لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہون کے اغوا اور گمراہ کرنے سے نمانین اون کو بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نرہی اور اسکے سوا چند آیتون کی رمزین اور دقائق اسرار بھی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے عربی هذا ابا النسبة الی المعجزة التی جعل هذا النبی اصلا لاساس الاسلام فارسی این ہمہ کہ گفتہ شد نسبت آن معجزہ است کہ این نبی علیہ الصلوة والسلام آنرا بنیان قرار داد بہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

اردو اور یہ کلام بنسبت اوس معجزہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور
بنیاد ٹھہرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عو دلی واما سائر معجزاته وخوارق عاداته مبتار
حیا صغیرا وکبیرا ففی الکثرة تحصی حتی ضبطها بعض علمائنا الاعلام فی اربعة آلاف
واربعمائة واربعین وبعضهم ضبطوا خصوص المعجزات فی الف لا انقص وکادان یبلغ
بعضها حد التواتر کانشقاق القمر وتسبیح الحصی فی یده واجراء الماء من اصابعه و
تکلم الحیوانات معه وتظلمها بحضرته واشباع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلك
الا ان الانصاف ان شیئا منها لا یبلغ حد التواتر بحیث تطمئن بها النفس ولعل السر فی
عدم انضباطها من قدماء الاصحاب عدم اعتنائهم بها لوجود القرآن العظیم بینهم
وتنزیله یوما فیوما فلا یلتفتون معه الی ما هو دونه فی نظرهم فان الاصحاب کلهم
فصحاء العرب وکلهم آمنوا باعجاز القرآن لعلمهم برموز الفصاحة ودقائق البلاغة فکل آیة
لهم برهان متین وکل سورة فی نظرهم ثعبان مبین وکل قصة وحکایة عندهم بیضاء
للناظرین فکانوا یهتمون فی امر القرآن واهتمام الوحی به غایة الاهتمام کما نقل ان کاتب
الوحی منهم جمع کثیر ولا یشعرون الی انه سیاتی اقوام من الاعاجم وغیرها غیر مذعنین
لاعجاز القرآن فلو ضبطوا غیره من المعجزات لکان النفع لهم مع انه لا یکون ضبط سائر
معجزاته بانقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما ستطلع علیه اذا سائر مشترك فی عدم
بلوغه حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیه السلام لا یکون الا اثنین او ثلثة
ولم یبق من الیهود فی زمان بخت نصر من یحصل من خبرهم العلم بالنسبة الی
معجزات موسی علیه السلام وغیرهما من الانبیاء حالهم معلوم منها **فارسی** اما سائر
معجزات وخوارق عادات آنحضرت صلعم صادره زمان وفات شریف وهم حین حیات مبارک کودکی
هنگام وکلانی زمان پس آن بیش از آن اند که احصار وشمار کرده شوند تا اینکه بعضی از علماء نامور آن
را در چهار هزار و چهارصد وچهل منضبط کردند وبرخی خصوص معجزات را در یکهزار بی کم ازین بخیر ضبط
آورده اند وبعضی ازین معجزات قریب بحد تواتر رسیده اند همچو دو پاره شدن ماه و تسبیح خواندن
سنگریزه در دست مبارک آنحضرت صلوٰة اللہ وسلامه علیه وروان شدن آب از انگشتان

آن ولا اجابت و گفتار کردن جانوران با آن علیه الصلوٰة والسلام و داد خواستن جانوران از آن حضرت
قدسی رتبت و سیر کردن جماعتی کثیر را بطعامی قلیل و جز ازین مگر التفات اینست که چیزی ازان بحد
تواتر رسید بر دست که نفس با آن طمانینت پدید آید و شاید سر پنهان در از نهان در منضبط نشدن
معجزات از قدر با اصحاب رسول الله صلعم رضی الله عنهم توجه نداشتن آنان بان معجزات باشد
بسبب موجود بودن درمیان آنان معجزهٔ قرآن مجید و نازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگواران
التفات نداشتند سوی آنچه کمتر ازان یعنی کم از قرآن مجید بوده اند در نظر آنان پس هر آئینه اصحاب
والامقام سراسر و بالتمام فصیحان عرب بودند و ایمان آوردند باعجاز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
خودشان از رموز فصاحت و دقائق بلاغت پس هر آئینه از بهر آنان برهانی بود همه استوار در هر
سوره در نظر آنان ثعبان مبین یعنی چون معجزهٔ موسی علیه السلام که چوبکی اژدها پیکر شد و هر قصه و
حکایت نزدیک آنان ید بیضای بود از بهر نگرندگان یعنی دیگر معجزه موسی علیه السلام پس اهتمام
داشتند در کار قرآن مجید و منضبط ماندن وحی اهتمام کلی و توجه وافی آنچنان که منقول ست که
ازمیانه اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند و آگاه نبودند ازین که نزدیک ست که عجمیان و
دیگران جز این عجمیان نادریابندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر افزودن از قرآن مجید
دیگر معجزات را هم منضبط میکردند بهانا سود بار تر آمدی از بهر آنان یعنی اعجام و با این همه منضبط شدن
همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منضبط شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نارسیدن بحد تواتر یعنی آنچنانکه معجزات
سراسر انبیاء علی نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام بحد تواتر نرسیده اند همچنین معجزهٔ حضرت خاتم الانبیاء
صلعم بحد تواتر نرسید جز معجزهٔ اعلی راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تواتر فرازتر آمده
خود عیان ست پس هر آئینه ضبط کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند برآمد مگر دو یا
کس و از یهود در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که ازو حاصل شود علم نسبت معجزات موسیٰ
و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم ست ازین هر دو — مترجم گوید غفر له الله تعالیٰ
که آنچه مولف رحمه الله می فرماید بقوله اذ السائر مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
سابقین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوای معجزهٔ قرآن مجید همه مشترک اند در نارسیدن

بمجرد تواتر گفتاریست که بروش مسامحت و مجاراة یعنی ارخاء عنان منکران که بر روش مناظره است
برآمده ورنه معجزات حضرت موسی و عیسی و نیز دیگر انبیا علیهما السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
رسول الله صلعم که علاوه معجزه قرآن مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسوی را که کتاب
توراة مبین آن تواند شد مبینی نگارنده پدید نیست باین ایضاح که این کتاب موجود زمان ما که
علماء مسیحیه تراجم آن بالسنه مختلفه متعدده چون عربی و فارسی دارد و بکمال وثوق و تصحیح خودشان
شایع کرده‌اند دریافته نمیگردد که در کدام زمان بعد از موسی علیه السلام مدون شده زیرا که در فصل
سی و چهارم از کتاب سفر توریة موسی این عبارت ست پس موسی بنده خداوند در آنجا بزمین
مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را در زمین مواب در برابر بیت فعور دفن کرد و هیچکس
از مقبره او تا امروز واقف نیست انتهی عبارت ترجمه فارسی توریت مطبوعه سنه یکهزار و هشت
صد و چهل و پنج مسیحی ترجمه کرده ولیم گلن قسیس - پس از کلمه تا امروز صاف مستنبط میشود که این
کتاب پس از بسیار گذشتن روزگاران روزگار در اعصار و ادوار مدون شده نام مدون
محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام راوی هرچند مجهول الاسم و مجهول الحال و مجهول العدالت بود اصلاً
و زنهار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیه السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
شدند مورد غضب الهی آمدند نشان توریت از میان آنان گم شد و بعد از روزگاری
دراز در سال هژدهم از زمان سلطنت یوشیاه پادشاه اسرائیل از خانه خدا یعنی اورشلیم که در آن
تابوت نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریت ست چنانکه در ترجمه فارسی
توریت مذکوره بالا در فصل بست دوم از آیت هشتم یا یازدهم مذکورست ملخصاً عبارت ترجمه
مذکوره هذه سند آمی آرم و حلقیاه کاهن بزرگ بشافان کاتب گفت که کتاب توراة را در خانه خداوند
یافتم و حلقیاه آن کتاب را بشافان داد که آنرا خواند و شافان کاتب نقل کرده بملک گفت که
حلقیاه کاهن کتابی را بمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بمجرد
شنیدن ملک کلام توراة لباس خود را درید - و علی هذا القیاس حال معجزات عیسوی زیرا که
اناجیل آنان پس از قرون و ادوار نوشته شده پس معجزاتیکه باخبار احاد هم مذکور نشده باشند
و حال کتب آنها چنین بود با معجزاتیکه باسانید معتبره و رواة ثقه بیان نقش را کفیل شده باشند هرچند

خبر شرعی ازان بحد تواتر رسیده باشد چه نسبت باشد که در عدم بلوغ بحد تواتر بپایهٔ اشتراک برسند این اجمال بر تفصیل بجا ذلیها گفته شد تا ال فرزندی بارکناد و مقتضی زیادت تفصیل است اما محل فرآن نیست زیرا که اختصار ترجمه مقصود اهم ست بنا بر علیه بذا بهم برین قدر اکتفا کرده شد اردو لیکن اور سب معجزات اور خوارق عادات آنحضرت صلعم کی جو زمان وفات اور زمان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے ظہور مین آے وے اس سے زیادہ ہین کہ گنے جاوین حتی کہ ہمارے بعضے نامور عالمون رحمہم اللہ تعالے نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کیے ہین اور بعضون نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے ضبط کیے ہین ایک ہزار نہ کم اور نزدیک ہوئے ہین کہ بعضے ان معجزون مین سے تواتر کی حد تک پہونچ جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنکریونکا تسبیح پڑہنا ہاتہہ مین آنحضرت صلعم کی اور پانی کا جاری ہونا اوس چشمۂ فیض الہی کی انگلیون سے اور گفتگو کرنا جانورون کا آنحضرت صلعم سے اور فریاد کرنا اور داد چاہنا جانورونکا اوس سرور کائنات سے اور تہوڑا سا کہانا کہلا کر سیر کر دینا بہت سے آدمیونکا اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلعم سے ظہور مین آئے مگر انصاف یہہ ہے کہ کوئی معجزہ ان معجزون مین سے یعنی سواے معجزۂ قرآنی کے تواتر کی حد تک نہین پہونچا ایسا کہ جس سے نفس کو طمانیت حاصل ہو اور شاید بہید منضبط نہونے مین معجزون کے قدیم اصحابون رسول اللہ صلعم سے یہہ ہو کہ وے بسبب ہونے اعلے معجزہ قرآنی کے جو اونمین تہا توجہ اور التفات نکرتے تھے طرف دوسرے معجزون کے اور چونکہ روز بروز آیات قرآنی نازل ہوتی تہین یعنی ہر آیہ ہر ایک عجیب معجزہ تہی اسواسطے التفات نکرتے تھے طرف ادنی ادنی معجزون کے جو اونکی نظر مین مقابل ایسے اعلے معجزہ دائمی موجود کے کسی پایہ مین نتہی پس تحقیق سارے اصحاب رسول اللہ صلعم عرب کی زبان فصیح تہی اور قرآن ہی کا معجزہ دیکہکر ایمان لائے تھے کسواسطے کہ وے جانتے تھے فصاحت کی رہزین اور بلاغت کے دقیقے پس ہر آیت اونکے واسطے ایک مضبوط اور مستحکم برہان تہی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثعبان تہی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہونے مین ایسا جانتے تھے کہ موسی علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکہلایا ہے جو اژدہا کی صورت بنگئی تہی اور یہہ قصہ اور حکایت قرآنی اونکے نزدیک بیضا للناظرین تہا یعنی مثل ید بیضا جو دوسرا معجزہ تہا حضرت موسی علیہ السلام کا پس وے یعنی اصحاب والا مقام رض نہایت اہتمام اور غایت توجہ رکہتے تھے قرآن مجید کے کام مین اور وحی کے منضبط رہنے مین جیسے کہ منقول ہے کہ انہین سے وحی کے لکہنے والے

بہت سے تھے اور اونکو خبر نہتی کہ عجم کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نجاننے والے آوینگے پس اگر سوائے قرآن مجید کے اور معجزے بہی منضبط ہوجاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نجاننے والون قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزون رسول اللہ صلعم کا منضبط ہونا کم نہین منضبط ہونے سے سارے پیغمبرون کے معجزون سے پس بالتحقیق ضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے اور لکھنے والے حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کے نہین مگر دو باتین اور یہود مین سے تو زمانہ بخت نصر مین کوئی ایسا باقی نرہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسی کا یعنی احبار اور علما انکے مقتول اور مفقود ہوگئے اس حال مین معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابہی جلد مطلع ہوگا تو اس سے پس اسوقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبرون کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلعم کے سوائے قرآن مجید کی حد تواتر تک نہ پہونچنے مین شریک ہین یعنی جیسے وے معجزے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ایسے ہی یہہ معجزہ بہی اور حال دوسرے پیغمبرونکا معلوم ہے اون دونون علیہما السلام سے یعنی جب ان کے معجزے تواتر کی حد تک نہین پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعید زمانے کے پیغمبرون کے معجزے حد تواتر تک کیونکر پہونچین - مترجم کہتا ہے اللہ تعالے اسکو بخشے کہ یہہ فرمانا مولف رحمہ اللہ تعالے کا کہ دونون یعنی سارے معجزے سب پیغمبرون کے اور سوائے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت خاتم الانبیاء صلعم کے شریک ہین حد تواتر تک نہ پہونچنے مین صرف بطور مسامحت اور مجارات کے ہین یعنی ڈہیلی باگ چہوڑنا مناظرکا اور نہین تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہوا ور معجزون کی کتاب کا مؤلف اور مدون مجہول ہو اور یہہ کتابین قرنون اور مدتون کے بعد لکہی گئی ہون کیونکر شریک رکہہ سکتے ہین ساتہہ اون معجزون کے کہ جنکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابونکے مدون اور مؤلف معلوم الاسماء اور معلوم الصفت اور معلوم العدل ہون یعنی معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابین کہ اگرچہ اکثر اونمین سے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ہون مگر باعتبار اسناد معتبرہ اور راویون ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہین اب اس امر کا کہ اگلے پیغمبرون کے معجزونکی کتابین جنکے ترجمے مسیحی عالمون نے متعدد اور مختلف زبانون مین اپنے نزدیک بہت تحقیق اور تصحیح کے ساتہہ چہاپکر شایع اور مشہور کیے ہین اصلا اطمینان کے قابل نہین ہوسکتے کسواسطے کہ بڑی معتبر انکے نزدیک توریت ہے جو اونکے عقیدے مین انجیل کے ہمپایہ ہے اوسکا حال یہہ ہے کہ سفر منتہی

توریت دسوین باب کی پانچوین آیة یہ ہے پس موسی بندہ خداوند درانجا بزمین مواب موافق قول خداوند وفات کرد وبا او در زمین مواب در برابر بیت فعور دفن کرد وہیچکس از مقبرہ او تا امروز واقف نیست فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سنہ یک ہزار وہشت صد وچہل وپنج مسیحی در دار السلطنت لندن بربع ترجمہ کردہ ولیم گلن قسیس پس امروز کے لفظ سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کتاب اوس زمانے مین لکھی گئی کہ حضرت موسی کے مقبرہ کا کوئی نشان بھی باقی نرہا تھا اور یہ امر نہین ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے گذرجاوین پس اس زمانہ تک کسکو یاد رہتا ہے۔ اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل سب کے سب دین موسی سے پھر کر بت پرست بنگئے تھے اور بیت المقدس مین بت رکھدئے تھے اور توریت کا ذکر بھی یاد نرہا تھا اوسوقت کسی بتخانہ سے ایک کتاب ہاتھہ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ توریت مین کتاب دویمی ملوک کی بائیسوین فصل مین مذکور ہے کہ اٹھارہوین سال سلطنت یوشیاہ بادشاہ بنی اسرائیل کے اورشلیم مین سے جو بتخانہ بنگیا تھا ایک کتاب ہاتھہ لگی یعنی تورات آہشم وحلقیاہ کاہن بزرگ بشافان کاتب گفت کہ کتاب تورات را در خانہ خداوند یافتم وحلقیاہ آن کتاب را بشافان داد کہ او را خواند پس شافان کاتب بملک نقل کردہ گفت کہ حلقیاہ کاہن کتابی را بمن دادہ است وشافان آن را در حضور ملک خواند ملک بمجرد شنیدن لباس خود دریدپس جب توریت کا حال یہ ہو کہ بسبب بت پرستی بنی اسرائیل کے گم ہوجاوے اور قرنون اور زمانون کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کہتا ہو کہ یہ کتاب توریت ہے تو اوسکے سند رجون اور معجزون کا جو اوسمین مذکور ہون کیا اعتبار اور ایسے ہی نصرانیونکی کتابین جنمین معجزات عیسوی مذکور ہین قرنون کے بعد تالیف ہوئے ہین یہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابون سے ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جنکی معتبر کتابین علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادون سے موجود ہین اور یہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہ مختصر ترجمہ اوسکا محل اور مقام نہین اسواسطے مین مترجم انشاء اللہ تعالے اپنے دوسرے رسالہ مین جسکو اسکا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا ایسا واضح و بالتفصیل باسند لکھونگا کہ با انصاف سمجھہ دار پسند کرینگے عربی لا یقال قد حصل لکم العلم بمعجزات السائر من القرآن المعلوم عندکم کونہ من عند اللہ تعالے فقد حصل لکم الفرق بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لانا نقول لانعلم بمعجزات موسی وعیسی علیہما السلام قال بہما الیہود والنصاری وہما اللذان لم یومنا بنبینا علیہ السلام

بل انما قلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین قالا بنبوة نبینا و کم بینهما من الفرق **فارسی**
و گفته نشود که هر آئینه حاصل شد شما را علم معجزات همه انبیاء سابقین از قرآن مجید که بودنش از بر خدا تعالی
معلوم شماست یعنی نص قرآنی همچون معجزات موسوی از انقلاب عصا بصورت ثعبان مبین و معجزهٔ
بیضاء للناظرین و تفریق و تلفیق بحر و معنداجراد و قمل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
قرآن مجید مذکور اند و علی ہذا القیاس معجزات عیسوی از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی و جز دیگر معجزات
که منصوص قرآنی اند پس حاصل شد شما را فرق و تمیز در میانهٔ سائر معجزات آن نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم یعنی بحد تواتر نارسیدن آنها خود باعتراف شماست و در میانهٔ معجزات سائر انبیاء علیهم السلام که
مذکور فی القرآن اند از بہر آنکه علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء باخبار خداوند
تعالے و من اصدق من اللہ قیلاً ای معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول اللہ صلعم سوائے قرآن مجید
که علم قابل اطمینان نفس بآن یافته نمیشود از بہر آنکه جواباً می توانیم گفت که ما بمعجزات آن عیسی و موسی که یہود
و نصاری نسبت آنان ذکر میکنند که بر نبی ما خاتم الانبیاء صلعم ایمان نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
نداده اند و خبری نکشاده اند آگاه نیستیم ہمانا قائل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیہما السلام
که ایمان داشتند به نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم و مبشر بودند بقدوم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس بنگر که
چها فرق ست در میانهٔ آن ہر دو - مراد کلام چنین ست که در قرآن مجید از حال عیسیٰ ع آنچنانکه اخبار ست
از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتیٰ ہمچنین اخبار ست از ینکه عیسی علیہ السلام بشارت رسان آمد که پس از من رسولی
خواہد آمد که نامش احمد خواہد بود و در کتب مذہبی نصاری بکلمهٔ فارقلیط که بمعنی محمد ست ازان تعبیر رفت و ترجمه
در اسماء آنزمان مروج بود آنچنانکه در توریت بسا مواضع شاہد این رواج ست - پس اگر صاحب این معجزات
منصوصه قرآنی آن عیسی علیہ السلام ست که مبشر شد بقوله مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد یعنی خواہد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد ست پس مسلم بحالش تصدیق میکنیم و بایمانش می پذیریم برین تقدیر نبوت
نبی ما صلعم ثابت و معجزات عیسی علیہ السلام مذکورهٔ قرآنی مومن به ماست والا فلا و ہمین سان در بارهٔ موسیٰ ع
گفتار را اجمال ست **اُردو** اور نکا جواب یعنی یہود و نصاری کا اعتراضا نہین کہہ سکتے یہہ بات کہ
تمکو اہل اسلام علم جازم حاصل معجزون سارے انبیاء سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالے
کی بارگاہ سے ہونا تمہارا معلوم یقینی ہے پس حاصل ہوا ہمکو فرق درمیان سب معجزون اپنے نبی کے

اون معجزون سب انبیا کے اسواسطے کہ اون یعنی سب معجزون سارے پیغمبرون کی نسبت ہمکو علم جازم یقینی
قرآنی حاصل ہے نہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزون نبی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
اونکا حد تواتر تک نہ پہونچنا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اسواسطے کہ ہم جواباً کہہ سکتے
ہین کہ یہود اور نصاری کے عیسی و موسی کے معجزے ہمکو ہرگز معلوم نہین جن موسی اور عیسی کی نسبت
یہود اور نصاری بیان کرتے ہین کہ دے ہمارے نبی صلعم پر ایمان نہین لائے اور کسی نے اون دونون
مین سے ہمارے پیغمبر صلعم کی بعثت اور نبوت کی کہین بشارت نہین دی ہان ہم اون موسی اور عیسی
کے معجزون کے قائل ہین کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلعم کی نبوت کو تصدیق کرکے بسبیل
اخبار عن المغیبات یعنی پیشین گوئیونکی پروردگار کے الہام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
ہے درمیان ان دونون کے۔ مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہہ ہے کہ قرآن مجید جیسی کہ حکایت
واقع ہوئی حضرت عیسی بن مریم کے اس قول اللہ تعالے کے وابرئ الاکمہ والابرص تا آخر یعنی کہا عیسی
بن مریم نے کہ مین تندرستی دیتا ہون اندہے مادرزاد کو اور کوڑہی کو اور مین زندہ کرتا ہون مردے
کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسی نے بشارت دینے والا تہا اوس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا
اور نام اوسکا ہوگا احمد۔ اور کلمہ فارقلیط جسکے خاص معنی محمد ہین بائبل یعنی نصرانیون کی مذہبی کتابون
مین مذکور ہے کسواسطے کہ نامونکا ترجمہ کرنا اوس زمانے مین جاری تہا چنانکہ توریت مین بہت جگہہ ایسی
ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کہلا اس صورت مین ہمین معلوم ہوا کہ
یہہ معجزے ہین ایسے عیسی کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تہے اور جب نصرانی کہتے ہین کہ اون
یعنی حضرت عیسی نے ایسا ذکر نہین کیا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہہ عیسی اور عیسی ہین بناءً علیہ ہماری نسبت
ایسا اعتراض نہین کرسکتا اور یہہ بیان بہت تفصیل سے ضمیمہ ملحقہ مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے

عربی لا یقال لا اختلاف فی ذاتیہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانا نقول ان
الاختلاف فی هذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الاخر فلو ادعینا ان اختلاف الحال
یستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرت بل نقول ان موسی مثلا اذا کان مؤمنا
بمحمد علیہ السلام فلہ ثبوت حال اخر وهو کونه ذا معجزات باهرات واذا لم یکن له

الحال الاول فلا يكون له الحال الثاني ومن ههنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما النبوة
لهما من المبينين لا من المصدقين وبالجملة لا خبر متواتر عندنا على معجزات احد من
الانبياء وغيره من الاخبار لا يفيد العلم **فارسی** وگفته خواهد شد اینکه اختلاف نیست در ذات آن
هردو یعنی موسیٰ وعیسیٰ جز این نیست که اختلاف ست در حالی از احوال آنان یعنی ازین که شما میگوئید که
آن هردو ایمان آوردند به نبی شما و ما میگوئیم که ایمان نیاوردند و بشارت نداد ند از بعثت نبی شما پس
این اختلاف ست دریک حال از احوال آنان واز اختلاف یک حال اختلاف لازم نمی آید در ذات تا شما
گوئید که موسی یهود دیگر بوده باشد آنکه مومن ومصدق نشد به نبی ما وموسی که مصدق آمد به نبی ما دیگر
است پس معجزات مذکوره فی القرآن معجزات موسی ماست نه معجزات موسی یهود وهمین سان درباره
عیسیٰ میگویند که عیسی مومن ومصدق نبی ما دیگرست وعیسی نصرانیان که نسبت او میگویند که مصدق و
مبشر نشد دیگرست که بمعجزاتش آگهی نداریم واین معجزات مذکوره قرآن از معجزات عیسی ماست پس
ماحصل گفتار شما چنین بود که اختلاف حالی از احوال مستلزم اختلاف فی الذات ست واین خود خلاف
نفس الامر - زیراکه جواباً خواهیم گفت که هرآئینه اختلاف درینحال بسبب ست مر اختلاف را در حال دیگر پس
اگر دعوی میکردیم که اختلاف حال مستلزم میشود اختلاف فی الذات را هرآئینه همچنانکه ذکرش کردی می بود
بلکه این میگوئیم که موسی مثلاً هرگاه او را یک حال بود یعنی حال ایمان داشتن به نبوت محمد علیه الصلوٰة والسلام
مر او را حال دیگر هم ثابت ست یعنی ظهور معجزات باهرات از وی چنانکه در قرآن مجید مذکور اند لیکن هرگاه
او را حسب قول تو حالی اول نیست یعنی ایمان نداشتن بنبوت محمد صلی الله علیه وآله وسلم پس او را حال ثانی
هم نیست یعنی ظهور معجزات از وے واز همین جا دانسته گشت که یهود ونصاری در دعوی نبوت آن هردو
یعنی موسیٰ وعیسیٰ ثابت کنندگان هستند واز تصدیق کنندگان نیستند یعنی ازبهر آنکه خبر متواتر نیست
مر ما نزا بر معجزات کسی از پیغمبران وجز از تواتر علم مفید نیست مترجم گوید یعنی خالی از دو شق نیست یا مدار
نبوت نبی ما صلعم صدور معجزات را می دانند وبر تواتری که درباره اعجاز قرآن مجید بوده است بسند
ناکرده بهر ثبوت دیگر معجزات محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام تواتر پژوهنده هستند ومیگویند که بدون
خبر متواتر کدامین معجزه از معجزات ثابت نمیشود وبهر ثبوت این معجزات خبر متواتر نیست پس معجزات دیگر
که ثابت نشدند متواتر قابل اعتبار نیستند پس نبوت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که متفرع ست بر آن

نیز غیر ثابت از بهر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه متصور شود و خود مشهور ست اذا الزکن
تماس الال تکلیف بر چیم پس جواباً گفته شود که نزد یک شما خبری متواتر مخبر از صدور معجزه از معجزات از
ارادی نبی خواه موسی بود خواه عیسی موجود نیست بنا برعلیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معدوم اند پس
نبوت را که متفرع بر آن ست حال همچنین یا گفته شود که ثبوت معجزات بازبسته بخبر متواتر نیست باخبار
آحاد هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی ما صلعم ثابت و این هر دو دلیل الزامی بر سبیل که نقض اند و
بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر ثبوت نبوت تعداد معجزات بعدد دی معهود مثلاً دو یا سه یا هزار
و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از بهر آنکه اگر تعداد معهود در میان بودی در تقریر عددی و دون
عددی ترجیح بلا مرجح لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر حدی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
معجزات مثبت نبوت نبی دو می باشد که شاهد عدلین و دو گواه راست گفتار مثبتین دعوی می باشند
و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر دهد الغرض هر کسی عدد معهود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
ثبوت نبوت هویدا شود و آنچه که کم ازین عدد معهود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
نتوانند شد پس درینصورت اگر یک عدد معهود کرده یکی را بی اقامت دلیل برگزینند و اعداد دیگر برگزیده
دیگر را از پایه اعتبار انداز ند ترجیح بلا مرجح یعنی فزونی بی فزاینده لازم آید که خلاف تجویز خرد ست
یا دلیل هم ملحوظ شود پس تعارض دلائل مسقط دعوی هر مدعی توانند شد و اگر عددی معهود افزون از یکی
برگزیده نگردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالضرور و ناگزیر خرد درست در یا
فرمان میدهد که عدد معهود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
گردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا برعلی هذا گوییم که معجزه
قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر معجزه آن کسی را شک نیست بهر ثبوت نبوت نبی ما صلعم کافی و وافی
است و بتصدیق چنین معجزه باهره تصدیق معجزات دیگر انبیاء علیهم به از هزار تواتر ثابت پس حصر
نیست که اهل اسلام آنچنانکه مصدق و مؤمن اند بنبوت و رسالت نبی خودشان صلی الله علیه وآله وسلم
همین سان مصدق اند بنبوت و معجزات انبیاء دیگر که تذکره آنان در قرآن مجید موجود ست مگر یهود و
نصاری که ثبوت معجزات بازبسته باخبار متواتره دانند و معجزات را مدار و مبنی و اساس ثبوت می پندارند
از نیکه خبری متواتر پیش خود ندارند از تصدیق نبوت نبی خواه عیسی علیه السلام بود خواه دیگری برکنار اند

اور دو کہا نہین جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہین اونکی ذات مین
سوا اسکے نہین کہ اختلاف ہے صرف ایک حال مین حالو نمین سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسی اور عیسیٰ ایمان
لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاری کہتے ہین کہ وے ایمان نہین لائے یعنی تمہارے نبی کی بعثت
اور نبوت کی خبر نہین دی پس یہہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالو نمین سے اور اختلاف ایک حال کا ستلزم
نہین ہوتا اختلاف ذات کا اسواسطے کہ ہم جواباً کہہ سکتے ہین کہ بیشک اختلاف اس حال مین سبب ہوا
اختلاف کا دوسرے حال مین پس اگر ہم دعوی کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو
ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ موسی اور عیسی مثلاً جبکہ ہون مؤمن اور مصدق
نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بہی ثابت ہے یعنی صاحب
معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید مین اونکے معجزے مذکور ہین اور جب اونکے واسطے اول حال یعنی ایمان
بہ نبوت محمد رسول اللہ صلعم ثابت نہین تو دوسرا حال بہی ثابت نہین اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود
اور نصاری دعوی نبوت مین جو دوسرے پیغمبرون کی نسبت کرتے ہین صرف ثابت کرنے والے یعنی
محض مدعی بے دلیل ہین مصدق نہین بالجملہ کوئی خبر متواتر نہین اونکے نزدیک اور پیغمبرون کسی
نبی کے بہی اور جو خبر متواتر نہین وہ مفید علم بہی نہین مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہہ ہے
کہ دو شق سے خالی نہین یا تو یہہ کہ یہود و نصاری اس معجزے موجود قرآن کو کافی معجزہ خیال کرکے
دوسرے معجزون کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے
معجزے ثابت کردین تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہین تو نہین تو اس صورت سے ہم سکتے ہین
کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اوپر ثبوت معجزونکے اور معجزون کے ثبوت کا مدار ہووے خبر متواتر پر اور
خبر متواتر درباب معجزون دوسرے پیغمبرون کے یہود اور نصرانیون کے پاس نہین تو انکے نزدیک
کسی نبی کی نبوت بہی ثابت نہین خواہ عیسی ہون خواہ موسی خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف
معلوم ہوا کہ یہہ دونون فرقے درباب نبوت دوسرے نبیون کے بہی صرف مدعی ہین بے دلیل مصدق
نہین اسواسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم پس نبوت
ہر نبی کی انکے نزدیک بلا تصدیق یا یون کہین کہ خبر متواتر مدار نہین ثبوت معجزات کے تو اس تقدیر
پر ہمارے نبی صلعم کی قرآن مجید کے سوا بہی سب معجزے ثابت مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے

اور بصورت ثبوت معجزون کے نبوت بخوبی ثابت ہیہ تو دلیل ہے الزامی بر سبیل تنقض اب بر سبیل
تسلیم کہتا ہون کہ جب ثبوت نبوت کیواسطے صرف نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین
چار پانچ سو یا ہزار شرط نہین بلکہ جو ایسا کام کہ سوائے مدعی نبوت کے دوسرا شخص نہ لاسکے وہ معجزہ ہے
ثابت کرنے والا نبوت کا واسطے مدعی نبوت کے ہیہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر
تسلیم کرین تو ہم کہسکتے ہین کہ جب قرآن مجید دائمی راس المعجزات ہے اور معجزات مین عدد کی شرط
نہین تو ہمکو حاجت نہین طرف ثابت کرنے دوسرے معجزونکے بخبر متواتر یا بخبر آحاد اور اگر عدد شرط کیا جاوے
مثلاً کہین کہ پانچ معجزونکا صدور مثبت نبوت کا ہوتا ہے اس سے کم مثبت نہین ہوسکتا تو اس صورت
مین یا تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی یا تسلسل اور ایک حد معین پر نہ ٹہرانا معجزونکی تعداد کا یعنی ایک
شخص مثلاً کہے کہ پانچ معجزونکا صادر ہونا ثبوت نبوت مین ناگزیری ہے اور دوسرا کہے کہ دس
معجزونکا تیسرا کہے کہ بیس معجزونکا اور اسیطرح کہے چلے جاوین پس ان کہنے والون مین سے ایک
قول بے دلیل معتبر سمجہہ لین تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے اور جو کسیکا بہی قول قبول نکرین تو نبوت
جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزون کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب
کیجاوے درباب تعیین عدد معہود کے تو دلائل متعارض سے تعداد ساقط اور سقوط تعداد سے
معجزے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزون سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال پس اس سے صاف
ثابت ہوا کہ معجزونکی تعداد اور اونکے اعتبار اور عدم اعتبار مین عدد معہود کو دخل نہین یہہ تہا تہوڑا
سا بیان جس کا اس مقام مین تحریر کرنا مناسب متصور ہوا باقی کلام بالاستیعاب انشاء اللہ تعالے ہمارے
دوسرے رسالہ مسمی بضمیمہ ملحقہ مین آویگا عربی والمسئلة لا بد لها من العلم نعم اذا كان
للخبر قرينة تدل على صدقه فهو ايضاً مما يفيد العلم فلو كان لهذين الطائفتين من جنس
اخبار الآحاد خبر محفوف لهذه القرينة التي تدل على ثبوت معجزهما لا يكونان ملومين في نفي الايمان بهما والا فيكونان مؤاخذين
في الايمان بهما ايضاً لعدم اعتمادهما على العلم في الايمان بهما بخلاف طائفة المسلمين فانهم
آمنوا بهما بسبب القرآن وكذا اجزموا بمعجزاتهما به فآمنا به للخبر المتواتر وهو القرآن لا
للخبر الواحد حتى يحتاج الى الفحص عن القرينة لكن آمنا بهما حال كونهما متصفين بالصفات
المذكورة في القرآن لا بالصفات التي وصف بها اليهود والنصارى واما من قال به هاتان

الطائفتان فلم نؤمن به بل نحن ننكره حيث لا برهان لنا عليه ولا ايمان الا مع البرهان و
هذا الكلام وقع في البين فارسی این مسئله ست که از دانستن اش گزیر نیست آری هر خبری را که
قرینه بود که دلالت کند بر صدق آن خبر پس آن خبر نیز افادهٔ علم می کند یعنی نخستین خبر باور شدن می
تواند پس اگر بهر این دو طائفه یعنی یهود و نصاری از جنس اخبار آحاد خبرے بود که مشتمل بود بر قرینه
که دلالت کند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نیز مفید علم میتواند شد برین تقدیر این هر دو
فرقه در ایمان آوردن بآن هر دو یعنی حضرت موسی و عیسی علی نبینا وعلیهما الصلوٰة والسلام مواخذه
کرده شدگان نخواهند بود ورنه یعنی اگر خبر آنان محفوف بالقرینه نبود پس این هر دو فرقه دربارهٔ ایمان
آوردن بآن هر دو ماخوذ توانند شد بسبب معتمد و موثق نبودن علم آنان دربارهٔ ایمان آوردن بآن
هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنکه ایشان ایمان آورده اند بآن هر دو یعنی موسیٰ و عیسیٰ بسبب قرآن
و همچنین سان تصدیق کرده اند معجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ایمان آورده ایم بایمان هر دو علیهما السلام
بخبر متواتر که قرآن مجید ست نی بخبر آحاد تا محتاج شویم بسوی پژوهش کردن قرینه لیکن ایمان آورده
ایم بآن هر دو در حالیکه آنان موصوف باشند بصفاتیکه در ذکر آنان در قرآن مجید مذکور اند مراد ازو
آنکه عیسی علیه السلام در قرآن مجید موصوف ست بخبر دادنش که رسولی پس از من می آید که نامش احمد بود
پس معجزهٔ احیاء موتی و ابراء ابرص و اکمه و همچنین سان معجزات دیگر که نسبت آن علیه السلام مذکور اند
بهر چنین عیسی موصوف بصفات هذا تسلیم میکنیم و بآن ایمان داریم و همچنین بهر موسی که موصوف ست
بصفت اخبار و تبشیر از رسالت پیغمبر ما محمد صلعم معجزات انقلاب عصا بثعبان و انفلاق بحر و نیز دیگر معجزاتی
که از آن رسول خدا مبعوث الی بنی اسرائیل بهویدائی رسید بتصدیق ما مقرون اند و بتصدیق ما
همکنار و نیستند معجزات آن موسی و عیسی که موصوف دانند یهود و نصاری آن هر دو را بآن صفات یعنی
خبر ندادن و بشارت ناکشادن آنان از قدوم سرور دنیا و دین و رسالت حضرت سید المرسلین صلعم پس
ایمان نداریم ما اهل اسلام بچنین عیسیٰ و موسیٰ بلکه انکار میکنیم ما این هر دو را از بهر آنکه برهانی نیست برای
ما بر آن و ایمان نبود مگر با برهان و این گفتاریست که واقع شد در میان ما و شما مترجم گوید و نیز دانش بباید
که ملخص کلام چنین ست که بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف میشود مثلاً زید کاتب دیگر ست و زید
غیر کاتب دیگر بنا علی هذا موسیٰ و عیسیٰ که مبشران و مخبران اند از رسالت سید المرسلین محمد رسول الله

بعلم دیگر اند وخبر مبشران حسب وہم یہود و نصاری دیگر پس ما فرقۂ اسلام ایمان می آریم بمبشران بہ
تصدیق میکنیم معجزات ہمین مبشران را و نمی شناسیم و نمی دانیم ما موسی و عیسی خبر مبشر اینہا یقین
تصدیق داشتہ باشیم با معجزات چنین خبر مبشران بنا برین اعتراض یہود و نصاری بر ما وارد
نمی شود اگر دو یہہ ایک مسئلہ ہے کہ جسکا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہہ ہے کہ
ہان جب کسی خبر کیواسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اوس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
تو ایسی خبر بہی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونون فرقون یہود اور نصاری کے
پاس اخبار آحاد مین سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہوکہ دلالت کرے اوپر ثبوت معجزات
ان دونون یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہہ دونون فرقے ایمان لانے مین اوپر ان
دونون علیہما السلام کے مواخذہ نہین کیے جاوینگے کسواسطے کہ خبرین انکی جن سے انہون نے
ان دونون کے معجزون کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہین اور جو نہین
یعنی اگر انکی خبرین جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہین کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہین تو بیشک
قابل مواخذہ کے ہوسکتے ہین کہ بدون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر بھروسا
کرکے ایمان لائے اور غیر ثابت معجزونکی صرف اپنے زعم اور پندار پر تصدیق کرلی اور انکا علم اور
تصدیق موثق اور معتمد نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اوپر خبر آحاد کے جو محتمل
ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
نہین کی برخلاف فرقۂ اہل اسلام کے کہ یہہ ایمان لائے اوپر موسی و عیسی کے بسبب خبر قرآنی کے
اور ایسے ہی انہون نے تصدیق کرلی ان دونون کے معجزونکی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
اوپر موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزون کے بسبب خبر متواتر یعنی
قرآن مجید کے ہے نہ بسبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہون طرف ڈہونڈہنے کسی قرینہ مصدقہ کے
یعنی جب خبر متواتر سے ہمکو انکی نبوت اور معجزون کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہمکو کسی
قرینہ مصدقہ کی جستجو کیطرف حاجت باقی نرہی لیکن ہم ایمان لائے ہین ان دونون علیہما السلام پر
اوس حال مین کہ یہہ دونون موصوف ہون اون صفتون سے جو خبر قرآن مجید مین انکی نسبت ذکر
کیگئی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید مین خبر دیگئی ہے کہ وے بشارت دیتے تہے کہ میرے بعد

ایک رسول آویگا جنکا نام احمدؐ ہوگا اور ایسے ہی موسی علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت
کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب مین اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفتون
کے ساتھ موصوف ہونیکے ہم مومن ہین اور اونسے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بنجانا اور
رود نیل کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنا دینا اور علی ہذا القیاس
دوسرے معجزے جنکو تسعہ آیات کہتے ہین جیسے معجزہ مینڈکون اور جوون اور خون وغیرہ کا کہ قرآن
مجید مین انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسی علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک
دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور چنگا کرنا اونکا فالج
والے اور برص والے کو اور سوانکھا کرنا اونکا مادر زاد اندھے کو اور علی ہذا القیاس دوسرے معجزے
اور اون کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہین نہ اون
موسی اور عیسی کی جنکو یہود اور نصاری دوسری صفتون سے موصوف گمان کرتے ہین
یعنی وہم کرتے ہین کہ ان دونون نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہین دی
بلکہ ہم ایسے موسی اور عیسی اور اونکے معجزونکی تصدیق نہین کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے
موسی اور عیسی کے باب مین کوئی برہان نہین اور برہان بغیر ایمان نہین اور یہہ ایک کلام تھا جو
درمیان مین آگیا - مترجم کہتا ہے کہ ملخص یہہ ہے کہ بسبب اختلاف صفتون کے موصوف مختلف
ہوجاتا ہے جیسے کہ زید کاتب اور ہوتا ہے اور زید غیر کاتب اور اسواسطے موسی اور عیسی علیہما السلام
جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے مبشر ہین اور ہین اور جنکو یہود اور نصرانی غیر مبشر گمان کرتے
ہین اور ہین اور ہم مبشر موسی کے اوپر ایمان رکھتے ہین اور ان نبی کے معجزون کی تصدیق
کرتے ہین غیر مبشر موسی اور عیسی کو ہم نہین جانتے اون کے معجزونکی تصدیق کیونکر متصور کسواسطے
کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پہ وابستہ ہوتا ہے اوسکے حال کا جاننا اسواسطے نصرانیون اور یہود
کا اعتراض ہمپر نہین ہوسکتا ع۰ لی واما اثبات النبوۃ بسائر معجزاتہ غیر القرآن فلما کانت
المسئلۃ مما اوجب بہا العلم والیقین ولا یکتفی بالظن فلا بد من الاعتضاد بالاخبار المفیدۃ
للعلم خبر الواحد اذا کان محفوفا بالقرینۃ خبر المتواتر وھو اما متواتر لفظا او معنی فالاول
خبر کما اذا اخبر جماعۃ تقبل زید لکن من وجوہ شتی فاخبر احدھم بانہ قتلہ فلان

وبالآخر بانه قتله الآخر فهل يحصل الجزم من خبرهم بمقتولية زيد وان شك في القاتل
ولكن اخبر جماعة بحكايات مختلفة عن شجاعة احد وعن جوده فلا شك انه يحصل العلم
بشجاعته وجوده وان شك في كل واحد من الحكايات بخصوصها **فارسي** دليل
ثابت كردن ديگر همه معجزات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سواى قرآن مجيد بسبب آنچه كه مسئله ديگر بود
موجب علم ويقين ومثمر تصديق ومنتج اذعان باشد بآن يعنى اخبار آحاد مشتمله بر قرائن منضمه مثبته بدانند
كه مفيد علم يقيني ميگردد وصرف ظن كافي نمياشد پس ناگزيرست اخبار مفيده علم را معتمد وموثق بودن
يعنى بر قرائن منضمه تا باشتمال آن ظن را مرتبه يقين بهره شود پس خبر يك كس يا دو كس عدل را شامل
آنان هرگاه افاده علم نكنند قابل استدلال وشايان حجت آوردن نمياشند اما خبر يكه محفوف ومشتمل
بود بر قرينه ونيز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ والمعنى يا متواتر بود صرف از روى معنى همانا مفيد
علم ومنتج تصديق شدن ميتوانند ومثال اخير يعنى متواتر صرف از روى معنى همچو خبر دادن جماعتى بمقتول
وكشته شدن زيد بوجوه مختلفه متعدده مثلاً خبر دهد يكى كه زيد را فلانى كشته است وديگرى گويد كه اورا
كسى ديگر سواى آن فلان بقتل آورده وهمچنين سوم يعنى سيومى گويد كه اورا فلان كس ديگر كشته است
پس حاصل مى شود جزم ويقين بكشته شدن زيد هر چند شك واقع شود در قاتل يعنى مجتمع عليه ومتفق عليه
مقتوليت زيد ميباشد پس ناگزير بتصديق بآن بهره ميشود واختلاف آنان در تعيين قاتل مزيل چنين
تصديق كه بمقتوليت زيد بود نمى گردد وهمچنين هرگاه جماعتى بحكايات مختلفه از شجاعت كسى وسخاى آن
كس خبر دهند پس بيشك وبيگمان بوجود شجاعت وسخا وجود آن مخبر عنه علم وتصديق حاصل ميشود هر چند
در هر حكايت خاص از حكايات مذكوره آنان شك واقع شود يعنى قدر مجمع عليه ومتفق عليه آنان
شجاع وجواد بودن مخبر عنه ميباشد كه بالاتفاق مبين ومخبر از آن ميباشند باختلاف آنان در تعيين صورت
خاص از صور حصر وشجاعت وجود پس درين امر زائد بر نفس اصل مخبر بها يعنى شجاعت وجود زائد است
اختلاف كردن آنان در امر زائد در اصل شجاعت وجود از آله يقين وثبوت گمان نميكند مترجم
گويد كه در ما نحن فيه ومبحوث عنه چنين گفته شود كه اتفاق جماعت كثيره بر صدور معجزات ديگر سواى معجزه
قرآنى كه خود هنوز موجود ست بر وشنى جاحدى هرگاه نيز دى تميز وقوت درايت باصفت انصاف
بهره خود داشته باشد مجال انكار وياراى جحود ندارد وبرين گفتارست كه همانا معجزات كثيره از حضرت

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر وہویدا شدند پس نفس صدور معجزات بعلم جازم ثابت ہرچند در مواقع صدور بسبب عدم تواتر شک واقع شود ونفس صدور معجزات مثبت رسالت پس مدعا ثابت
اُردو ولیکن سوائے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزونکی بابت جو حضرت خاتم الانبیا صلعم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اوسی وجہ سے جسکا یہہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت ہوا اور سلم اور تصدیق بخشی یعنی خبر آحاد مشتمل اوپر قرینہ مصدقہ کے اور یہہ قرینہ مصدقہ ابہی ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالےٰ اور صرف ظن پر کفایت نہین کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اوپر اون خبرونکے جو مفید ہون علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دو مرد عادل کیجب مفید یقین کی نہین ہوتی یعنی اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہین ہوتی اسواسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بہی صحیح نہین ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی منتج ہو خبر احاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یعنی اون خبرون کے ساتہہ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دلمین تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر خواہ لفظاً او رمعنیً متواتر ہو خواہ صرف معنیً اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک جماعت کہے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہون سے مثلاً ایک مخبر تو کہے کہ زید کو فلان آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہین فلان دوسرے نے مار ڈالا اور اسیطرح ہر ایک دوسرے کو قاتل بیان کرے پس ان مخبرون کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم وبالیقین حاصل ہوتا ہے اگرچہ قاتل کے باب مین شک واقع ہوا اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتون سے کسی شخص کی شجاعت اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس مخبر عنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور تصدیق کا یہہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال مین زید کے مقتول ہونے مین سب متفق اگرچہ ہر ایک مخبر قاتل اوسکا جدا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جسپر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قاتل کی تعیین ایک زائد امر ہے اوس سے کچہہ مطلب نہین اسواسطے کہ اگر اس زائد امر مین شک پڑے تو اصل کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہین کرتے اور دوسری مثال مین اصل اور مایۂ اخبار نفس شجاعت اور سخاوت مخبر عنہ کی ہوتی ہے جو ان اوہین ان مخبرونکی جماعت متفق مین اسواسطے حکایتونکا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہین کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی سواے قرآن مجید کے جسکے معجزیت ہر شخص عاقل با انصاف پر اظہر من الشمس ہے اور اب تک اوسکے اعراب
مین کبھی کمی اور نقصان واقع نہین ہوا اور معجزون کے بابمین جو حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوع کی صورتون مین مختلف ہون پس اصل
یعنی صدور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور مصدق اور بعلم جازم معلوم اور
جو بسبب خبر آحاد مواقع صدور مین یعنی کیفیت مین اختلاف واقع ہو تو یہہ اختلاف اصل صدور معجزات
کا مخل اور حارج نہین پس جب اصل صدور معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب عربی
ولنا علی اثبات نبوة هذا النبی من الاخبار کل واحد من الاقسام الثلثة اذا نظر بعین الانصاف
فاما الخبر المحفوف بالقرینة فاقول هذا النبی قد اخبر فی کتابه - باختصاص کل نبی من الانبیاء
السالفة بمعجزات کثیرة من غیر فن الکلام وجعلها وسیلة لاثبات نبوة مثلا اخبر عن موسی
بان له تسع آیات الی فرعون وملائه ومثله عن عیسی وهکذا والعقل یحکم باستبعاد ادعاء
النبوة من هذا الشخص مع اظهاره المعجزة لنفسه مع عدم امکان صدور المعجزة عنه
فنقول لا شک فی وجود بعض اخبار الآحاد عند المسلمین فی معجزة هذا النبی واذا ضم الیه
ما مضی من الاستبعاد یفید العلم بعد التخلیة والانصاف **فارسی** و برثابت کردن معجزات این
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارا خبرہا اند موجود کہ ہر یکے از آن ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
آحاد مشتمل بر قرینہ مصدقہ دویمی خبر متواتر لفظاً ومعنیً سویمی خبر متواتر معنیً ہرگاہ نگریستہ آید بدیدۂ
انصاف لیکن خبرے محفوف ومشتمل بر قرینہ پس بیانش چنین گوییم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بمخصوص بودن ہر پیغمبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت وبلاغت گفتار کہ معجزۂ مختصہ ہمین حضرت صلعم ست وقرار داد
آنرا وسیلہ بر ثابت کردن رسالت ونبوت خودش مثلاً خبر داد از حال موسی کہ از آن علیہ السلام نہ
معجزہ باہرہ سوی فرعون وگروہ او ہویدائی رسید وہمین سان از عیسی علیہ السلام یعنی احیاء
موتی وابراء ابرص واکمہ وجز آن وہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داود وسلیمان
علیہما السلام بر کشا وآنچنانکہ در قرآن مفصل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ مستبعد میداند تواند
نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم باصدار معجزات باوجود دعوی نبوت بر زبان داشتن وبرخود ہم

وجود معجزہ بیان کردن پس میگوییم کہ شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اہل اسلام در ذکر معجزات این نبی صلعم پس ہر گاہ قرینۂ این امر با این اخبار آحاد پیوند دیدہ و منضم شود مفید علم جازم شود لعبد تخلیہ و انصاف مترجم گوید کہ ایضاح بیان چنین کہ ہر گاہ نبی ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتابی معجز مثبت رسالت و نبوت خودش پیش کرد و دعوی نبوت خودش بر زبان آورد و در ین آسمانی کتاب خود موجود ست کہ از انبیا معجزات صادر میشوند مصدقۂ نبوت در رسالت آنان و از پیشتر انبیا معجزات آنان بر کشادہ گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا نبی صلعم تصدیق و اثبات دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا نمود پس اگر بنمود فہو المطلوب حاجتی نیست بدراز کشیدن سلسلۂ گفتار و اگر نمود و از اصدار آن زبون آمد درینصورت باشندگان ملک عرب کہ مبعوث فیہم بود ند ایمان آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایمان نیاوردن آنان خود بدیہی البطلان ست از برای آنکہ خود بموافق و مخالف اظہر من الشمس ست کہ بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوف الوف باشندگان عرب و دیگر اقوام ایمان آوردند بآن استواری کہ بہتیہ جہادات و غزوات و قتل و اعدام اہل اشراک و سیآت از جان و مال دریغ نکردند و چنین بکار نیاوردند و ہر گاہ ایمان آوردن الوف الوف مردم لاسیما مشرکان عرب کہ لجاج بر طباع آنان غالب میباشد علی الخصوص معشر قریش کہ بہتحریک حسد و عناد کہ بآن خلاصۂ موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربہ و مقاتلہ جان دادند و انجام کار باسعادتان و خردمندان آن گروہ بایمان مشرف شدہ بمقاتلہ با اعداء دین بنیان اسلام را بچنان استواری استوار کردند کہ بنیان مرصوص را مصداق آمد مبرہن و ہمہ ہویداست پس ثابت شد ظہور معجزاتی کہ تمام عرب را بمنزل ایمان آوردورنہ عقل سلیم در غایت مرتبہ استبعاد و استغراب بعید و غریب می داند کہ مدعی نبوت خود فرماید کہ نشان نبوت ظہور معجزات ست و گوید کہ من ہم معجزہ آورد فرجود نما ہستم و باز از صدار معجزات زبون آید و باوصف ظہور عجز و زبونی از اصدار معجزات الوف الوف مردم باو ایمان آرند و در راہ او از جان و مال دریغ ندارند و از اعداء دین دمار و ہلاک بر آرند پس چنین قرینہ مصدقۂ آن اخبار آحاد را کہ در بارہ دیگر معجزات سوای معجزۂ قرآنی مصدق و مویدا اند بر خبر آحاد را نازل بمنزلہ تواتر آورد و قولہ بعد التخلیۃ والانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی کشادہ میگردد کہ اوہام باطلہ و ہواجس عاطلہ را از میان بر آوردہ در میانہ نفس خودش و نکر درست او عقل سلیم تخلیہ روا دارد

والنسان را بہروش پیش گیرد و دیگری بکار آرد آرد و اور ہمارے پاس اخبار آحاد ہین سے
واسطے ثابت کرنے نبوت ان نبی صلعم کے تینون قسم کی خبرین ہین یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
پر شامل ہو اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنیً تیسری خبر متواتر صرف معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
پر شامل ہو یہہ ہے کہ ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب مین یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر نبی انبیاء مین سے جو اگلے زمانے مین تھے بہت سے معجزون کے
ساتھہ مختص اور مخصوص تھے سوائے معجزۂ کلام یعنی معجزۂ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان نبی صلعم
نے اس معجزۂ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنیکا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسیٰ کی
نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے تو معجزے غالب دکھلائے فرعون اور اوسکے گروہ کو یعنی سانپ
کی صورت دکھلانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی خون اور جوؤن اور مینڈکونکا اور آخر رود نیل کا شق کرنا اپنے
عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام
نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابرص اور اندہے مادر زاد کو اچھا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے
اونکے اور ایسے ہی بعضے دوسرے پیغمبرون جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی
کتاب مین مذکور ہین اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہہ نبی صلعم خود بیان کرین کہ ثبوت نبوت کی
واسطے معجزونکو ظاہر کرنا ضرور ہے اور آپ بہی نبوت کا دعوی کرے اور بیان کرے کہ مین بہی معجزون
کے ساتھہ مبعوث ہوا ہون اور پہر اوس سے معجزونکا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہہ بات تو درست عقل ہرگز
تسلیم نہین کرتی پس ہم کہتے ہین کہ در باب معجزون ان نبی صلعم کے اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہین
بیشک ولاریب اور جبکہ ان اخبار آحاد کے ساتھہ استبعاد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم
جازم کے ہوتے ہین بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہمون اور تعصب کے ہاتھہ سے چھوڑا کر
درمیان اوسکے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم
کہتا ہے کہ مؤلف رحمہ کا یہہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کر سکتی ہے اس ایضاح
سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیون کے معجزے بیان کرے اور یہہ بہی کہے کہ معجزونکا ظاہر ہونا
نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ بہی نبوت کا دعوی کرے اور کہے کہ مین بہی معجزون کے ساتھہ
مبعوث ہوا ہون اور معجزہ دکہانے سے محض عاجز ہو پس یہہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ مبعوث

نہیم یعنی جس گروہ مین وہ نبی صلعم مبعوث ہوا ہو معجزے دیکھکر ایمان لاوین یا نہین پس اگر پہلے شق ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھکر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجز ومکا ایسے مدعی نبوت صلعم سے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا مبعوث فہیم کا بسبب نہ دیکھنے معجزون کے خود ظاہر البطلان کس واسطے کہ تاریخی کتابین اسلامی دین کے دشمنون کے خود موجود ہین کہ چند روز مین لاکھون آدمی ایمان لائے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور خدا کی راہ مین اپنی جان و مال سے دریغ نہ کیا اور تھوڑے وقت مین بادست کمی سامان کے اور قلت آدمیون کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور ابتک یہہ سلطنت سلاطین اسلامیہ کے قبضہ قدرت مین ہین اب تیسری شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہہ ہے کہ لاکھون آدمی عرب کے بدون دیکھنے کسی معجزہ و سے زبردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لاوے اور جہادات اور غزوات مین اپنی جانون اور مالونکو ہیچ سمجھا اور مشرکون اور مخالفون دین کو برباد کرڈالا تو یہہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص بوادیہ حال عرب کے کہ جنکی طبیعتو نمین لجاج اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے بسبب حسد اور رشک کے دلی دشمن تھے یہانتک کہ بہتون نے لڑائیان کرکے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز تجویز نہین کرتی کہ بغیر دیکھنے معجزون کے اور وہ بھی بہت ظاہر کہ جیسے قرآنی معجزہ کہ ابتک ویسا ہی ہے جیسا کہ بوقت ظہور کے تہا ایمان لائے ہون پس یہہ قرینہ مصدقہ اون اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے پہونچاتا ہے پس وہمون اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مدنظر رکھنا شرط ہے اور دراصل اور فی نفس الامر ہدایت الٰہی جلشانہ عزوعلی واما الخبر المتواتر لفظاً فنقول لاشك فی کون القرآن صادرا منہ جاریا علی لسانہ عندنا وعند غیرنا اما عندنا فظاہر واما عند غیرنا فللخبر المتواتر عن المسلمین قاطبۃ بحیث لایحتمل اتفاقہم علی الکذب فیہ فیحصل الجزم بہ للغیر جزماً لایدانیہ شك ثم اقول کما انہم اتفقوا علی ہذا الخبر کذلك اتفقوا علی صدورا المعجزۃ منہ فی الجملۃ والکل یقولون بہما من دون تفاوت بینہما فاذا حصل العلم من خبرہم الاول فلا وجہ لان لایحصل العلم من خبرہم الاخیر اذ لاتفاوت فی الخبرین نعم ذہن الغیر لما کان مشوبا بالشبہۃ فلا یجزم بالاخیر مع جزمہ بالاول فعلیہ بالتخلیۃ **فارسی** اما خبر متواتر لفظاً پس گوییم کہ در صادر

شهادت قرآن مجید از آن نبی صلعم و جاری بودن آن بر زبان آن علیه الصلوة والسلام شکی و گمانی نیست
یعنی هر کس بیگمان میداند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت و این امر نزدیک ما خود ظاهر است
لیکن نزدیک غیر ما یعنی مخالفان دین اسلام پس بسبب تواتر خبر از اهل اسلام همه آنان بر وی شکی احتمال
ندارد که چنین گروه کثیر همه و سراسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر ما را نیز علم بالجزم باین امر
حاصل میشود و چنان علم جازم که نزدیک آن نمی آید شکی از شکوک پس گوییم که آنان یعنی سراسر و سربسر اهل اسلام
انچنانکه اتفاق کردند برین خبر یعنی صدور قرآن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همچنان
اتفاق کردند بر صادر شدن معجزه فی الجمله و همه و سراسر اهل اسلام قائل اند بآن بدون تفاوت درمیان
آن دو یعنی اول صدور قرآن مجید از زبان آنحضرت و دویمی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
علم حاصل شد یعنی بصدور و جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وجهی نیست بهر حاصل نشدن علم بالمعجزات
از خبر دویمی آنان از برای آنکه درمیانه هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکی را راست و دویمی را کاذب انگاشته
تصور کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام با شبهات آمیخته است پس این خبر یعنی معجزه بودن
قرآن مجید جزم و باور نمیکنند با آنکه بوادیه کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد نخستین خبر
یعنی صدور و جریان قرآنرا باور میکنند پس بایسته و ناگزیر است بروی تخلیه یعنی رهانیدن اش نفس خود را
از شبهه — مترجم گوید که استدلال مؤلف رحمه الله تعالی باثبات معجزه بودن قرآن مجید بخبر متواتر اهل
اسلام نسبت آن کسان ست که بفن بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریافتش مراعات
مقتضیات مقام و احتوا بر اسرار خفیه که از هر کلمه اش باندک تامل برگشاده میگردند در دانستن اعجازش بخبر
هر چند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارند خود آشکارا بنگرند که اعجازش موجود ست و هرگاه خود همه
عیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را هویدا کردنش چه کار و گذشت از اعجاز بلاغت آنان که
مقاصد عالیه رسالت که تهذیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سود بار آمدن عبادات و اقبال
توجه باطن سوی حضرت مبدا اعلی جلشانه بود و افزودن ازین مبادی این امور که تزکیه نفوس از
رذائل و تحلیه آن بالفضائل و ازاله زنگار سیئات از مرآت ضمیر و دل بدوری کشیدن از زخارف
دنیای دون که مقدمات آن مقاصد عالیه بود و راه برده باشند اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
خطاب همه جو یا اثر دریابند که در بیشتر مواقع در آیتی یا دو سه آیه اینهمه مقاصد حمیده و مآرب عالیه

برگشاده است معجزیت این جاویدی معجزه آشکاراتر از خورشید در نیمروز می نگرند درین صورت
چنین را دریابان گشاده در دن راسوی خبر متواتر چه احتیاج همانا بیخبران ازین هر دو روش
محتاج اند بسوی تواتر اخبار مثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمه فی الجملة در قول مصنف رح صدور المعجزة
فی الجملة مشعر بهمین معنی ست که گروهی از خردمندان اعجازش بوادیه کمال بلاغت که از دایره مقدرت
بشر خارج ست دریافته اند و گروهی دیگر بوادیه احتوا و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیه
مذکوره را و گروهی بوجوه دیگر بلی باین راه برده اند الغرض همه و سراسر ارباب خرد باسعادت که یزدان
والا بمقتضای ارادت ازلی و مشیت لم یزلی خودش آنان را در روز ازل نیک روزان و سعادت
اندوزان مقدر کرده است در معجزه بودن قرآن مجید متفق اند و اهل باطن ارباب تصوف اعجازش باین
راه دریافتند که همانا ایزدی گفتار ظهری و بطنی دارد یعنی ظاهر معنی اش شرائع و نوامیس و طرق عبادات جسمانیه
امور ست و باطن و فحاوی آن شوارق معارف و بوارق لطائف تابشگاه روان افروز پس اعجازش
ازین رو همه هویدا دانند و در تفسیر آن دلاویز گفتارها که جان بفزاید و بشنیدن آن دل از پیکری
خواسته دتنی آرزرد ها پر شکیب بر زبان و در نامه رانند و این هنگام مصداق این بیت همین دائمی
معجزه آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخنوری می فرماید بیت بهار عارض رحمتش دل و جان
تازه میدارد ٭ برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را ٭ و دانش گشایان همه وجوه را فراهم و نیز
هر یکی را جداگانه و نیز به پیوستن سراسر وجوه و رهروشهای اعجاز بمعجزیت آن راه بردند نظر برین فرمود
صدور المعجزة فی الجملة یعنی معجز بودنش متفق علیه و مجمع علیه ست و وجوه آن بعدت و کثرت این بود
گفتاری که خامه رابلی خواسته از زبان چکید و نامه اش پسندیده در نورد خودش کشید والله ولی التوفیق
اُردو لیکن دوسری قسم اثبات معجزہ رسول اللہ صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سب مخبرونکی
اسمین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتے ہین کہ شک نہین صادر ہونے مین قرآن مجید کے نبی صلعم
سے اور جاری ہونے مین اوسکی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اورون
کے نزدیک بھی لیکن ہمارے نزدیک تو خود ظاہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک بوسیلہ
خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانون سے جنکی نسبت جھوٹ پر متفق ہوجانیکا احتمال بھی نہین ہوسکتا
یعنی شرفا و غربا لاکھون بلکہ کرورون آدمی کا ایک جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہین

جو بسبب علم جازم کہ وہ خود محال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر کو بھی ایسا علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک آ نہین سکتا پہر مین کہتا ہون کہ سب اہل اسلام سراسر اور سربسر جیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان سے متفق ہین ایسے ہی متفق ہین اوپر صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور اون دونون باتون کے قایل بدون تفاوت اور فرق درمیان ان دونون کے یعنی اہل اسلام سراسر اور سربسر جیسے کہ متفق ہین اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قایل ہین کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوئے فی الجملہ یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے مخفی نرہے کہ فی الجملہ سے مراد یہہ ہے کہ سواے قرآن مجید کے باقی معجزون کے باب مین جم غفیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہو مگر اصل صدور معجزات مین متفق ہین کہ بیشک و بیگمان حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے پس جب حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور یا در جریان کلام ایزدی جلشانہ کی پس کوئی ایسی وجہہ نہین کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل نہو کسواسطے کہ ایک خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اوس سے علم جازم نہونا ترجیح بلا مرجح ہے اسواسطے کہ دونون خبرونمین کچھہ بہی تو تفاوت نہین ہان ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہون سے بہرا ہوا ہو تو اوسکو لازم ہے تخلیہ یعنی اپنے ذہن کو شبہون سے چہوڑانا اور دہوکون اور حسد اور عناد سے پاک رکہنا۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رحمہ کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا مراد ثابت کرنے معجزے قرآنی کے بسبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے بلحاظ اور بہ نسبت اون لوگون کے ہے جو فن بلاغت سے آگاہ نہین اور نہین تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے وساطت خبر متواتر کے مقتضیات بلاغت کے مراعات سے جو اس آسمانی کتاب مین غایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل اوسکے تمام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور درماندہ ہے اور نیز کلمات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اوسکا اسرار خفیہ پر مشتمل ہے جو تہوڑے سے تامل اور فکر سے خود کہلجاتا ہے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال بلاغت کے جب اس مقدس کتاب کا معجز ہونا خود ظاہر اور موجود ہے درینصورت ایسے کاملونکو اگر انصاف کا راستہ نہ بہولین خبر کیطرف خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان راچہ بیان

اور ان کاملون کے سوا دوسرے ارباب فہم اور اصحاب خرد جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور مآرب
کلیہ سے بخوبی آگاہ ہین یعنی جانتے ہین کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
انسان اللہ تعالےٰ کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتون کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ
ہو کر آوے اور اونکو یعنی مبعوث فیہم کو بری خوبون اور ناپاک عادتون سے اور بد معاملون
سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام مین لانا اور گناہ او شرک
اور کفر اور فسق و فجور سے بچکر اچھے عقیدے اور نیک خصلتین سیکھنا اور کام مین لانا اور دنیا اور
اوسکے زخارف سے کراہیت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ و تعالےٰ کیطرف متوجہ
ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتین اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا مین بآرام نیکنام اور
آخرت مین بہشت کی نعمتون اور ابدی حیات سے شادکام رہین اور کبھی اونکو غم اور ملال اور
موت سے رنج اور دکھ نہ پہونچے پس یہہ مقاصد عالیہ کبھی کبھی آیتون قرآنین بلکہ بعضی جگہہ صرف ایک
آیت مین ایسی خوبی سے بیان ہوئے ہین کہ جس سے نیک سمجھہ با انصاف آدمی جسکا دل تعصب کی
کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
کی قدرت اور طاقت سے بالکل باہر چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملحقہ کے
کئی آیتون کی تفسیر سے یہہ بات اظہر من الشمس آنکھون والون کو دکھادونگا انشاء اللہ تعالےٰ پس
کامل عقلون اور روشن طبیعتون کو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے مین خبرون متواترا اور خبرون آحاد
کیطرف ہرگز ہرگز احتیاج نہین اور سوا اسکے ارباب معارف نے بفحوائے اس حدیث کے کہ ہر آئینہ قرآن
کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سوائے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات مین معرفت اور حقیقت کے
اسرار ایسے چھپے ہوئے ہین کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شرایع او
نوامیس اور عبادتون جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اوسکا وہ اسرار اور غوامض تعلیم کرتا
ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہو کر اس جہان ناپایدار کی ہوسون اور خواہشون
سے چھوڑکر اللہ تعالےٰ کیطرف کھینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی رحمۃ مین
صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیرین اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکی دلیل ہین اور جب اس قسم کی تفسیرین مطالعہ مین آتی ہین تو بے تنک

اس مشہور بیت فارسی کا مصداق یہی مقدس کلام ٹھیک ٹھیک آتا ہے شاعر رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے
بہار عارضش دل و جان تازہ میدارد * برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را یعنی قرآن
مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے ارباب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سے سرور ابدی اور حیات دائمی بخشتا
ہے اور بوسے جو اسی رنگ کے ساتھ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت مین غرق کرکے زندگانی
جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مؤلف رسالہ کا الفاظ فی الجملہ سے یہہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
دلائل معجزیت کی متعدد لیکن نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے بخبر متواتر لفظی
اور معنوی ثابت اور متحقق اور سب کا ملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانونکا متفق علیہ ہے یہہ تھوڑا
سا کلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا ابدیہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والون کو اس سے فائدہ
پہونچے بعون اللہ تعالے وہو المستعان عربی اما الخبر المتواتر معنی فنقول ان المعجزات والکرامات
التی ضبطها الاصحاب باسنادها المختلفة اربعة آلاف واربع مائة واربعون واکثرها
منضبط باسناد متعددة کاد ان یبلغ اسناد بعضها حد التواتر فحصل من تلك الاخبار
المختلفة العلم بالقدر المشترك منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزة فی الجملة وذالك
کاف فی ثبوت نبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة اذ لا دخل للخصوصیة فی اثباته لان الجزم
بالمعجزة اذا انضم بدعوی النبوة جزما یتم ثبوت النبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة وبالجملة
لا یفید الخبر بما هو خبر شیئا من العلم الا اذا کان محفوفا بالقرینة او کان متواترا لفظا او معنیً
والجمیع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبی واذا احتمل عدم افادة العلم من خصوص کل من
الثلثة فعلیك بانضمام الثلثة بعضها الی بعض فانه یفید العلم جزما فارسی اما خبر متواتر معنی
پس میگوئیم کہ معجزات وکرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیاء صلعم در معرض تحدی و
معارضہ بہویدائی رسید وآنرا معجزہ نام افتاد کہ عاجز کرد و زبون کرد متحدیانرا و خارق عادات
دیگر کہ در غیر معرض معارضہ ومقام تحدی بہ پیدائی درآمدہ وآنرا بنام کرامات تعبیر رفت چار ہزار
و چار صد و چہل اند آن قدر بہ کہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آوردہ اند و اسناد
بیشتری ازینہا قریب ست کہ بحد تواتر رسد پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی آنچہ کہ ہمہ معجزات
در آن مشترک اند صاحب معجزہ بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیاء صلعم ست پس باین قدر

مشترک فیہ علم جازم حاصل بشود ہر چند خصوص معجزہ دانستہ نگردد از بہر آنکہ خصوصیت را در معجزیت معجزہ دخلی نیست کہ بآن ثابت شود از بہر آن کہ علم جازم بسند ور معجزہ ہرگاہ بادعوی نبوت منضم ومقترن شود ثبوت نبوت راثمر ونتیج میگردد ہرچند خصوص معجزہ دریافتہ نگردد وبالجملہ نفس خبر ازین حیثیت کہ خبرست مفید علم بجزی نیشود وعلم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر مگر وقتیکہ آن خبر محفوف ومشتمل بود بر قرینہ مصدقہ یا آن خبر متواتر بود خواہ متواتر لفظاً ومعنی یا صرف متواتر معنی واین ہر سہ موافق متحقق اند در اخبار معجزات این نبی صلعم یعنی لختی را قرینہ مصدقہ باخبر پیوندیدہ علم جازم می بخشد ولختی دیگر را تواتر لفظی وبرخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکہ اندکی پیش ازین برگزاردہ آمد وہرگاہ احتمال نافادہ نداد ہر یکے ازین ثلثہ مذکورہ بجدا گانگی وانفرادہ بدل رسد پس لازم گیر ہمہ سہ را بہ پیوند دادن باہمدگر ویکجا کردن یکے بادیگری تا افادہ کند علم جازم را اردو ولیکن خبر متواتر معنی پس ہین کہتا ہون کہ تحقیق معجزے اور کرامتین کہ جنکو اصحاب نے مختلف سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس ہین اور اکثر ان معجزون اور کرامتونمین سے متعدد سندون سے منضبط ہین ایسے کہ قریب ہے کہ بعضونکی سندین تواتر کی حد تک پہونچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم جازم حاصل ہوجاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبرونکا حاصل مقصود ہو جیسے اس جگہہ صاحب معجزہ ہونا ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فی الجملہ اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت کے ثابت ہوجانیکے باب مین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اسواسطے کہ معجزہ کی معجزیت مین خصوصیت کو تو دخل ہی نہین یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوائے مدعی نبوت کے وہ کام لانہ سکین اوسکی مانند لانے سے سب عاجز ہون جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اسواسطے کہ معجزے کے علم جازم کے ساتھہ جب نبوت کا دعوی ملجاوے تو نبوت کے ثابت ہوجانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ بالخصوصیت وہ معجزہ جانا نجاوے اور بالجملہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم بالجزم کے مفید نہین ہوتی مگر اوسوقت کہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہہ سب متحقق ہین معجزونکی خبرون کے جو ان نبی صلعم کے معجزون سے دی گئین اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل نہونے کا ہر واحد سے ان تینون مین سے تو لازم ہے ان تینون کو جمع کرلینا یعنی ایک کو ساتھہ دوسرے کے ایک جگہہ کرلینا تاکہ ان تینون کے مجموع سے علم بالجزم حاصل ہو عربی وہذا بخلاف معجزات سائر الانبیاء فان

اخبار معجزاته صلى الله عليه وسلم فانما تلون محفوفا بالقرينة لاغيرفانظريها العاقل بعين الانصاف اذ لايبقى لك على الله حجة بل قد تم حجة الله عليك فى امر نبوة هذا النبى فانك اذا اردت النظر فى اصل المعجزة فعليك بالنظر الى القرآن العظيم كما بينا اعجازه الى يوم القيامة واذا اردت النظر الى امثال سائر المعجزات فعليك بالنظر الى كتب الاصحاب المدونة لبيان المعجزات فان احتمال الهزل والهذيان لايتصور بهذا المقدار خصوصا عن الاعلام وعليك بتحصيل اليقين من اليقينين والنظر الى الاخبار معجزات سائر الانبياء اذ ليس فيها الا بعض الحكايات فربما لايفيد ظنا فضلا عن العلم فكيف يترك العاقل اليقين بالشك **فارسی** واين بخلاف معجزات همه پيغمبران پيشين روزگار رست پس هرآئينه معجزات آنان اگر تسليم هم كرده شود درين خيرى نيست كه آن معجزات صرف مشتمل بر قرآن مصدقه خواهند بود نه جز آن يعنى نه باخبار متواتره لفظا ونى متواتره معنى پس بنگرای هشيمند بديدهٔ انصاف وچشم دادپسند تا باقى نماند ترا بر خدا تعالى حجتى بلكه حجت خداوندى بر تو تمام شد دربارهٔ ثبوت نبوت اين نبى صلعم پس هرگاه خواسته باشى ديده كشادن سوى معجزات پس بر تو ناگزيرست نگريستن سوى قرآن مجيد آنچنانكه بيان كرديم معجزه بودن وزجود بر گشودن آن تا يوم الجزا رستاخيز روز وهرگاه اراده كنى نگريستن سوى همه معجزات ديگر يعنى معجزاتى كه سواى قرآن مجيد هم از آن سيد المرسلين صلعم هويدائى رسيده پس بر خود گير خواندن كتب اصحاب پس هرآئينه احتمال هزل وهذيان يعنى باين اندازه هرزه گفتارى كردن وشوريده سرى گفتار كشادن باين اندازه متصور نمى گنجد خصوصا از ناموران وفرازين رتبتان پس لازم گير بيك يقين از دو يقين يعنى يك يقين معجزات رسول الله صلعم كه در كتب مصنفه مشهوران بالصدق ونامواران گرامى پايه شناختگان باسماء وانساب خودشان باهمه تصريح بقيد ازمنه واستناد بنامواران ديگر از اكابر دين اسلام مذكور اند ويقين ثانى بالعكس ونقيض يقين اول پس ازين دو يقين هر يقينى را كه خواسته باشى برگير ونظر بگشا سوى اخبار معجزات همه پيغمبران ديگر كه نبوده است در آن جز حكايات كه بسا هنگام مفيد ظن هم نميشوند حصول علم جازم خود فراز تر وافزون تر از آنست يعنى هرگاه چنين اشياء نها افادهٔ ظن كه فرود ترين پايهٔ علم باشد نميكنند علم جازم كه در رتبهٔ قصوى ودرجهٔ علياست خود چه سان حاصل شود پس مرد خردمند مشتوار داچگونه رها كند يقين را بشك وگمان مترجم گويد كه

قول حضرت مصنف رساله رحم فان اخبار معجزات هم لوسلم را معنی چنین خیزد که اول کتب انبیاء پیشین که احبار
نصاری بتراجم السنه متعدده چون عربی و فارسی و اردو از عبرانی زبان ترجمه کرده باشاعت آن
در ممالک هند در بذل جهد قصوری نکرده اند و آن همه را بائیبل نام گزارند ازین رو که نام مدونان اصل
صحف و زمان تدوین آن بوجه من الوجوه معلوم نیست بلکه جابجا از کتب عهد عتیق بفهم می در آید که تدوین
و تالیف آن صحف پس از مرور اعصار ممتده و انقراض ازمنه طویله صورت بست نظر برین قابلیت آن
ندارند که تسلیم کرده شوند از بهر آنکه اگر بر حکایات و سراسر افسانها صرف بهمین نظر که در کتابی مرقوم است
هر چند نام مصنف و زمان تصنیف هم قطع نظر از استاد دریافته نگردد قابل قبول و واجب التسلیم دانسته
شوند افسانهای مندرجه کتاب قصه حاتم طائی و افسانه امیر حمزه و الف لیله و بوستان خیال را
همه راست و سراسر به پیرایه کشیده و بوقوع در آمده بی کاست ندانستن از چه رو بود بلکه ترجیح بلا
مرجح آید چون هر دو در مجهول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانسته نشدن تطبیق حکایت
باصل حال محکی عنه برابر اند و برین تقدیر بائیبل را که در میزان نامعتبری با کتب افسانه مذکوره بپله
تساوی اند برپذیرفتن و واجب الاذعان دانستن و مذکوره کتب افسانها را باور نکردن بر چه بنا بود
پس یا هر دو را بتصدیق و اذعان بر سنجند و یا هر دو را از پایه اعتبار بر اندازند درینصورت با کتب
سیر اسلامیه که مدونان مشهورین بالصدق والعدالة باسناد موثقه و اعتماد کامل نگارش بستند و
ضعف راوی یا قوت آن آشکارا برگزارند و علاوه برین بزرگان دیگران مندرجات را تنقید کردند
و سره از ناسره که سهواً از مدونان کتب به تحریر در آمده باشد جدا نمودند باظهار ضعف یا موضوع بودن
آن روایت آنچنان که از کتب احادیث و صحف سیر نگرندگان بالانصاف این معنی آشکارا ترمیگشاید
پس برین معتمدات و مستندات به تنقید رسیده دیده ناگشادن و از مندرجات آن چشم بربسته معجزات
سرور پیغمبران را مشکوک فیها گمان بردن و بچنین رشته پندار و باطل وهم بگرداب انکار رسالت
وجود نبوت آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدریای مرگ خیز ابدی شقاوت غرق
کردن راست اندیشی را خواسته بنوده است ایزد تعالی همه را دیده راست بین عطا کند که ره
بجای برند اللهم آمین اردو اور یہ یعنی رسول اللہ صلعم کے معجزے دوسرے پیغمبروں کے
معجزوں کے برخلاف ہیں اسواسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبریں تسلیم بھی کر لیجاویں پس

سواے اسکے نہین کہ یہ خبرین صرف مشتمل ہونگی اوپر قرینے کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبرونکا صرف اسی وجہ سے ہوگا کہ ایک قرینہ سچ ہونے کا موجود ہے اور بس یعنی نہ اخبار متواتر لفظاً نہ متواتر معنیً پس اے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکہہ سے دیکہہ تا کہ تیری محبت اللہ سبحانہ وتعالے پر باقی رہی بلکہ اللہ سبحانہ وتعالے کی محبت ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت نبوت کے باب مین تجہ لازم ہوگئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکہنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکہہ لے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اوسکی معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اوسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلعم کے دیکہنا اور درنا کرنا چاہے تو کتابین اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان مین موجود ہین دیکہہ لے کہ بیہودہ گوئی اور بیکار باتین بنانے کا احتمال نہین خصوصاً ایسے نامور عالمون سے پہر تجہپر لازم ہے دو یقینون مین سے ایک یقین یعنی یا تو یقین سچ کا یا جہوٹ کا اور پہر نظر کرنا طرف خبرون معجزون اور دوسرے پیغمبرون علیہم السلام کے اسواسطے کہ اون خبرون مین سوای حکایتون کے اور کچھ نہین پس اکثر اوقات ایسی حکایتین ظن اور گمان کی بہی مفید نہین یقین اور علم جزمی تو اس سے بڑہ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر چہوڑ سکتا ہے یقین کو ساتہہ شک کے مترجم کہتا ہے کہ مصنف رح کا یہہ قول فان اخبار معجزاتہم لو سلم کے معنی یہہ ہین کہ کتابین معجزون اگلے پیغمبرون کی جنکو مسیحی عالمون نے بہت کوشش اور اپنے زعم مین کمال تصحیح کے ساتہہ عربی اور فارسی اور اردو زبان مین ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان مین پہلائی ہین قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز نہین کسواسطے کہ اصل کتابون کے جنکے یہہ ترجمے ہین مصنفون کے نام بہی مذکور نہین کہ کس نے اور کس زمانے مین تصنیف فرمائین بلکہ توریت کے ملحقات سے بہی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت موسی کے زمانے کے بعد جب مدتین گذر گئین یہانتک کہ کوئی آدمی اونکے مقبرہ کا بہی نشان نہ دے سکا تالیف ہوئین اور ایسے ہی اناجیل اس صورت مین ان کتابونکو ایسے مجہول مصنفون اور نا معلوم زمانون کی تصنیف کی ہوئین کو کیونکر مان لین خود انصاف فرمائین اس صورت مین ایسی معتبر کتابین قبول اور تسلیم کے لایق ہین جنکے مصنف علم اور زہد اور تقوی اور دینداری اور خداشناسی مین مشہور ہون اور اونہون نے معتبر سندون سے راوی اول تک یہہ سلسلہ پہونچایا ہو اور پہر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالمون پرہیزگارون نے انکے مندرجات کو کمال

دقت اور رعایت تحقیق اور انصاف سے پر کہ جس روایت کا کوئی راوی ضعیف پایا ہوا اوسکی
روایت کو ضعیف کہدیا ہوا اور جس روایت کا پتہ نپایا ہو یا اپنے اون قاعدون اور قانون سے
جو واسطے پرکہنے کہوٹے کہرے حدیثون اور محقق اور مشتبہ روایتون کے ٹہرائی ہین برخلاف پایا
اوسکے باب مین بیان کردیا کہ یہہ موضوع ہے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکہنا چاہیئے کہ مصنف اور
مردون ایسی کتابون کے کیسے سچے اور کیسے نامور ہین پہر مین کہتا ہون کہ نظر بکمال تحقیق علما اسلامی
نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسمار الرجال کہ جسمین راویون کے نام اور القاب اور راون کے
سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تہے یا کبہی سہو مین پڑجاتے تہے مذکور ہین یہانتک کہ جب کسی راوی
کو دریافت کیا کہ یہہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکہکر کہتا تہا تو اسخیال سے کہ شاید اسکے حافظہ مین
ضعف ہوگا اوسکی روایت کو ضعیف سمجہا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویون
کی روایتون سے مضبوط نکرلیا نمانا اب دیکہنا چاہیئے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کوشش کو
بنا رعلیہ ایسی معتبر کتابونکی نسبت یقین نہ لانا اور انکے مندرجونکو مشتبہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ
بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کونسے انصاف کا مقتضا ہے اور کونسی ٹہیک سمجہہ کا نیتجہ ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ مجہول مصنفون کی کتابون کو چہوڑ دین اور جو صرف اسی بہروسے پر کہ
اگلے زمانون کی کتابین ہین ہرچند انکی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہوا اور مصنفونکا حال تو بر کنا
نام بہی معلوم نہو انکے مندرجات کو یقین کے قابل سمجہنا چاہیے تو مین کہتا ہون کہ اس لحاظ اور
ایسی سمجہہ سے جتنی کہانیان کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلہ وکلیلہ دمنہ اور
انکے سوا جسقدر کہ ہندون نے دہرلنگی بنائے ہین چونکہ قصون اور کہانیونکی کتابون مین موجود
ہین بے شک واجب التسلیم اور ضروری الیقین ہوسکتے ہین اور نہین تو ان دونون قسم کی کتابون
مین سے جنکے مضمونون مندرجہ کے مطالب ساتہہ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صاف اور
سچی دلیلون سے پائی نجاوے ایک قسم یعنی کہانیونکی کتابونکو تو صرف ایک گپ اور بک سمجہنا اور
دوسری بعینہ ایسی کتابونکو جنکا بیشک اور بے گمان ایسا ہی حال ہو الہامی کتابین کہنا اور انکے
مندرجات کو سرا سر سچا جاننا اور شک اور شبہہ کو اون سے دور سمجہنا کس ہوشیاری اور عاقبت
اندیشی اور دینداری کا ثمرہ ہے اللہ سبحانہ وتعالے سبکو درست فہم اور نیک سمجہہ بخشے اور سیدہا

راستہ دکھلاوے آمین **عربی** فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ
فارسی پس ہمہ ستایش مر خدا را کہ راہ راست بنمود ما را بسوی این و ننمودیم ما کہ راہ یابیم بسوی
آن اگر ما را راہ ننمودی او تعالی جلشانہ **اردو** میں سب تعریفیں ہیں ایسے خدا تعالی کو جس نے
ہمیں سیدہا رستہ دکہایا طرف اسکے اور ہم نہتے کہ سیدہا رستہ پاوین اگر اللہ تعالی ہمکو سیدہا
رستہ نہ بتاتا **عربی** ھذا ما اردنا ایرادہ طلبا للاختصار اذ فیہ الکفایۃ لاھل الانصاف
ومن اراد الاطلاع علی تفصیل الادلۃ فیھا فعلیہ بمطالعۃ مطولات الاصحاب **فارسی** این ست
آنچہ کہ ما آوردنش درین نامہ درخواستیم بہ پژوہش وجستجوی کوتاہ گفتاری از بہر اینکہ بسند ست
داد پسندان را و ہر کس کہ آگہش خواستار بود کہ رہبرہا و فرنودہا را برکشادہ و برنگاشتہ دریابد پس
بر خود گیرد نگاہ کشادن بر درازیدہ نامہای دیگر اصحاب یعنی دیگر نامہ ہاے کہ در آن رہبرہای
ہمین پیغمبری حضرت خاتم الانبیا صلعم بدلائلے کہ خرد پسند دو مردو دیدہ وربا انصاف بر دل خوش
نگارند و باشکارا ترین برگذارش برسردہ و ہویدائی ہمہ برکشادہ و وانمودہ اند بنگرد کہ بشیدہ
تر و آشکارا بیش آگہش آرد آگاہ اگر یزدانی خواست بر راہ یافتن اش روائی یافتہ باشد بہانا
براہ آید و بر ہنجار کج گام فرسا نشود پس آنگاہ بکشاید او را آنچہ بکشاید و یزدان والا ست بر ہمگان
توانا و بر پنہان شدہ رازہا دانا و بسوی اوست بازگردیدن ہمہ ہستی وران از فرازین و
فرودین جہان وا دست یگانہ خدای ہستی و آفرینش آرندہ فرازی و پستی میکند ہر چہ میخواہد
و ہمی بخشد ہر گرامی خواہد مترجم گوید یزدانش بپاداش فرزاد بر دانش پژوہان باخرد کہ دانش در گوہر
و طبعی با ہنر دارند بہ پنہانی نماناد کہ این گزیدہ نامہ خردی گفتاریست گفتار آرا بر سزیدہ نگاریستہ
دانش را در ہا برکشا نو سیرہ گران را کہ مناظران باشند آموزگاری سوے راستہ ہنجار الزام
خصم را ہنما کہ در اثبات نبوت و ہویدا کردن سروری رسالت حضرت فرازین رتبت ؎ سرور
مرسلان پاک گہر ✤ جز خداوند از ہمہ برتر ✤ اولین نقش خانۂ ہستی ✤ سر آغاز نامۂ ہستی ✤ مصطفی
برگزیدۂ یزدان ✤ کہبد گنجہاے راز نہان ✤ پاک گفتار پاک تر کردار ✤ برگزین کردۂ جہان دادار ✤
پاک گوہر محمد عربی ✤ مکی و ہاشمی و مطلبی ✤ مکہ از مقدمش فروزان ہور ✤ طیبہ از مرقدش درخشان نور ✤
از خدایش درود جاویدان ✤ تا بجا ہست ہست و بود جہان ✤ والا دانشی خرد گستر فرزانۂ تابان

گوہر گفتار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ برکشادہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزد ارزانش فرماید
راز پاک مینو در ہا برخش برکشاید نگارش بست وسخن بفرزانگی برکشادہ یزدانش پژوہان دانش
وبراستی خواستاران بر فروزیدہ کنش منتی نہادہ داد گفتار آرای دادہ خویش بیانی را دو
برکشادہ ہر بر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خرد پژوہان بر دل نگارش بندند و فرزانگان
دادمنش کارنامہ خردمش پسندند مانا از رو اشارات در حجاب عبارات پنہان داشتہ
وشگرف اسرار را ہویدا کردنش سر بر افراشتہ باز کشادن بربستہ ہایش بے آنکہ راز دانان
نہفتہ رازہا برکشا کشایندہ اش گردد لختی بدشواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ از روی
اسرار آن برنکشودہ انیک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرزانمان والا سروری کہ نام نامی
اش در درگاہ ہمین ترجمہ برنگاشتم برکشادہ ترجمہ را بافزایش انچہ در ہنگام نگارستن
ترجمہ بر دلم ریخت ہویدا کنی لختی از رازہا برشمردم ورزو دا بہ پیش آمد ناگزیری کار سا آغاز تر
بپایان بردم اگرچہ دل میخواست کہ زنجیرہ گفتار در باز کشاد مقصود لختی بیش ازین برکشیدہ
آید اما موانعی وعوائقی کہ باز کشادنش را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواستہ
توانا خداوند دانا خداست رسالہ دیگر کہ بضمیمہ وملحقہ اش نامم برگزارم برکشادہ تر برنگارم کہ یادگار
بماند دانش خداوند دانش خوش کنند خرد خدیوانش پسندند یزدان کارساز برین ستودہ
کارم بخشیدہ مزد ارزانش فرماید وبکلید آسمانی فیض درہاے بستہ کاریم برکشاید ہمچنین
بادبرکت حضرت سید المرسلین مصداق وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اللہم صل علیہ
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وسلم الی یوم الدین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والعاقبۃ للمتقین **اُردو** اور یہ ہے جسکا ہم نے ارادہ کیا تہا مراد مختصر لانے کے اسواسطے
کہ اسیقدر بیان میں کفایت ہے انصاف والونکو اور جو کوئی ارادہ رکہتا ہو مطلع ہونیکا تفصیلی
دلیلونپر ہے پس وہ شخص لازم پکڑے اپنے اوپر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لمبی چوڑی کتابون کا
جو صاحب تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پرہیزگار عالمون نے ایسے بیانون میں تصنیف
کی ہین اور ان کتابونمین ایسی پاک وصاف عقلی اور نقلی دلیلین لائے ہین کہ جنکو عقل پسند
کرتی ہے اور آنکہون والا ٹہیک سمجہے اس پاک دین مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکہونسے

آفتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سیدہا رستہ ڈھونڈھنے
والے سمجھدار بے تعصب کو ان کتابون کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالیٰ
جلشانہ نے اوسکی ہدایت چاہی ہو اسواسطے کہ اوسی قادر مطلق یگانہ برحق کی قدرت کے ہاتھ میں
ہین سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام ظہور مین نہین آتا وہی ہے سبکا مالک
اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہین برگزیدہ درود
ہیجو اونپر اور سلام ۔ اب اہل دانش ارباب دین کی خدمت مین مترجم خاکسار گنہگار عرض کرتا
ہے کہ یہہ مختصر رسالہ جسکا مین نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے مین بہت مختصر ہے جو نو ورقون سے زیادہ
نہین مصنف کامل عالم عدیم المثیل فاضل مفقود البدیل رحمہ اللہ تعالےٰ نے جو مناظرہ کے فن مین
باکمال ہین اور متانت عبارت اور اداے معانی اور بیان مین اونکو ایک ملکۂ بدیع حاصل ہے اس
ایک کوزہ مین مطالب عالیہ کے دریا بہر دیئے ہین ۔ سبحان اللہ یہہ بہی ایک ظاہر سچا نشان ہے
دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینونپر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین
مین ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کرکے دین کے مخالفون کو کہلا ہوا الزام دیکر بیہودہ
اور بے صرفہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور بردوختہ لب اور بالکل مبہوت کردیئے اور سچے دین
دارون کو صاف دکہلا دے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتین
نیکی سمجھ والونکو دین اور دنیا کی خوبیون سے آگاہ کرتی ہے اور دونون جہان کی خوبیان بخشتی
ہین اور حقیقت مین یہہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کہ جنکی شریعت کے عالم معجزہ کے بیان کرنے مین معجزہ دکہاتے ہین اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلون
کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ نے کرامت کی ہے مگر انکی سحر بیانی
زیادہ اوسوقت کہلی کہ جب اس رسالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے لکہی جاوے اسواسطے اگرچہ
دل چاہتا تہا کہ ہر عبارت کے تحت مین مطالب عالیہ بیان کیے جاوین مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجہہ
مترجم ہیچمدان خاکسار نے کی تہی اوسمین اختصار کلام مطمح نظر تہا اسواسطے اب بارادت الٰہی جلشانہ
اسی طرز خاص سے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت مین فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے
تحت مین اردو ترجمہ ایک جداگانہ رسالہ لکہونگا اور اس نو تالیف جداگانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحقہ

رکھونگا انشاء اللہ تعالے اور اس رسالہ مین بیان کرونگا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلعم سے پہلے
شرک اور کفر اور تبیع رسمون اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکون کو جنکا حال معلوم ہے
گھیر لیا تھا خدا اسے مہربان نے اپنے بندون کی ہدایت کیواسطے خاتم الانبیا بھیجا جسنے توحید اور
تمجید الٰہی جلشانہ پھیلائے اور کفر اور شرک اور ناپاک رسمون شیطانی کاموںکو بالکل مٹا دیا اور ان
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خود کامل تھے اپنے اصحاب اخیار اور اپنے آل پاک اور اپنی سارے
پیرو ونکو کامل بنا دیا اسواسطے اس رسالہ میں جسکی تالیف کا باعتماد توفیق اور اعانت الٰہی جلشانہ
کے وعدہ کرتا ہون اول اوسوقت کے گروہون کی ضلالت اور گمراہی تاریخی کتابون مفصلہ سے ذکر کرکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل عالیہ اور مکارم اخلاق جس سے اونکا خاتم الانبیاء سید المرسلین
ہونا مدلل اور مبرہن سبکو معلوم ہوجاوے اور اونکے معجزہ یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیلیں
اور اونکے باب مین پیشین گوئیان انبیاء سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصرانیون کی کتابون
سے ذکر کرکے اونکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شعار رضی اللہ عنہم اجمعین
کے بالاجمال والاختصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاوینگے بعون اللہ تعالے وھو
المستعان تم ترجمۃ الرسالۃ بعون اللہ تعالے ببرکۃ صاحب الرسالۃ اللھم صل علیہ
علے آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

تمام شد

بقلم ہیچ رقم کمترین محمد علی اکبرآبادی

